اصول فارسی

حصہ اوّل

(مؤلف)

مولانا حبیب اللہ صاحب سلطانپوریؒ

(تسہیل واضافہ)

محمد عمر بن عبد العزیز ڈینڈ رولوی (پالن پوری)

(ناشر)

جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ، بھروچ، گجرات

نام کتاب	:	اصول فارسی (اوّل)
مصنف	:	مولانا حبیب اللہ صاحب سلطانپوریؒ
تسہیل واضافہ	:	مولانا محمد عمر بن عبد العزیز ڈینڈ رولوی (پالنپوری)
صفحات	:	۱۵۸
پہلا ایڈیشن	:	ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ
دوسرا ایڈیشن	:	رجب المرجب ۱۴۳۷ھ
تیسرا ایڈیشن	:	ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ
ناشر	:	جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ

﴿ملنے کا پتہ﴾

مکتبۃ السعادۃ المرکزیۃ

جامعہ مظہر سعادت

ہانسوٹ، بھروچ، گجرات، پن: ۳۹۳۰۳۰

02646+262193 / 9724053966

9427518210

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

(اصولِ فارسی حصہ اوّل)

مقدمہ اصولِ فارسی

یہ کتابچہ فارسی قواعد کا مجموعہ ہے جس میں اکثر فارسی کے قواعد لکھے گئے ہیں جو کہ یکجا طور پر کسی متداوَل کتاب میں دستیاب نہ ہوسکیں گے، متعدد کتب متداولۂ فارسیہ کا انتخاب ہے، اس میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہر قاعدہ کو آسان طریقے سے مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے جس سے مبتدی طلباء کو سمجھنے میں دقت نہ ہو؛ بلکہ خود زبان پر چڑھ جائے، زیادہ رٹنے اور یاد کرنے کی ضرورت نہ پڑے، ہر قاعدے کو متعدد مثالوں سے ذہن نشیں کرایا گیا ہے تاکہ خوب سمجھ میں آجائے اور سمجھنے کے بعد تھوڑی سی توجہ سے یاد ہو جائے اور آئندہ بھی یاد رہے۔

چند قاعدوں کے بعد امتحان کے طور پر مشقی سوالات خاص کر باب کے خاتمہ پر دیے گئے ہیں جس سے یاد کیے ہوئے قواعد کا آموختہ ہو جائے اور یہ امتحان بمنزلۂ دور کے کارآمد ہو۔ اس میں اول تعریفات، قواعد، وگردان یاد کرا کر تمثیلات کے ذریعہ خوب ذہن نشیں کرایا جائے، جب تک ایک قاعدہ اچھی طرح یاد نہ ہو جائے آگے نہ بڑھایا جائے، مذکور تمثیلات کے علاوہ چند اور مثالیں اپنی طرف سے بنا کر سمجھائی جائیں، نیز طلبہ کو ہر باب اور فصل کی ترتیب اچھی طرح یاد کرائی جائے، کوئی کڑی ٹوٹنے نہ پائے۔

احقر

ابوالفرح حبیب اللہ سلطان پوریؒ

تقریظ

جامع المنقول والمعقول استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبداللہ صاحب مظاہری دامت برکاتہم
(بانی: جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ، بھروچ، گجرات)

حامدًا وّمصليًا–أمّا بعد!

فارسی زبان چونکہ ایک بڑے خطۂ عالم کے مسلمانوں کی زبان ہے اور طویل عرصے تک خود ہندوستان کی سرکاری زبان رہی، اس لیے اس دوران علم وشریعت کا ایک بڑا سرمایہ اسی زبان کے واسطہ سے معرضِ وجود میں آیا، اردو زبان کی حلاوت وچاشنی بھی بہت حد تک فارسی کی رہین منت ہے، اس لیے نصاب کے لازمی جزء کی حیثیت سے مدارس میں شروع ہی سے اس زبان کی تدریس ہوتی رہی ہے، اس وقت بعض مدارس اسے نصاب نکالا دے رہے ہیں؛ لیکن بعض نے اعتدال اور توازن سے کام لیتے ہوئے دو سال کے بجائے صرف ایک سال اس کے لیے مختص کر رکھا ہے، بہر حال کسی نہ کسی شکل میں اس وقت بھی فارسی اکثر مدارسِ اسلامیہ کے نصاب کا جزء ہے، اس نصاب میں فارسی نحو وصرف سے واقفیت کے لیے کئی ایک کتابیں داخل درس ہیں، جن میں جناب مولانا حبیب اللہ صاحب سلطان پوریؒ کے رسالہ ''اصولِ فارسی'' کو خصوصی امتیاز اور مقام حاصل ہے، اس کتاب میں مؤلفؒ نے صرف بیانِ قواعد پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ کثرتِ امثلہ کے ذریعہ اجراء اور تمثیلات کے عنوان سے طلبہ کی فکری صلاحیتوں کو مہمیز کرنے کی بھی کامیاب سعی کی ہے، البتہ کئی مقامات پر تمثیلات کی

وضاحت اور بیان کردہ قواعد کی تنقیح وتسہیل کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، مقام مسرت ہے کہ ہمارے عزیز گرامی قدر جناب مولوی محمد عمر صاحب دینڈ رولوی نے ۔ جنہیں اس کتاب اور فارسی زبان وادب کی تدریس کا طویل تجربہ اور طلبہ کی مشکلات کا بخوبی علم ہے ۔اس ضرورت کومحسوس کرتے ہوئے اس اہم کام کو بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ سرانجام دیا ہے، جامعہ کے شعبۂ عربی وفارسی کے دیگر اساتذۂ کرام نے بھی مسوّدہ پر نظر ڈال کر استناد اور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس علمی کاوش پر جناب مولانا محمد عمر صاحب کو ۔جنہوں نے جامعہ ہی میں فارسی پڑھی اور اب اسی شعبۂ فارسی کے کامیاب استاذ ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ عزیز محترم کے اس نقش اوّل کو فارسی زبان وادب سے تعلق رکھنے والے حضرات بنظر استحسان دیکھیں گے اور بھرپور فائدہ اُٹھائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اصل کتاب کی طرح اس تحقیق وتسہیل کو بھی بے انتہاء نافع اور مقبول بنائے اور آئندہ موصوف کو اس سے بھی زیادہ وقیع علمی خدمات کی توفیق ارزانی کرے۔آمین۔

ازقلم: (مفتی) عبداللہ مظاہری

(بانی جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ)

۱۲/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

حرفِ چند

حامدًا و مصلّیًا و مسلمًا، أمابعد!

فارسی زبان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ عربی کے بعد سب سے بڑا اسلامی سرمایہ اسی زبان میں موجود ہے عرصۂ دراز تک ہمارے ملک میں بھی فارسی کا سکہ رائج رہا اور اس دوران فارسی زبان و ادب میں قابل قدر تخلیقات سامنے آئیں، فارسی کے بطن سے جنم لینے والی اردو کی حلاوت و چاشنی بھی درحقیقت اسی فارسی زبان کی رہین منت ہے اور آج بھی اردو میں کمال درجہ کی مہارت فارسی تراکیب کی معرفت کے بغیر انتہائی مشکل ہے، فارسی کی اسی مذہبی، لسانی اور تہذیبی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدارس اسلامیہ میں فارسی کو بھی ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جاتا ہے، فارسی نظم ونثر کے علاوہ ایسی کتابوں کا بھی انتخاب ہوتا ہے جس میں نحو وصرف کے قواعد ذکر کیے گئے ہوں، تاکہ بظاہر اس نامانوس زبان سے طلبہ کو خاصی نسبت ہو جائے۔

اس سلسلہ میں ایک اہم رسالہ **"اصول فارسی"** ہے جسے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سلطان پوریؒ نے ترتیب دیا تھا جامعیت واختصار اور تمثیلات کی کثرت کے سبب کئی مدارس میں داخل نصاب ہے اور اللہ پاک نے اسے عام مقبولیت عطا کر رکھی ہے، البتہ گذشتہ کئی سالوں کے تدریسی تجربہ کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اصل کتاب کو باقی رکھتے ہوئے جزوی ترمیم کے ساتھ مزید تسہیل کی راہ اپنائی جائے تو طلبہ کے لیے اس کی نافعیت بڑھ جائے گی۔

چنانچہ توکلاً علی اللہ اپنی علمی بے مائیگی کے باوجود اس نہج پر کام شروع کیا گیا جسے بعض

ماہر اساتذۂ فن خصوصاً میرے مشفق و مربی استاذ محترم حضرت مفتی عبداللہ صاحب مظاہری دامت برکاتہم نے بہ نظر استحسان دیکھا اور شائع کرنے کا امر فرمایا، بحمد اللہ اصولِ فارسی کا پہلا تسہیل شدہ ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا، طلبۂ عزیز اور اساتذۂ کرام نے اس کی نافعیت کو محسوس کیا، پہلے اور دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد کچھ مفید مشورے موصول ہوئے، انہیں سامنے رکھتے ہوئے اِسے مفید تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اب کتاب کا تیسرا ایڈیشن مزید تنقیح کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

کام کی نوعیت

(۱) مغلق اور مختصر عبارت کو آسان اور واضح انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) تمام افعال کی مکمل گردانیں درج کی گئی ہیں، تاکہ طلبہ کو یاد کرنے میں سہولت ہو۔

(۳) قاعدہ کی ہر جزئی کو نمبر دے کر مثال کے ساتھ واضح کیا گیا ہے، تاکہ یاد کرنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔

(۴) ہر بحث کو مستقل عنوان دے کر نمایاں کیا گیا ہے۔

(۵) جا بجا حاشیہ میں قواعد و فوائد کا اضافہ کر کے اسے اور زیادہ مفید بنایا گیا ہے۔

(٦) حروف کا مفصل بیان آخر میں درج ہے، اس کو بالاستعاب لازمی طور پر پڑھائیں، یا اہم مواقع کا انتخاب فرما کر طلبہ کو سبقاً سبقاً یاد کروائیں۔

(۷) مشکل مثالوں کا ترجمہ کتاب کے آخری حصہ میں لکھ دیا گیا ہے، تاکہ بوقت ضرورت مراجعت کرسکیں۔

بندہ اس حقیر کوشش پر جہاں بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہے وہیں اپنے محسن ومربی حضرت مفتی صاحب کا بے حد ممنون ہے کہ آپ کی حوصلہ افزائیوں کے نتیجہ میں ہی بندہ کسی قابل ہو سکا ہے، اس کے علاوہ جن رفقاء نے اس کام میں جس طرح کا بھی تعاون کیا ہے احقر ان سب کا بصمیم قلب شکر گزار ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔اخیر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کوشش کو بے انتہا قبول فرمائے اور طلبہ کے لیے نافع بنائے۔(آمین)

احقر

محمد عمر بن عبد العزیز ڈینڈ رولوی (پالنپوری)

۸/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

چند ضروری اصطلاحات

حرکات: زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں۔ جیسے: ـَــ ـِــ ـُــ

متحرک: جس حرف پر حرکت ہو۔ جیسے: بَ، بِ بُ۔

تنوین: دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ کو کہتے ہیں۔

منون: جس حرف پر تنوین ہو۔ جیسے: باً، بٍ، بٌ۔

جزم وسکون: حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

ساکن یا مجزوم: وہ حرف جس پر حرکت نہ ہو۔ جیسے: رَبْ

مشدّد: وہ حرف ہے جس پر تشدید ہو۔ جیسے: اَبّ۔

الف مقصورہ: وہ ''الف'' جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے: انباشتن، افراختن، وغیرہ۔

الف ممدودہ: وہ ''الف'' جو کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے: آمدن، آوَردن، وغیرہ۔

واو معروف: وہ ''واؤ'' جس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے۔ جیسے:
حوُر، سوُد، دوُر، وغیرہ۔

واو مجہول: وہ ''واؤ'' جس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے۔ جیسے:
روْز، کوْر، کوْہ، وغیرہ۔

واو موقوفہ: وہ ''آخری واؤ'' جس سے پہلے الف ہو۔ جیسے: گاؤ، تاؤ، بھاؤ، وغیرہ۔

واو معدولہ: وہ ''واؤ'' جو لکھنے میں آئے لیکن پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے: خواہر، خواجہ،
دستر خوان، وغیرہ۔

ہائے اظہار و ملفوظی: وہ "ہائے ہوز" جو خوب صاف پڑھی جائے۔ جیسے: گاہ، راہ، ماہ وغیرہ۔

ہائے مختفی و غیر ملفوظی: وہ "ہا" جو صاف کھل کر نہ پڑھی جائے۔ جیسے: طلحہ، حسانہ، افسانہ وغیرہ۔

یائے معروف: وہ "یا" جس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے۔ جیسے: عربی، فارسی، ہندی وغیرہ۔

یائے مجہول: وہ "یا" جس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے۔ جیسے: بچے، چھوٹے، ریگ وغیرہ۔

عربی (تازی): وہ حروف جو عربی زبان میں آتے ہیں۔ جیسے: ب، ج، د، وغیرہ۔

عجمی (غیر عربی): وہ حروف جو عربی زبان میں نہیں آتے بلکہ جو فارسی و اُردو کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ جیسے: پ، چ، ژ، وغیرہ۔

معجمہ و منقوطہ: وہ حرف جو نقطہ والا ہو۔ جیسے: ب، ت، ث، وغیرہ۔

مہملہ و غیر منقوطہ: وہ حرف جو نقطہ والا نہ ہو۔ جیسے: ح، ع، د، و، غیرہ۔

فوقانی: وہ حرف جس کے اوپر نقطہ ہو۔ جیسے: خ، غ، ذ، وغیرہ۔

تحتانی: وہ حرف جس کے نیچے نقطہ ہو۔ جیسے: ب، پ، وغیرہ۔

مُوَحَّدہ: وہ حرف جو ایک نقطہ والا ہو۔ جیسے: غ، ن، ف، وغیرہ۔

مُثَنّاۃ: وہ حرف جو دو نقطہ والا ہو۔ جیسے: ت، ق، وغیرہ۔

مُثَلَّثہ: وہ حرف جو تین نقطہ والا ہو۔ جیسے: ث، ژ، ش، وغیرہ۔

ملفوظ: وہ لفظ جو پڑھنے میں آئے۔ جیسے: خاوند کا ''الف'' وغیرہ۔

غیر ملفوظ: وہ لفظ جو پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے: خواجہ کا ''واؤ'' وغیرہ۔

مُقدَّر: وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو لیکن اس کے معنی مراد لیے جائیں۔ جیسے: بنام خدا میں (ابتدا می کنم) اور بخدا میں (قسم می خورم) وغیرہ۔

محذوف: وہ حرف جس کو گرا دیا گیا ہو۔ جیسے: بود سے بُد۔

مخفف: وہ مشدد حرف جس کی تشدید ختم کر دی گئی ہو، جیسے: جادّہ سے جادہ (پگڈنڈی)۔

مترادف و مرادف: وہ دو لفظ جن کے معنی ایک ہوں۔ جیسے: آمرزیدن و بخشیدن، دونوں کے معنیٰ ہیں بخشنا۔

مشترک: وہ ایک لفظ جس کے کئی معانی ہوں۔ جیسے سَر کے معنی سر، ارادہ، چوٹی وغیرہ۔

موقوف: وہ آخری حرف جس سے پہلے والا حرف ساکن ہو، متحرک نہ ہو۔ جیسے: فکْر، حکْم، وغیرہ۔

زمانے تین ہیں: (۱) ماضی (گزرا ہوا زمانہ)، (۲) حال (موجودہ زمانہ)، (۳) مستقبل (آنے والا زمانہ)۔

صیغے چھ ہیں:

(۱) واحد مذکر مؤنث غائب — (۲) تثنیہ و جمع مذکر مؤنث غائب
(۳) واحد مذکر مؤنث حاضر — (۴) تثنیہ و جمع مذکر مؤنث حاضر
(۵) واحد مذکر مؤنث متکلم — (۶) تثنیہ و جمع مذکر مؤنث متکلم

غائب: جو بات کرتے وقت سامنے نہ ہو۔

حاضر: جو بات کرتے وقت سامنے ہو۔

متکلم: بولنے والے کو کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم صرف

علم صرف: وہ علم ہے جس سے کلمہ کا بنانا، بدلنا، اور اسکی گردان وغیرہ معلوم ہو۔

علم صرف کا موضوع: کلمہ ہے۔

علم صرف کی غرض: لفظ کی تصحیح ہے۔

لفظ: جو بات آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) موضوع (۲) مہمل۔

موضوع: معنی دار لفظ کو کہتے ہیں۔جیسے: زید، آمد، است وغیرہ۔

مہمل: جس لفظ کے کچھ معنی نہ ہو۔جیسے: دیز، مدآ، وغیرہ۔

موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ پر دلالت کرے جیسے: کتاب، مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) فعل (۲) اسم (۳) حرف

تمثیلات

احمد۔نان۔داب۔آمد۔وامد۔رفت۔خالد۔است۔نیست۔ووٹی۔دست۔

بابِ اوّل فعل

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کے ملنے کا محتاج نہ ہو، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ جیسے: آمد، رفت، وغیرہ۔

زمانہ کے اعتبار سے فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مستقبل، مضارع، حال، امر، نہی۔

فصل اوّل فعل ماضی

ماضی: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا[۱] پایا جائے۔

اس کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) ماضی مطلق　　(۲) ماضی قریب

(۳) ماضی بعید　　(۴) ماضی احتمالی یا شکی

(۵) ماضی استمراری یا ناتمام　　(۶) ماضی تمنائی یا شرطی۔

(۱) ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس میں بلا قیدِ قریب و بعید گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔ جیسے: خوانْد، اس نے پڑھا۔

قاعدہ: مصدر کے آخر سے "نون" گرادیں تو **ماضی مطلق** کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا، باقی صیغے ضمائر مرفوع متصل لگانے سے بن جائیں گے۔

ضمائر مرفوع متصل یہ ہیں: ند، ی، ید، م، یم، ان کو صیغوں کی علامت بھی کہتے ہیں۔

---

[۱] فائدہ: تمام افعال کی تعریف میں "کرنا" کی قید سے مصادرِ متعدی اور "ہونا" کی قید سے مصادرِ لازم کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

گردان ماضی مطلق

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خواند	اس نے پڑھا	واحد غائب	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندند	ان سب نے پڑھا	جمع غائب	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندی	تو نے پڑھا	واحد حاضر	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندید	تم سب نے پڑھا	جمع حاضر	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندم	میں نے پڑھا	واحد متکلم	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندیم	ہم سب نے پڑھا	جمع متکلم	ماضی مطلق مثبت معروف

علامت: اگر ضمیر کو علیحدہ کر کے ''نون'' لگا دیں تو مصدر بن جائے گا۔

تمثیلاتِ ماضی مطلق

آمد۔ آوردند۔ آموختم۔ آمدی۔ انداختید۔ آوردیم۔ افروخت۔ انداختم۔ آمدید۔ انداختی۔ آمدم۔ آوردی۔ انہوں نے جمع کیا۔ تو نے سیکھا۔ میں نے ڈالا۔ اس نے بیچا۔ تم آئے۔ ہم سب لائے۔ وہ لایا۔

(۲) ماضی قریب: وہ فعل ہے جس میں قریب کے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔ جیسے: خواندہ است، اس نے پڑھا ہے۔

ماضی قریب کا پہلا قاعدہ: ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر ''ہ'' اور ''اَست'' بڑھا نے سے ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا، باقی صیغوں کے لیے ''ست'' گرا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیں۔

گردان ماضی قریب

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانده است	اس نے پڑھا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت معروف
خوانده اند	ان سب نے پڑھا ہے	جمع غائب	ماضی قریب مثبت معروف
خواندهٔ	تو نے پڑھا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
خوانده اید	تم سب نے پڑھا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
خوانده ام	میں نے پڑھا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت معروف
خوانده ایم	ہم سب نے پڑھا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت معروف

ماضی قریب کا دوسرا قاعدہ: ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ست'' بڑھا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیتے ہیں۔ جیسے: ''خوانَدْ سْت'' اس نے پڑھا ہے۔

گردان ماضی قریب

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانَدْ ست	اس نے پڑھا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت معروف
خواندستند	ان سب نے پڑھا ہے	جمع غائب	ماضی قریب مثبت معروف
خواندستی	تو نے پڑھا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
خواندستید	تم سب نے پڑھا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
خواندستم	میں نے پڑھا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت معروف
خواندستیم	ہم سب نے پڑھا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت معروف

علامت: فارسی میں ''ہ''، ''الف'' یا ''سْت'' ہے، اور اردو میں ماضی مطلق پر ''ہے''۔

تمثیلات ماضی قریب

آموختہ اند۔آوردستم۔ افراختۂ۔ آمدہ است۔ افروختستید۔ آمیختہ ایم۔

تو لایا ہے۔ انہوں نے جمع کیا ہے۔ہم آئے ہیں۔اس نے سیکھا ہے۔تم نے ملایا ہے۔ میں آیا ہوں۔

(۳) ماضی بعید: وہ فعل ہے جس میں دور کے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے، جیسے: خواندہ بود، اس نے پڑھا تھا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' اور ''بود'' بڑھا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیں۔

گردان ماضی بعید

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خواندہ بود	اس نے پڑھا تھا	واحد غائب	ماضی بعید مثبت معروف
خواندہ بودند	ان سب نے پڑھا تھا	جمع غائب	ماضی بعید مثبت معروف
خواندہ بودی	تو نے پڑھا تھا	واحد حاضر	ماضی بعید مثبت معروف
خواندہ بودید	تم سب نے پڑھا تھا	جمع حاضر	ماضی بعید مثبت معروف
خواندہ بودم	میں نے پڑھا تھا	واحد متکلم	ماضی بعید مثبت معروف
خواندہ بودیم	ہم سب نے پڑھا تھا	جمع متکلم	ماضی بعید مثبت معروف

علامت: فارسی میں ''ہ'' اور ''بود'' اور اردو میں ''تھا''۔

تمثیلاتِ ماضی بعید

اندوختہ بودی۔ افراختہ بودیم۔ انگیختہ بودند۔ آویختہ بودید۔ آمدہ بود۔ انداختہ بودم۔ تم سب آئے تھے۔ تو نے ملایا تھا۔ اس نے بلند کیا تھا۔ میں لایا تھا۔ ہم سب نے سیکھا تھا۔ انہوں نے سیکھا تھا۔

(۴) ماضی احتمالی یا شکی: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا شک اور احتمال کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے: خوانْدہ باشَد، اس نے پڑھا ہوگا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر ''ہ'' اور ''باشَد'' بڑھا دیں تو ماضی احتمالی کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا، باقی صیغوں کے لیے باشد کی ''دال'' گرا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیں۔

گردان ماضی احتمالی

بحث	صیغے	ترجمہ	گردان
ماضی احتمالی مثبت معروف	واحد غائب	اس نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشد
ماضی احتمالی مثبت معروف	جمع غائب	ان سب نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشند
ماضی احتمالی مثبت معروف	واحد حاضر	تو نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشی
ماضی احتمالی مثبت معروف	جمع حاضر	تم سب نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشید
ماضی احتمالی مثبت معروف	واحد متکلم	میں نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشم
ماضی احتمالی مثبت معروف	جمع متکلم	ہم سب نے پڑھا ہوگا	خواندہ باشیم

علامت: فارسی میں ''ہ'' اور ''باش'' اور اردو میں ''ہوگا''۔

تمثیلاتِ ماضی احتمالی

انگیختہ باشد۔ آمیختہ باشید۔ افراشتہ باشم۔ آمیختہ باشی۔ آزمودہ باشند۔ انگیختہ باشیم۔ اس نے بھرا ہوگا۔ تم سب لائے ہوں گے۔ وہ سب آئے ہوں گے۔ میں نے ملایا ہوگا۔ تو لٹکا ہوگا۔ ہم نے آرام پایا ہوگا۔

(۵) ماضی استمراری یا ناتمام: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں بار بار کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔ جیسے: می خواند، وہ پڑھتا تھا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے تمام صیغوں پر "می" یا "ہمی"[۲] بڑھانے سے ماضی استمراری بنتا ہے۔

گردان ماضی استمراری

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می خواند	وہ پڑھتا تھا	واحد غائب	ماضی استمراری مثبت معروف
می خواندند	وہ سب پڑھتے تھے	جمع غائب	ماضی استمراری مثبت معروف
می خواندی	تو پڑھتا تھا	واحد حاضر	ماضی استمراری مثبت معروف
می خواندید	تم سب پڑھتے تھے	جمع حاضر	ماضی استمراری مثبت معروف
می خواندم	میں پڑھتا تھا	واحد متکلم	ماضی استمراری مثبت معروف
می خواندیم	ہم سب پڑھتے تھے	جمع متکلم	ماضی استمراری مثبت معروف

علامت: فارسی میں ماضی مطلق پر "می" یا "ہمی" اور اردو میں "تا تھا"۔

---

۲ فائدہ: "می" و "ہمی" کا لفظی فرق یہ ہے کہ "می" عام طور پر فعل سے پہلے آتا ہے جب کہ "ہمی" فعل سے پہلے اور بعد میں بھی آتا ہے، جیسے یادِ یارِ مہربان آید ہمی۔ معنوی فرق یہ ہے کہ "می" میں استمرار کے معنی کم جب کہ "ہمی" میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جیسے: می خواند (وہ پڑھتا تھا) اور: ہمی خواند (وہ پڑھ رہا تھا)۔

تمثیلاتِ ماضی استمراری

می آموختند۔ ہمی آویختی۔ می آزمودید۔ می آسودیم۔ ہمی انگیخت۔ می انباشتم۔ میں سیکھتا تھا۔ ہم زیادہ کرتے تھے۔ وہ سب بلند کرتے تھے۔ تو آزماتا تھا۔ وہ لاتا تھا۔ تم سب ملاتے تھے۔

(٦) ماضی تمنائی یا شرطیہ: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی تمنا پائی جائے۔ جیسے: خواندے، کاش کہ وہ پڑھتا۔ [۳]

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں ''یائے مجہول'' بڑھادیں۔

ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں [۴] واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلم۔

قاعدہ: بقیہ تین صیغے (واحد حاضر، جمع حاضر، جمع متکلم) بنانے کے لیے ماضی استمراری کے ان ہی تین صیغوں پر ''اگر'' حرف شرط یا ''کاش'' حرف تمنا لگادیں گے۔ [۵]

---

[۳] **ماضی معطوفہ:** دو ماضی مطلق کے درمیان 'واؤ' حرف عطف لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے: خواند ورفت (پڑھا اور گیا، پڑھ کر گیا)، اور کبھی واو کے بجائے ''ہ'' عاطفہ لاتے ہیں۔ جیسے: گرفتہ رفت (لیا اور گیا، لے کر گیا)۔
ماضی ابتدائی: اس ماضی کو کہتے ہیں جو مصدر مفرد پر 'گرفت' لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے: آمدن گرفت (آنا شروع کیا)۔

[۴] **فائدہ:** اس کے بقیہ تین صیغے اس لیے نہیں آتے کہ ان میں علامتِ فاعلی ''یا'' اور ماضی تمنائی کی علامت ''یائے مجہول'' جمع ہو جاتی ہے جس کے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ جیسے: خواندیے، خواندیدے، خواندیمے۔

[۵] **فائدہ:** ماضی استمراری وتمنائی ایک دوسرے کے معنی دیتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ جہاں ''اگر'' حرف شرط و ''کاش'' حرف تمنا ہو تو وہ ماضی تمنائی کہلاتی ہے اور اگر حرف شرط وتمنا نہ ہوں تو ماضی استمراری ہوگی۔

گردان ماضی تمنائی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خواندے	کاش کہ وہ پڑھتا	واحد غائب	ماضی تمنائی مثبت معروف
خواندندے	کاش کہ وہ سب پڑھتے	جمع غائب	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می خواندی	کاش کہ تو پڑھتا	واحد حاضر	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می خواندید	کاش کہ تم سب پڑھتے	جمع حاضر	ماضی تمنائی مثبت معروف
خواندے	کاش کہ میں پڑھتا	واحد متکلم	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می خواندیم	کاش کہ ہم سب پڑھتے	جمع متکلم	ماضی تمنائی مثبت معروف

علامت: فارسی میں ماضی مطلق کے آخر میں ''یائے مجہول'' اور اردو میں ''تا''۔

تمثیلات ماضی تمنائی

آوردے۔ انباشتے ۔ اگر می آمدید۔ کاش می افراشتی۔ اندوختندے۔ کاش می آوردیم۔ کاش کہ وہ آزماتا۔ کاش کہ تم سب سنوارتے۔ اگر تو ملاتا۔ کاش وہ سب آرام پاتے۔ اگر ہم سب جمع کرتے۔ کاش کہ میں بلند کرتا۔

فصل دوم فعل مستقبل

مستقبل: وہ فعل ہے جس میں آنے والے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔

جیسے: خواہد خوانَد ، وہ پڑھے گا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر لفظ ''خواہد'' بڑھانے سے مستقبل کا

صیغہ واحد غائب بن جائے گا، بقیہ صیغوں کے لیے خواہد کی ''دال'' گرا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیں گے۔

گردان مستقبل

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خواہد خواند	وہ پڑھے گا	واحد غائب	فعل مستقبل مثبت معروف
خواہند خواند	وہ سب پڑھیں گے	جمع غائب	فعل مستقبل مثبت معروف
خواہی خواند	تو پڑھے گا	واحد حاضر	فعل مستقبل مثبت معروف
خواہید خواند	تم سب پڑھو گے	جمع حاضر	فعل مستقبل مثبت معروف
خواہم خواند	میں پڑھوں گا	واحد متکلم	فعل مستقبل مثبت معروف
خواہیم خواند	ہم سب پڑھیں گے	جمع متکلم	فعل مستقبل مثبت معروف

علامت: فارسی میں ''خواہ'' اور اردو میں ''ئے گا''۔

تمثیلات مستقبل

خواہند آراست۔ خواہی اندوخت۔ خواہیم انباشت۔ خواہد انگیخت۔ خواہید آسید۔ خواہم آزمود۔ تم سب ملاؤ گے۔ وہ سب آئیں گے۔ وہ سیکھے گا۔ ہم ستائیں گے۔ تو بھرے گا۔ میں جمع کروں گا۔

امتحان

علم صرف کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت کیا ہے؟
لفظ وکلمہ کی تعریف اوران کے اقسام بتلاؤ؟
فعل کی تعریف اوراس کے اقسام کیا ہیں؟
ماضی کے تمام اقسام کی تعریفات اور مکمل گردانیں کرواور ہرایک کی علامت بھی بتاؤ؟
ماضی استمراری، احتمالی اور تمنائی کے دوسرے نام کیا ہیں؟
ماضی استمراری اور ماضی تمنائی کا فرق بتلاؤ؟
ضمائر مرفوع متصل کیا ہیں؟ فعل مستقبل کی تعریف وقاعدہ بیان کرکے گردان کرو؟
مندرجۂ ذیل صیغوں کا ترجمہ کیجیے اور بتائیے کہ کون سے فعل کا کون سا صیغہ ہے؟

اندوختہ بودی۔آموختم۔انداختستی ۔آوردے۔آویختہ اند۔خواہیم آمد۔آمیختۂ۔می افراشت۔ آوردستم۔آسودم۔آوردمے۔اندوختہ بودیم۔انگیختہ اید۔می آوردند۔خواہی افراخت۔ می آزمودم۔ افروخت۔ آمیختندے۔ افراشتہ باشی۔ انداختہ است۔ خواہید آسود۔ آمدہ ام۔ آسودستیم۔ می آموختی۔انباشتہ باشید۔افزودہ اند۔ آراستید۔ آزمودستم۔ می آمدیم۔ خواہید آموخت۔آمدند۔افروختید۔آموختہ باشد۔آوردید۔خواہم اندوخت۔

وہ سب آئے۔تو نے سیکھا ہے۔ہم سب لاتے تھے۔اس نے ڈالا تھا۔میں نے ڈالا ہوگا۔تم سب آؤ گے۔میں نے ملایا۔کاش کہ ہم سب بلند کرتے۔وہ سب آرام کریں گے۔تم نے بھرا۔میں نے سیکھا ہے۔انہوں نے جمع کیا ہوگا۔کاش کہ تو آزماتا۔میں آیا۔ہم نے ملایا ہوگا۔وہ سب آئے تھے۔

فصل سوم فعل مضارع

مضارع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضارع مطلق (۲) مضارع دوامی۔

(۱) مضارع مطلق: وہ فعل ہے جس میں حال و استقبال دونوں زمانوں میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔ جیسے: خواند، وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا۔

مضارع مطلق کے صیغہ واحد غائب بنانے کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) قاعدہ: علامت مصدر 'دن' یا 'تن' دور کرنے کے بعد ''شَرُفْ آمُوزِی سَخُنْ'' کے گیارہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو ایک یا دو حرف کی تبدیلی کر کے دال ساکن ماقبل فتحہ لگاتے ہیں۔ جیسے: افراشتن سے افرازد۔ گفتن سے گوید۔

(۲) قاعدہ: علامت مصدر 'دن' یا 'تن' دور کرنے کے بعد ''شرف آموزی سخن'' کے گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ایک حرف کو حذف کر کے دال ساکن ماقبل فتحہ لگاتے ہیں۔ جیسے: افتادن سے افتد۔

(۳) قاعدہ: علامت مصدر 'دن' یا 'تن' دور کرنے کے بعد ''شرف آموزی سخن'' کے گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ایک حرف کی زیادتی کر کے دال ساکن ماقبل فتحہ لگاتے ہیں۔ جیسے: آفریدن سے آفریند۔

(۴) قاعدہ: علامت مصدر 'دن' یا 'تن' دور کرنے کے بعد ''شرف آموزی سخن'' کے گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو صرف اخیر میں دال ساکن ماقبل فتحہ لگاتے ہیں۔ جیسے راندن سے راند۔

بقیہ پانچ صیغے بنانے کے لیے مضارع مطلق کے واحد غائب کی ''دال''[۱] گرا کر ضمائر مرفوع متصل لگا دیتے ہیں۔

گردان مضارع مطلق معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانَد	وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا	واحد غائب	مضارع مطلق مثبت معروف
خوانند	وہ سب پڑھتے ہیں یا پڑھیں گے	جمع غائب	مضارع مطلق مثبت معروف
خوانی	تو پڑھتا ہے یا پڑھے گا	واحد حاضر	مضارع مطلق مثبت معروف
خوانید	تم سب پڑھتے ہو یا پڑھو گے	جمع حاضر	مضارع مطلق مثبت معروف
خوانم	میں پڑھتا ہوں یا پڑھوں گا	واحد متکلم	مضارع مطلق مثبت معروف
خوانیم	ہم سب پڑھتے ہیں یا پڑھیں گے	جمع متکلم	مضارع مطلق مثبت معروف

مضارع بنانے میں حرفِ ماقبل کے تغیرات کا نقشہ

مصادر	ترجمہ	مضارع	حرف ماقبل	کیا ہوا	کس سے
کاشتن	بونا	کارَد	ش	تبدیلی	ر
افراشتن	بلند کرنا	افرازَد	ش	تبدیلی	ز
بِرِشتن	بھوننا	بریَد	ش	تبدیلی	ی

[۱] کبھی تخفیف کے لیے (دال) درمیان اور آخر کلمہ سے گرا دیتے ہیں، جیسے: ''شادباش'' سے ''شاباش'' ''ہرمزد'' سے ''ہرمز''۔ (از: اصول فارسی دوم قدیم)

ہِشتن	چھوڑنا	ہِلَد	ش	تبدیلی	ل
برگشتن	پھرنا	برگردَد	ش	تبدیلی	ر۔د
نَوِشتن	لکھنا	نویسَد	ش	تبدیلی	ی۔س
شُدن	ہونا	شوَد	ش	زیادتی	و
سِرِشتن	گوندھنا	سریشَد	ش	زیادتی	ی
کردن	کرنا	کنَد	ر	تبدیلی	ن
شُمُردن	گننا	شمارَد	ر	زیادتی	الف
مُردن	مرنا	میرَد	ر	زیادتی	ی
آوردن	لانا	آرَد	ر	بےقاعدہ	۔
کوفتن	کوٹنا	کوبَد	ف	تبدیلی	ب
رفتن	جانا	روَد	ف	تبدیلی	و
گفتن	کہنا	گویَد	ف	تبدیلی	و۔ی
آشفتن	برہم ہونا	آشوبَد	ف	تبدیلی	و۔ب
خفتن	سونا	خسپَد	ف	تبدیلی	س۔پ
سُفتن	پرونا	سنبَد	ف	تبدیلی	ن۔ب
پذِیرفتن	قبول کرنا	پذِیرَد	ف	حذف	۔
گرفتن	پکڑنا	گیرَد	ف	بےقاعدہ	۔
افتادن	گرنا	افتَد	الف	حذف	۔
دادن	دینا	دہَد	الف	تبدیلی	ہ

کُشادن	کھولنا	کشاید	الف	زیادتی	ی
آمدن	آنا	آید	م	تبدیلی	ی
فرمودن	فرمانا	فرماید	و	تبدیلی	ا۔ی
بودن	ہونا	باشَد	و	تبدیلی	ا۔ش
زدن	مارنا	زنَد	ز	زیادتی	ن
آمرزیدن	بخشنا	آمرزَد	ی	حذف	۔
شَنیدن	سننا	شَنُود	ی	تبدیلی	و
آفریدن	پیدا کرنا	آفرینَد	ی	زیادتی	ن
دیدن	دیکھنا	بینَد	ی	بےقاعدہ	۔
زیستن	جینا	زیَد	س	حذف	۔
خواستن	چاہنا	خواہَد	س	تبدیلی	ہ
آراستن	سنوارنا	آرایَد	س	تبدیلی	ی
شِکستن	توڑنا	شکنَد	س	تبدیلی	ن
گُسَستن	توڑنا	گسلَد	س	تبدیلی	ل
جُستن	ڈھونڈھنا	جویَد	س	تبدیلی	و۔ی
نشِستن	بیٹھنا	نشینَد	س	تبدیلی	ی۔ن
بستن	باندھنا	بندَد	س	تبدیلی	ن۔د
خاستن	اٹھنا	خیزَد	س	تبدیلی	ز
خَستن	زخمی ہونا	خستَد	س	زیادتی	ت

باختن	کھیلنا	بازَد	خ	تبدیلی	ز
شناختن	پہچاننا	شناسَد	خ	تبدیلی	س
فِروختن	بیچنا	فِروشَد	خ	تبدیلی	ش
راندن	ہانکنا	رانَد	ن	حسب قاعدہ	۔

تمثیلات مضارع مطلق

اندیشد۔ بارَم۔ افگنی۔ افشرند۔ بوسیم۔ بندید۔ وہ بخشتا ہے یا بخشے گا۔ ہم سب کھیلتے ہیں یا کھیلیں گے۔ وہ سب لے جاتے ہیں یا لے جائیں گے۔ تو سونگھتا ہے یا سونگھے گا۔ میں گرتا یا گروں گا۔ تم پیتے ہو یا پیو گے۔

(۲) مضارع دوامی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانۂ حال و استقبال میں دوام اور استمرار کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے: می خواندہ باشد، وہ پڑھتا رہتا ہے یا پڑھتا رہے گا۔

قاعدہ: ماضی احتمالی کے تمام صیغوں کے شروع میں 'می' یا 'ہمی' بڑھانے سے بنتا ہے۔

گردان مضارع دوامی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می خواندہ باشد	وہ پڑھتا رہتا ہے یا پڑھتا رہیگا	واحد غائب	مضارع دوامی مثبت معروف
می خواندہ باشند	وہ سب پڑھتے رہتے ہیں یا پڑھتے رہیں گے	جمع غائب	مضارع دوامی مثبت معروف
می خواندہ باشی	تو پڑھتا رہتا ہے یا پڑھتا رہیگا	واحد حاضر	مضارع دوامی مثبت معروف

می خوانده باشید	تم سب پڑھتے رہتے ہو یا پڑھتے رہو گے	جمع حاضر	مضارع دوامی مثبت معروف
می خوانده باشم	میں پڑھتا رہتا ہوں یا پڑھتا رہوں گا	واحد متکلم	مضارع دوامی مثبت معروف
می خوانده باشیم	ہم سب پڑھتے رہتے ہیں یا پڑھتے رہیں گے	جمع متکلم	مضارع دوامی مثبت معروف

تمثیلات مضارع دوامی

می افشرده باشد۔ می آراسته باشم۔ می آمیخته باشید۔ می آسیده باشی۔ می افزوده باشیم۔ می افگنده باشند۔ وہ سنوارتا رہتا ہے یا سنوارتا رہے گا۔تم سب آتے رہتے ہو یا آتے رہو گے۔ہم بِکتے رہتے ہیں یا بِکتے رہیں گے۔میں برہم ہوتا رہتا ہوں یا برہم ہوتا رہوں گا۔ہم سب لٹکتے رہتے ہیں یا لٹکتے رہیں گے۔تو سیکھتا رہتا ہے یا سیکھتا رہے گا۔

فصل چہارم فعل حال

فعل حال: وہ فعل ہے جس میں زمانۂ موجودہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔جیسے: می خوانَد، وہ پڑھتا ہے۔

قاعدہ: مضارع مطلق کے تمام صیغوں کے شروع میں ''می'' یا ''ہمی'' [1] بڑھانے سے بنتا ہے۔

[1] فائدہ: ''می'' یا ''ہمی'' چار جگہوں پر استعمال ہوتا ہے: ۱- ماضی مطلق پر ماضی استمراری بنانے کے لیے، جیسے: می خواند۔ ۲- مضارع مطلق پر حال بنانے کے لیے، جیسے: می خوانَد۔ ۳- ماضی احتمالی پر مضارع دوامی بنانے کے لیے، جیسے: می خوانده باشد۔ ۴- امر مطلق پر امر دوامی بنانے کے لیے آتا ہے، جیسے: می خواں۔

گردان فعل حال

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می خواند	وہ پڑھتا ہے	واحد غائب	فعل حال مثبت معروف
می خوانند	وہ سب پڑھتے ہیں	جمع غائب	فعل حال مثبت معروف
می خوانی	تو پڑھتا ہے	واحد حاضر	فعل حال مثبت معروف
می خوانید	تم سب پڑھتے ہو	جمع حاضر	فعل حال مثبت معروف
می خوانم	میں پڑھتا ہوں	واحد متکلم	فعل حال مثبت معروف
می خوانیم	ہم سب پڑھتے ہیں	جمع متکلم	فعل حال مثبت معروف

تمثیلات فعل حال

می آروغی۔ ہمی اندایَم۔ می انگارید۔ می پیچند۔ می آگنَد۔ می آزاریم۔وہ کھڑا رہتا ہے۔میں آتا ہوں۔تم کُملاتے ہو۔وہ سب لٹکتے ہیں۔تو بخشتا ہے۔ہم سب بھرتے ہیں۔

فائدہ: اب تک جتنے افعال گزرے سب مثبت تھے۔

فعل مثبت: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔جیسے: خوانَد اس نے پڑھا۔

فعل منفی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جائے۔جیسے: نَخوانَد،اس نے نہیں پڑھا۔

فعل منفی بنانے کا قاعدہ: فعل مثبت کے شروع میں 'نونِ مفتوح'[۸] لگانے سے منفی بن

[۸] فائدہ: نون منفی (مفتوح) ماضی وحال کی ''می'' پر لگانا بہتر ہے، مضارع دوامی کی ''می'' پر نہیں، جب کہ فعل مجہول کے مشتقات (شدن) پر درست ہے۔

جاتا ہے۔ جیسے: نخواند، اس نے نہیں پڑھا۔ ۹

تمثیلات فعل منفی

نیفشرد۔ نیافریدہ اند۔ نیندا ختستی ۔ نیاشامیدہ بودم۔ نمی افتادیم۔ نیاویختہ باشم۔ نیاوریدے۔ نیاہیختی ۔ می نہ آشوبیدہ باشید۔ نمی آمیزی۔ نیالاید۔ نیندیشیدہ باشی۔ نینداختہ بودند ۔ نیاروغیدم ۔اس نے نہیں کھینچا۔ وہ سب نہیں ملاتے ہیں ۔تونے نہیں سوچا ہے۔ میں نے نہیں سوچا تھا۔ تم سب نہیں نچوڑتے تھے۔ ہم سب نہیں لپیٹتے رہتے ہیں یا نہیں لپیٹتے رہیں گے۔ میں نہیں گرتا ہوں یا نہیں گروں گا۔

فصل پنجم فعل امر

امر کی دوقسمیں ہیں: (۱) امر مطلق (۲) امر دوامی۔ ۱۰

(۱) امر مطلق: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم کیا جائے۔ جیسے: بخواں، تو پڑھ۔ ۱۱

امر مطلق بنانے کا قاعدہ: مضارع مطلق کی "دال" گرانے سے امر مطلق کا واحد حاضر بن جاتا ہے جیسے: بخواں، اور جمع حاضر کے لیے ضمیر "ید" بڑھاتے ہیں۔ جیسے: بخوانید۔ ۱۲

---

۹ فائدہ: مثبت و منفی کا تعلق فعل ماضی، مضارع، مستقبل اور حال سے ہے، امر و نہی سے نہیں ہے۔

۱۰ امر امکانی: ماضی پر "تواں" لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے تواں خواند (وہ پڑھ سکتا ہے)۔ اسی طرح ماضی پر "باید" بڑھانے سے بھی امر بنتا ہے۔ جیسے: باید خواند (چاہیے کہ وہ پڑھے)۔

۱۱ فائدہ: امر حاضر کے شروع میں "ب" لگانا واجب ہے، مگر نظم میں نہ لگانا بھی جائز ہے۔

۱۲ فائدہ: امر و نہی کے صرف دو ہی صیغے آتے ہیں، واحد حاضر اور جمع حاضر، چونکہ امر و نہی میں حکم پایا جاتا ہے اور حکم حاضر کو کیا جاتا ہے نہ کہ غائب اور متکلم کو۔

(۲) امر دوامی: وہ فعل ہے جس میں دیر تک لگاتار کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم کیا جائے۔ جیسے: می خوانده باش، می خواں، تو پڑھتا رہ۔ [۱۳]

---

[۱۳] **مصدر سے امر بنانے کے قواعد:** "زسفر ناخوشیم" اس جملہ میں گیارہ حروف ہیں، علامت مصدر کے آگے مذکور حروف میں سے کوئی نہ کوئی حرف ضرور ہوتا ہے، پس علامت مصدر دن یا تن کو دور کر کے اس حرف کو نکال دینے یا بدل دینے یا کوئی حرف کو زیادہ کر دینے سے امر بن جاتا ہے۔ (ز): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ز" ہو تو "ز" کو برقرار رکھ کر نون کی زیادتی کرتے ہیں۔ جیسے: زدن سے زن۔

(س): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "س" ہو تو اس کے متعلق پانچ قاعدے ہیں: (۱) کبھی "س" کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: زیستن سے زی۔ گریستن سے گری۔ (۲) کبھی "س" کی تبدیلی "ے" سے کرتے ہیں، جیسے: پیراستن سے پیرائے۔ (۳) کبھی "س" کی تبدیلی "ہ" سے کرتے ہیں، جیسے: خواستن سے خواہ۔ (۴) کبھی "س" کی تبدیلی "واؤ" اور "ے" سے کرتے ہیں، جیسے: جُستن سے جوے۔ (۵) کبھی "س" کی تبدیلی "ن" سے کرتے ہیں، جیسے: شکستن سے شکن۔

(ف): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ف" ہو تو اس کے متعلق تین قاعدے ہیں: (۱) کبھی "ف" کی تبدیلی "ب" سے کرتے ہیں، جیسے: یافتن سے یاب۔ (۲) کبھی "ف" کی تبدیلی "واؤ" سے کرتے ہیں، جیسے: رفتن سے رو۔ (۳) کبھی "ف" کو برقرار رکھتے ہیں، جیسے: شگافتن سے شگاف۔

(ر): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ر" ہو تو "ر" کو برقرار رکھتے ہیں، جیسے: افشردن سے افشر۔

(ن): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ن" ہو تو "ن" کو برقرار رکھتے ہیں، جیسے: نشاندن سے نشان۔

(الف): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "الف" ہو تو "الف" کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے افتادن سے افت۔

(خ): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "خ" ہو تو "ز" سے تبدیل کرتے ہیں، جیسے: افراختن سے افراز۔

(و): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "و" ہو تو واو کی تبدیلی "الف" اور "ے" سے کرتے ہیں، جیسے: بخشودن سے بخشائے۔

(ش): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ش" ہو تو "ر" سے بدل دیتے ہیں، جیسے: انگاشتن سے انگار۔

(ی): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "ی" ہو تو "ی" کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: بافیدن سے باف۔

(م): علامت مصدر دن یا تن دور کرنے کے بعد "زسفر ناخوشیم" کے گیارہ حروف میں سے "م" ہو تو میم کی تبدیلی "ے" سے کرتے ہیں، جیسے: آمدن سے آئے۔

امر دوامی بنانے کا پہلا قاعدہ: مضارع دوامی کی ''دال'' گرانے سے امر دوامی کا واحد حاضر بنتا ہے جیسے: می خوانده باش اور جمع حاضر کے لیے ضمیر ''ید'' بڑھاتے ہیں جیسے: می خوانده باشید۔
امر دوامی بنانے کا دوسرا قاعدہ: امر مطلق پر ''می'' یا ''ہمی'' بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے: می خواں، تو پڑھتا رہ۔[۱۴]

گردان امر مطلق

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بِخواں	تو پڑھ	واحد حاضر	امر مطلق معروف
بِخوانید	تم سب پڑھو	جمع حاضر	امر مطلق معروف

گردان امر دوامی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می خوانده باش	تو پڑھتا رہ	واحد حاضر	امر دوامی معروف
می خوانده باشید	تم سب پڑھتے رہو	جمع حاضر	امر دوامی معروف

تمثیلات امر مطلق و دوامی

بُبر۔ ببازید۔ می بار۔ بِبَند۔ می برشته باش۔ می آویخته باشید۔ بِبَر غلان۔ می بُرده باش۔تم سب لے جاؤ۔تو بُن۔تو چمکتارہ۔تم سب چھانتے رہو۔تو سونگھتارہ۔تم سب لٹکو۔

[۱۴] فائدہ: امر کا حکم فوراحال پر ہوتا ہے جیسے: آب بیار، اگر مستقبل کے معنی مراد لینا ہو تو کوئی اسم بڑھانا ہوگا جیسے: صبح از خانہ برو (صبح گھر سے جا) شام در خانہ بیا (شام کو گھر میں آ)۔

فصل ششم فعل نہی

فعل نہی کی دو قسمیں ہیں: (۱) نہی مطلق (۲) نہی دوامی۔

(۱) نہی مطلق: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم کیا جائے۔
جیسے: مَخواں، تو مت پڑھ۔ [۱۵]

نہی مطلق بنانے کا قاعدہ: امر مطلق پر ''م'' بڑھانے سے نہی مطلق کا واحد حاضر بن جاتا ہے جیسے: مخواں، اور جمع حاضر کے لیے ضمیر ''ید'' بڑھاتے ہیں جیسے: مخوانید

(۲) نہی دوامی: وہ فعل ہے جس میں دیر تک لگاتار کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم کیا جائے۔ جیسے: می خوانده مباش، می مخواں، تو مت پڑھتا رہ۔

نہی دوامی بنانے کا پہلا قاعدہ: امر دوامی کے اوپر ''م'' بڑھانے سے نہی دوامی کا واحد حاضر بنتا ہے جیسے: می خوانده مباش، اور جمع حاضر کے لیے ضمیر ''ید'' بڑھاتے ہیں جیسے: می خوانده مباشید۔ [۱۶]

نہی دوامی بنانے کا دوسرا قاعدہ: نہی مطلق پر ''می'' یا ''ہمی'' [۱۷] بڑھانے سے بھی

---

[۱۵] فائدہ:- فعل منفی و نہی میں فرق یہ ہے کہ منفی میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی خبر دی جاتی ہے، جب کہ نہی میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے، جیسے: نہ کرد (اس نے نہیں کیا) اور مکن (تو مت کر)۔

[۱۶] فائدہ: (۱) امر مطلق کے غائب اور متکلم کے صیغے حقیقت میں مضارع مطلق مثبت کے صیغے ہیں۔ جیسے: باید کہ خواند۔ (۲) امر دوامی کے غائب اور متکلم کے صیغے حقیقت میں مضارع دوامی مثبت کے صیغے ہیں۔ جیسے: باید کہ می خوانده باشد۔ (۳) نہی مطلق کے غائب اور متکلم کے صیغے حقیقت میں مضارع مطلق منفی کے صیغے ہیں۔ جیسے: باید کہ نخواند۔ (۴) نہی دوامی کے غائب اور متکلم کے صیغے حقیقت میں مضارع دوامی منفی کے صیغے ہیں۔ جیسے: باید کہ می نخوانده باشد۔

[۱۷] فائدہ: 'می' یا 'ہمی' نہی دوامی پر بھی آتا ہے، لیکن ماقبل میں اس کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ امر اصل ہے اور نہی فرع ہے، جب اصل کا ذکر کر دیا تو فرع کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

بنتا ہے۔ جیسے: می مخواں، می مخوانید۔

گردان نہی مطلق

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
مَخواں	تو مت پڑھ	واحد حاضر	نہی مطلق معروف
مَخوانید	تم سب مت پڑھو	جمع حاضر	نہی مطلق معروف

گردان نہی دوامی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می خواندہ مباش	تو مت پڑھتا رہ	واحد حاضر	نہی دوامی معروف
می خواندہ مباشید	تم سب مت پڑھتے رہو	جمع حاضر	نہی دوامی معروف

تمثیلات نہی مطلق ودوامی

می بخشودہ مباش۔ مباف۔ می مَبَر۔ می بریدہ مباشید۔ مَبَر دارید۔ می برغلانیدہ مباش۔ مَبَائید۔ تو مت اٹھاتا رہ۔ تم سب مت کاٹو۔ تو مت جمع کر۔ تم سب مت لاؤ۔ تم سب مت بھُنتے رہو۔ تو مت لا۔ تم سب مت جھِڑکتے رہو۔

فائدہ: امر مطلق ودوامی و نہی مطلق ودوامی کے غائب اور متکلم کے صیغے بنانے کے لیے ''لازم کہ'' (ضروری ہے کہ) اور ''باید کہ'' (چاہیے کہ) بڑھاتے ہیں۔

گردان امر مطلق

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ خواند	چاہیے کہ وہ پڑھے	واحد غائب	امر مطلق معروف
باید کہ خوانند	چاہیے کہ وہ سب پڑھیں	جمع غائب	امر مطلق معروف
باید کہ خوانم	چاہیے کہ میں پڑھوں	واحد متکلم	امر مطلق معروف
باید کہ خوانیم	چاہیے کہ ہم سب پڑھیں	جمع متکلم	امر مطلق معروف

گردان امر دوامی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ می خواندہ باشد	چاہیے کہ وہ پڑھتا رہے	واحد غائب	امر دوامی معروف
باید کہ می خواندہ باشند	چاہیے کہ وہ سب پڑھتے رہیں	جمع غائب	امر دوامی معروف
باید کہ می خواندہ باشم	چاہیے کہ میں پڑھتا رہوں	واحد متکلم	امر دوامی معروف
باید کہ می خواندہ باشیم	چاہیے کہ ہم سب پڑھتے رہیں	جمع متکلم	امر دوامی معروف

گردان نہی مطلق

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
لازم کہ نخواند	ضروری ہے کہ وہ نہ پڑھے	واحد غائب	نہی مطلق معروف
لازم کہ نخوانند	ضروری ہے کہ وہ سب نہ پڑھیں	جمع غائب	نہی مطلق معروف
لازم کہ نخوانم	ضروری ہے کہ میں نہ پڑھوں	واحد متکلم	نہی مطلق معروف
لازم کہ نخوانیم	ضروری ہے کہ ہم سب نہ پڑھیں	جمع متکلم	نہی مطلق معروف

گردان نہی دوامی

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
لازم کہ می نخوانده باشد	ضروری ہے کہ وہ نہ پڑھتا رہے	واحد غائب	نہی دوامی معروف
لازم کہ می نخوانده باشند	ضروری ہے کہ وہ سب نہ پڑھتے رہیں	جمع غائب	نہی دوامی معروف
لازم کہ می نخوانده باشم	ضروری ہے کہ میں نہ پڑھتا رہوں	واحد متکلم	نہی دوامی معروف
لازم کہ می نخوانده باشیم	ضروری ہے کہ ہم سب نہ پڑھتے رہیں	جمع متکلم	نہی دوامی معروف

تمثیلات امر و نہی، مطلق، دوامی

باید کہ تراشد۔ باید کہ می ترسیدہ باشم۔ باید کہ می نہ چمیدہ باشیم۔ باید کہ می نہ خلیدہ باشند۔ باید کہ نیاشامیم۔ باید کہ می خوردہ باشد۔ باید کہ جنگیم۔ باید کہ نہ چرند۔ باید کہ آرم۔ باید کہ می جوشیدہ باشد ۔چاہئے کہ وہ نہ ہنسے۔ چاہیے کہ ہم سب نہ پوجتے رہیں۔ ضروری ہے کہ میں ہلتا رہوں۔ چاہئے کہ وہ لاوے۔ چاہئے کہ میں نہ جمع کرتا رہوں۔ ضروری ہے کہ ہم سب نہ ٹہلیں۔

قاعدہ: جو ''ب'' ماضی، مضارع اور امر پر زائد ہوتی ہے اس کا مابعد اگر مضموم ہے تو مضموم اگر مفتوح یا مکسور ہو تو مکسور ہوتی ہے۔ جیسے: بُپُرسید، بِبَندازد، بِایَستْ ۔[۱۸]

قاعدہ: مصادر اور افعال میں جہاں کہیں شروع کلمہ میں الف مقصورہ ہو اور اس سے پہلے ''ب زائدہ'' ''ن منفی'' اور ''م نہی'' بڑھائیں تو اسکو ''ی'' سے بدل دیں گے، اور الف ممدودہ میں دوسرا الف برقرار رہے گا۔ جیسے: انپاشت سے بینپاشت، آفرید سے بیافرید۔

---

[۱۸] فائدہ: بائے زائدہ اسم پر ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے، جیسے: بَخانہ، بَخامہ۔

تمثیلات با زائدہ، نون منفی، میم نہی

بینداخت۔ نیامیخت۔ میندیش۔ بیفراز د۔ میاویز۔ نیامد۔ بیندیشد۔ نیافرید۔ میاموز۔ بیاسود۔ تو مت لڑ۔ اس نے پیا۔ انہوں نے نہیں چھیلا ہے۔

فعل لازم: اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر تمام ہو جائے، جیسے: حسان آمد، حسان آیا۔

فعل متعدی: اس فعل کو کہتے ہیں جس میں مفعول کی بھی حاجت ہو۔ جیسے: عفان نان می خورَد، عفان روٹی کھاتا ہے۔

فائدہ: فعل متعدی کے ماضی اردو ترجمہ میں علامت فاعل ''نے'' آتی ہے اور فعل لازم کے ماضی اردو ترجمہ میں علامت فاعل 'نے' نہیں آتی بلکہ عموماً ''وہ'' آتی ہے۔ [19]

فائدہ: ''آوردن''، ''بردن'' اور ''رُبودن'' ان تینوں مصادر کی ماضی مطلق کے ترجمہ میں علامت فاعل ''نے'' نہیں آتی، حالانکہ یہ متعدی ہیں۔

متعدی بنانے کا طریقہ: فعل لازم کے امر پر ''اندن'' یا ''انیدن'' بڑھانے سے متعدی بن جاتا ہے، جیسے رسیدن سے رَسانْدن، رَسانیدن۔ یہی عمل اگر متعدی میں کیا جائے تو وہ متعدی المتعدی بن جاتا ہے۔ جیسے: ۔نوشیدن سے نوشاندن، نوشانیدن۔

فائدہ : بعض مصادر لازم و متعدی مشترک آتے ہیں۔ جیسے: آمیختن (ملنا، ملانا) باریدن (برسنا، برسانا)

---

[19] فائدہ: اس فائدہ سے ماضی استمراری اور مستقبل خارج ہے، چونکہ اس کا ترجمہ اکثر ''وہ'' سے شروع ہوتا ہے۔

تمثیلات لازم ومتعدی

احمد می خسپد۔ خالد آب می نوشد۔ باراں می بارد۔ جعفر دُر می بارد۔ مادر طفل را می خسپاند۔ من اورا چائے می نوشانم۔ اسپ دویدہ بود۔ گوسپند کاہ می خورَد۔ حسان سبق آموخت۔ من عفان را سبق آموزانیدم۔ من اورا بر اسپِ خود نشاندم۔ من خلیل را از جلیل دہ روپیہ دہانیدم۔ عفان نان آوُرد۔ من کتابِ خود بُردم۔ حسان قلمے رُبود۔

فعل معروف: اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل یعنی کرنے والا معلوم ہو۔ جیسے: خوانْد، اس نے پڑھا۔

فائدہ: اب تک جتنے افعال مذکور تھے سب معروف تھے۔

فعل مجہول: اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل یعنی کرنے والا معلوم نہ ہو۔ جیسے: خوانْدہ شد، وہ پڑھا گیا۔

قاعدہ: جس مصدر کا فعل مجہول بنانا ہو اس کے ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' زیادہ کرکے جو فعل اور جو صیغہ بنانا ہو وہ مصدر ''شدن'' سے بنا کر اس کے بعد رکھ لیتے ہیں۔ جیسے: کرد سے کردہ شد، وہ کیا گیا۔

فائدہ: فعل مجہول صرف متعدی کا آتا ہے لازم کا نہیں۔

تمثیلات فعل مجہول

خواندہ شد۔ خواندہ شدہ اند۔ خواندہ شدہ بودی۔ خواندہ شدہ باشید۔ خواندہ می شدیم۔ خواندہ شدمے۔ خواندہ شود۔ خواندہ می شدہ باشد۔ خواندہ می شود۔ خواندہ شو۔

خواندہ مشو۔ خواندہ می شوند۔ خواندہ می شدہ باش۔ خواندہ می شدہ مباشید۔ باید کہ خواندہ نشود۔ باید کہ خواندہ می شدہ باشد۔ باید کہ خواندہ می نشدہ باشد۔ وہ سیکھا گیا۔ میں پیدا کیا گیا ہوں۔ تو مِلایا گیا تھا۔ ہم سب چھوڑ کے جائیں گے۔ تم سب جمع کیے گئے ہوں گے۔ وہ سب بھرے جاتے ہیں۔ تم سب مت کاٹے جاتے رہو۔

اختلاف استعمال افعال

(۱)	ماضی مطلق کبھی ماضی استمراری اور کبھی مصدر کے معنی میں آتی ہے۔
(۲)	ماضی مطلق ''جملہ شرطیہ'' میں 'کمال یقین' اور 'تنبیہ' کے لیے مستقبل کے معنی میں آتی ہے۔
(۳)	ماضی استمراری و تمنائی ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں۔
(۴)	ماضی مطلق کبھی حال کے معنی میں آتی ہے۔
(۵)	حال کبھی مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔
(۶)	مضارع کبھی صرف مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔
(۷)	مضارع کبھی صرف حال کے معنی میں آتا ہے۔

تمثیلات اختلاف استعمال افعال

(۱)	ہمیں کام و ناز و طرب داشتند۔
(۱)	خطا است پنجۂ مسکینِ ناتوان بشکست۔
(۲)	اگر زید را کُشی ہمہ مصائب را ختم نمودی۔
(۲)	اگر رفتی بُردی ، اگر خفتی مُردی۔

(۲)	شمابخوریدہمیں کہ پدرم بیایدبشماشریک شدم۔
(۲)	اے بزدل کجامی روی باش کہ رسیدم۔
(۳)	شنیدم کہ مردے براہ حجاز = بہرخُطوَہ کردے دورکعت نماز مرااےکاش کہ مادر نمی زاد = وگرمی زاد پس شیرم نمی داد
(۴)	ہرکہ درخور دِیَش ادب نہ کنند = دربزرگی فلاح ازو برخاست ۔
(۵)	می رَوَم ومی آیم ۔
(٦)	شمابَرَویدبعدِ یک ساعت من ہم بَرَوم۔
(۷)	گنہ بیند وپردہ پوشد بحلم۔

فائدہ:

(۱)	تواندکی جگہ ''تُوان'' اور ''می تُوان'' [۲۰] بھی مستعمل ہیں۔
(۲)	''تواند''۔''باید''۔''شاید''۔''خواہد'' ماضی ومصدر دونوں کے ساتھ آتے ہیں اکثر ماضی ومصدر سے پہلے کبھی بعدمیں اور کبھی فاصلے کےساتھ بھی آتے ہیں۔
(۳)	''می'' یا ''ہمی'' کبھی بعدمیں اور کبھی فاصلہ کےساتھ آتے ہیں۔

[۲۰] متقدمین 'تواں' اور 'می تواں' کوواو کے حذف کے ساتھ ''تاں'' بھی استعمال کرتے ہیں۔

تمثیلات فائدہ

(۱)	دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شُمُرد ۔ دشمن کہ بَتیر می تواں دوخت ۔ چوں پرشد نتُواں بستن جوی۔ امروز بکُش چو می تواں کُشت ۔
(۲)	تواند بخویشتن رفتن ۔ گر جفائے کند بباید بُرد ۔ سرِ گرگ باید ہم اول بُرید ۔ مَرادِروے سخن گفتن نشاید ۔ کاں سخن برملا نشاید گفت ۔ سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل ۔ رعیت نشاید بہ بیداد کُشت ۔ باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن ۔ بخواہم بکُنجِ عبادت نشست ۔ چوں رَخت از مُملکت بر بست خواہی ۔ کہ نتواند از خود مگس براند ۔ کہ نتواند بخویشتن رفتن ۔
(۳)	یادِ یارِ مہربان آید ہمی ۔ ہمی یادم آید زعہدِ صِغر ۔

امتحان

مضارع مطلق، مضارع دوامی، حال، امر، نہی کی تعریف ،قاعدے اور مکمل گردانیں کرکے بتاؤ۔ امرونہی کے صرف دو صیغے کیوں آتے ہیں؟ فعل مجہول کس طرح بنتا ہے؟ فعلِ مثبت سے منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟ لازم سے متعدی کس طرح بناتے ہیں؟ ماضی کہاں کہاں دوسرے افعال کے معنی میں آتی ہے؟ تواند میں کیا تغیر کرتے ہیں؟ باید، شاید، خواہد، اور تواند کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟

بازائدہ، الف مقصورہ وممدودہ کے قاعدے بیان کرو۔ لازم ومتعدی کو پہچاننے کی علامت کیا ہے؟ مصدر سے امر بنانے کے کیا کیا قاعدے ہیں؟ تفصیل کے ساتھ بتلاؤ۔

مندرجہ ذیل صیغوں کے افعال بتلا کر پوری گردان کرو؟

انپارَد۔ بیاشامند۔ آموختہ شود۔ می آفریدہ باشند۔ می افتادہ باش۔ می آرائے۔ مَیاس۔ می آزمودہ مباش۔ می مَیَفشاں۔ می آرَد۔ نمی افشرَد۔ اندیشیدہ می شوی۔ می آویختہ مباشید۔ بَیَفگَن۔ مَیاشوب۔ بِیاگن۔ اندوزد۔ می آسائے۔ میامیز۔ آرایم۔ آزاریدہ می شویم۔ باید کہ می نہ افشردہ باشد۔ وہ سوچتا ہے یا سوچے گا۔ تو لپیٹتا ہے۔ تم سب مت جھاڑتے رہو۔ ہم پیئں گے۔ میں برساہوں گا۔ چاہیے کہ ہم اٹھاتے رہیں۔ تم سب نہ کودتے رہو۔ تو بلند کرتا رہ۔ وہ سب آلودہ نہ ہوئے ہوں گے۔ انہوں نے ڈالا ہے۔ ہم سب چھانتے تھے۔ چاہیے کہ میں نہ جانا جاؤں۔

فارسی و اردو میں افعال کو پہچاننے کی مفید علامات

شمار	افعال	علامتِ فارسی	علامتِ اردو
(۱)	مصدر	دَن ۔ تَن	نا
(۲)	ماضی مطلق	مصدر کے آخر سے ''ن'' کا حذف	یا ۔ ترجمۂ امر پر ''الف''
(۳)	ماضی قریب	ہ، الف ۔ ست	ماضی مطلق پر ''ہے''
(۴)	ماضی بعید	ہ ۔ بود	تھا
(۵)	ماضی استمراری	ماضی مطلق پر می، ہمی	تا تھا
(۶)	ماضی احتمالی	ہ ۔ باش	ہوگا
(۷)	ماضی تمنائی	یائے مجہول	تا
(۸)	فعل مستقبل	خواہ	ئے گا
(۹)	فعل مضارع	دال ساکن ماقبل فتحہ	ترجمۂ امر پر ''یائے مجہول''
(۱۰)	فعل حال	مضارع پر ''می'' ''ہمی''	تا ہے
(۱۱)	فعل امر	مضارع سے دال کا حذف	ترجمۂ مضارع سے یائے مجہول کا حذف
(۱۲)	فعل نہی	امر پر ''میم نہی''	ترجمۂ امر پر، نہ، مت ۔
(۱۳)	اسم فاعل	امر پر ۔ ندہ	نے والا
(۱۴)	اسم مفعول	ماضی پر ۔ ہ	ترجمۂ ماضی مطلق پر ''ہوا''

نظم برافعال

صیغے نکلے جس سے مصدر اس کو جان ۞ آخر اس کے دَن ہو یا تَن اے جوان
نون کو جب دور مصدر سے کیا ۞ ماضی مطلق کا صیغہ بن گیا
ماضی مطلق پہ جب آتا ہے است ۞ بنتی ہے ماضی قریب اے حق پرست
بود جب ماضی پہ آیا اے سعید ۞ یاد رکھ وہ بن گئی ماضی بعید
مل کے می اول ہو ماضی نا تمام ۞ لگ کے یہ آخر تمنائی ہو نام
یاد رکھ ان دونوں ماضی کا اثر ۞ ہووے مستعمَل بجائے یک دگر
آوے جب ماضی پہ باشد اے ہمام ۞ احتمالی اور شَکِّیہ ہو نام
ہے یہ مستقبل بنانے کا طریق ۞ ماضی پر خواہد لگادے اے رفیق
پر مضارع کا نہی اے با وفا ۞ کوئی مُستحکم قیاسی قاعدہ
ہاں پتہ آخر کا ہے یہ یادکر ۞ دال ساکن اس کے اول ہو زبر
گر بنانا حال چاہے اے اخی ۞ می مضارع میں لگادے یا ہمی
امر بن جانے کا سن اب قاعدہ ۞ حرف آخر دے مضارع سے گرا
بے بھی آجاتی ہے زائد امر پر ۞ بَر بِبَر بِشکَن شِکن بگُذر گُذر
بے کے بدلے امر پر گر میم آئے ۞ نہی بن جاتی ہے سن اے نیک رائے
اسم فاعل کا بنانا ہو اگر ۞ امر پر لفظ ندہ ایزاد کر
ہائے ہَوَّز ماضی مطلق پہ لا ۞ اسم مفعول اس طرح بن جا ئیگا
اِن ضروری قاعدوں کو یاد کر ۞ اور خدا کی یاد سے دل شادکر

بحث فعل ماضی مطلق مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانْد	اس نے پڑھا	واحد غائب	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندند	ان سب نے پڑھا	جمع غائب	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندی	تو نے پڑھا	واحد حاضر	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندید	تم سب نے پڑھا	جمع حاضر	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندم	میں نے پڑھا	واحد متکلم	ماضی مطلق مثبت معروف
خواندیم	ہم سب نے پڑھا	جمع متکلم	ماضی مطلق مثبت معروف

بحث فعل ماضی مطلق منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نَخوانْد	اس نے نہیں پڑھا	واحد غائب	ماضی مطلق منفی معروف
نخواندند	ان سب نے نہیں پڑھا	جمع غائب	ماضی مطلق منفی معروف
نخواندی	تو نے نہیں پڑھا	واحد حاضر	ماضی مطلق منفی معروف
نخواندید	تم سب نے نہیں پڑھا	جمع حاضر	ماضی مطلق منفی معروف
نخواندم	میں نے نہیں پڑھا	واحد متکلم	ماضی مطلق منفی معروف
نخواندیم	ہم سب نے نہیں پڑھا	جمع متکلم	ماضی مطلق منفی معروف

بحث فعل ماضی مطلق مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانده شد	وہ پڑھا گیا	واحد غائب	ماضی مطلق مثبت مجہول
خوانده شدند	وہ سب پڑھے گئے	جمع غائب	ماضی مطلق مثبت مجہول
خوانده شدی	تو پڑھا گیا	واحد حاضر	ماضی مطلق مثبت مجہول
خوانده شدید	تم سب پڑھے گئے	جمع حاضر	ماضی مطلق مثبت مجہول
خوانده شدم	میں پڑھا گیا	واحد متکلم	ماضی مطلق مثبت مجہول
خوانده شدیم	ہم سب پڑھے گئے	جمع متکلم	ماضی مطلق مثبت مجہول

بحث فعل ماضی مطلق منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خوانده نشد	وہ نہیں پڑھا گیا	واحد غائب	ماضی مطلق منفی مجہول
خوانده نشدند	وہ سب نہیں پڑھے گئے	جمع غائب	ماضی مطلق منفی مجہول
خوانده نشدی	تو نہیں پڑھا گیا	واحد حاضر	ماضی مطلق منفی مجہول
خوانده نشدید	تم سب نہیں پڑھے گئے	جمع حاضر	ماضی مطلق منفی مجہول
خوانده نشدم	میں نہیں پڑھا گیا	واحد متکلم	ماضی مطلق منفی مجہول
خوانده نشدیم	ہم سب نہیں پڑھے گئے	جمع متکلم	ماضی مطلق منفی مجہول

بحث فعل ماضی قریب مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آموختہ است	اس نے سیکھا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت معروف
آموختہ اند	ان سب نے سیکھا ہے	جمع غائب	ماضی قریب مثبت معروف
آموختۂ	تو نے سیکھا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
آموختہ اید	تم سب نے سیکھا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
آموختہ ام	میں نے سیکھا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت معروف
آموختہ ایم	ہم سب نے سیکھا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت معروف

بحث فعل ماضی قریب منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نیاموختہ است	اس نے نہیں سیکھا ہے	واحد غائب	ماضی قریب منفی معروف
نیاموختہ اند	ان سب نے نہیں سیکھا ہے	جمع غائب	ماضی قریب منفی معروف
نیاموختۂ	تو نے نہیں سیکھا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب منفی معروف
نیاموختہ اید	تم سب نے نہیں سیکھا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب منفی معروف
نیاموختہ ام	میں نے نہیں سیکھا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب منفی معروف
نیاموختہ ایم	ہم سب نے نہیں سیکھا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب منفی معروف

بحث فعل ماضی قریب مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آموختہ شدہ است	وہ سیکھا گیا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت مجہول
آموختہ شدہ اند	وہ سب سیکھے گئے ہیں	جمع غائب	ماضی قریب مثبت مجہول
آموختہ شدۂ	تو سیکھا گیا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت مجہول
آموختہ شدہ اید	تم سب سیکھے گئے ہو	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت مجہول
آموختہ شدہ ام	میں سیکھا گیا ہوں	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت مجہول
آموختہ شدہ ایم	ہم سب سیکھے گئے ہیں	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت مجہول

بحث فعل ماضی قریب منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آموختہ نشدہ است	وہ نہیں سیکھا گیا ہے	واحد غائب	ماضی قریب منفی مجہول
آموختہ نشدہ اند	وہ سب نہیں سیکھے گئے ہیں	جمع غائب	ماضی قریب منفی مجہول
آموختہ نشدۂ	تو نہیں سیکھا گیا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب منفی مجہول
آموختہ نشدہ اید	تم سب نہیں سیکھے گئے ہو	جمع حاضر	ماضی قریب منفی مجہول
آموختہ نشدہ ام	میں نہیں سیکھا گیا ہوں	واحد متکلم	ماضی قریب منفی مجہول
آموختہ نشدہ ایم	ہم سب نہیں سیکھے گئے ہیں	جمع متکلم	ماضی قریب منفی مجہول

بحث فعل ماضی قریب مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
انداختَست	اس نے ڈالا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت معروف
انداختستند	ان سب نے ڈالا ہے	جمع غائب	ماضی قریب مثبت معروف
انداختستی	تو نے ڈالا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
انداختستید	تم سب نے ڈالا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت معروف
انداختستم	میں نے ڈالا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت معروف
انداختستیم	ہم سب نے ڈالا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت معروف

بحث فعل ماضی قریب منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نَیَنداختَست	اس نے نہیں ڈالا ہے	واحد غائب	ماضی قریب منفی معروف
نینداختستند	ان سب نے نہیں ڈالا ہے	جمع غائب	ماضی قریب منفی معروف
نینداختستی	تو نے نہیں ڈالا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب منفی معروف
نینداختستید	تم سب نے نہیں ڈالا ہے	جمع حاضر	ماضی قریب منفی معروف
نینداختستم	میں نے نہیں ڈالا ہے	واحد متکلم	ماضی قریب منفی معروف
نینداختستیم	ہم سب نے نہیں ڈالا ہے	جمع متکلم	ماضی قریب منفی معروف

﴿بحث فعل ماضی قریب مثبت مجہول﴾

گرادن	ترجمہ	صیغے	بحث
انداختہ شُدَست	وہ ڈالا گیا ہے	واحد غائب	ماضی قریب مثبت مجہول
انداختہ شدستند	وہ سب ڈالے گئے ہیں	جمع غائب	ماضی قریب مثبت مجہول
انداختہ شدستی	تو ڈالا گیا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب مثبت مجہول
انداختہ شدستید	تم سب ڈالے گئے ہو	جمع حاضر	ماضی قریب مثبت مجہول
انداختہ شدستم	میں ڈالا گیا ہوں	واحد متکلم	ماضی قریب مثبت مجہول
انداختہ شدستیم	ہم سب ڈالے گئے ہیں	جمع متکلم	ماضی قریب مثبت مجہول

﴿بحث فعل ماضی قریب منفی مجہول﴾

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
انداختہ نشدست	وہ نہیں ڈالا گیا ہے	واحد غائب	ماضی قریب منفی مجہول
انداختہ نشدستند	وہ سب نہیں ڈالے گئے ہیں	جمع غائب	ماضی قریب منفی مجہول
انداختہ نشدستی	تو نہیں ڈالا گیا ہے	واحد حاضر	ماضی قریب منفی مجہول
انداختہ نشدستید	تم سب نہیں ڈالے گئے ہو	جمع حاضر	ماضی قریب منفی مجہول
انداختہ نشدستم	میں نہیں ڈالا گیا ہوں	واحد متکلم	ماضی قریب منفی مجہول
انداختہ نشدستیم	ہم سب نہیں ڈالے گئے ہیں	جمع متکلم	ماضی قریب منفی مجہول

بحث فعل ماضی بعید مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
اندوختہ بود	اس نے جمع کیا تھا	واحد غائب	ماضی بعید مثبت معروف
اندوختہ بودند	ان سب نے جمع کیا تھا	جمع غائب	ماضی بعید مثبت معروف
اندوختہ بودی	تو نے جمع کیا تھا	واحد حاضر	ماضی بعید مثبت معروف
اندوختہ بودید	تم سب نے جمع کیا تھا	جمع حاضر	ماضی بعید مثبت معروف
اندوختہ بودم	میں نے جمع کیا تھا	واحد متکلم	ماضی بعید مثبت معروف
اندوختہ بودیم	ہم سب نے جمع کیا تھا	جمع متکلم	ماضی بعید مثبت معروف

بحث فعل ماضی بعید منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نیندوختہ بود	اس نے نہیں جمع کیا تھا	واحد غائب	ماضی بعید منفی معروف
نیندوختہ بودند	ان سب نے نہیں جمع کیا تھا	جمع غائب	ماضی بعید منفی معروف
نیندوختہ بودی	تو نے نہیں جمع کیا تھا	واحد حاضر	ماضی بعید منفی معروف
نیندوختہ بودید	تم سب نے نہیں جمع کیا تھا	جمع حاضر	ماضی بعید منفی معروف
نیندوختہ بودم	میں نے نہیں جمع کیا تھا	واحد متکلم	ماضی بعید منفی معروف
نیندوختہ بودیم	ہم سب نے نہیں جمع کیا تھا	جمع متکلم	ماضی بعید منفی معروف

بحث فعل ماضی بعید مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
اندوختہ شدہ بود	وہ جمع کیا گیا تھا	واحد غائب	ماضی بعید مثبت مجہول
اندوختہ شدہ بودند	وہ سب جمع کئے گئے تھے	جمع غائب	ماضی بعید مثبت مجہول
اندوختہ شدہ بودی	تو جمع کیا گیا تھا	واحد حاضر	ماضی بعید مثبت مجہول
اندوختہ شدہ بودید	تم سب جمع کئے گئے تھے	جمع حاضر	ماضی بعید مثبت مجہول
اندوختہ شدہ بودم	میں جمع کیا گیا تھا	واحد متکلم	ماضی بعید مثبت مجہول
اندوختہ شدہ بودیم	ہم سب جمع کئے گئے تھے	جمع متکلم	ماضی بعید مثبت مجہول

بحث فعل ماضی بعید منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
اندوختہ نشدہ بود	وہ نہیں جمع کیا گیا تھا	واحد غائب	ماضی بعید منفی مجہول
اندوختہ نشدہ بودند	وہ سب نہیں جمع کئے گئے تھے	جمع غائب	ماضی بعید منفی مجہول
اندوختہ نشدہ بودی	تو نہیں جمع کیا گیا تھا	واحد حاضر	ماضی بعید منفی مجہول
اندوختہ نشدہ بودید	تم سب نہیں جمع کئے گئے تھے	جمع حاضر	ماضی بعید منفی مجہول
اندوختہ نشدہ بودم	میں نہیں جمع کیا گیا تھا	واحد متکلم	ماضی بعید منفی مجہول
اندوختہ نشدہ بودیم	ہم سب نہیں جمع کئے گئے تھے	جمع متکلم	ماضی بعید منفی مجہول

بحث فعل ماضی احتمالی مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آفریدہ باشد	اس نے پیدا کیا ہوگا	واحد غائب	ماضی احتمالی مثبت معروف
آفریدہ باشند	ان سب نے پیدا کیا ہوگا	جمع غائب	ماضی احتمالی مثبت معروف
آفریدہ باشی	تو نے پیدا کیا ہوگا	واحد حاضر	ماضی احتمالی مثبت معروف
آفریدہ باشید	تم سب نے پیدا کیا ہوگا	جمع حاضر	ماضی احتمالی مثبت معروف
آفریدہ باشم	میں نے پیدا کیا ہوگا	واحد متکلم	ماضی احتمالی مثبت معروف
آفریدہ باشیم	ہم سب نے پیدا کیا ہوگا	جمع متکلم	ماضی احتمالی مثبت معروف

بحث فعل ماضی احتمالی منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نیافریدہ باشد	اس نے نہیں پیدا کیا ہوگا	واحد غائب	ماضی احتمالی منفی معروف
نیافریدہ باشند	ان سب نے نہیں پیدا کیا ہوگا	جمع غائب	ماضی احتمالی منفی معروف
نیافریدہ باشی	تو نے نہیں پیدا کیا ہوگا	واحد حاضر	ماضی احتمالی منفی معروف
نیافریدہ باشید	تم سب نے نہیں پیدا کیا ہوگا	جمع حاضر	ماضی احتمالی منفی معروف
نیافریدہ باشم	میں نے نہیں پیدا کیا ہوگا	واحد متکلم	ماضی احتمالی منفی معروف
نیافریدہ باشیم	ہم سب نے نہیں پیدا کیا ہوگا	جمع متکلم	ماضی احتمالی منفی معروف

بحث فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آفریدہ شدہ باشد	وہ پیدا کیا گیا ہوگا	واحد غائب	ماضی احتمالی مثبت مجہول
آفریدہ شدہ باشند	وہ سب پیدا کئے گئے ہونگے	جمع غائب	ماضی احتمالی مثبت مجہول
آفریدہ شدہ باشی	تو پیدا کیا گیا ہوگا	واحد حاضر	ماضی احتمالی مثبت مجہول
آفریدہ شدہ باشید	تم سب پیدا کئے گئے ہونگے	جمع حاضر	ماضی احتمالی مثبت مجہول
آفریدہ شدہ باشم	میں پیدا کیا گیا ہونگا	واحد متکلم	ماضی احتمالی مثبت مجہول
آفریدہ شدہ باشیم	ہم سب پیدا کئے گئے ہونگے	جمع متکلم	ماضی احتمالی مثبت مجہول

بحث فعل ماضی احتمالی منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آفریدہ نشدہ باشد	وہ نہیں پیدا کیا گیا ہوگا	واحد غائب	ماضی احتمالی منفی مجہول
آفریدہ نشدہ باشند	وہ سب نہیں پیدا کئے گئے ہونگے	جمع غائب	ماضی احتمالی منفی مجہول
آفریدہ نشدہ باشی	تو نہیں پیدا کیا گیا ہوگا	واحد حاضر	ماضی احتمالی منفی مجہول
آفریدہ نشدہ باشید	تم سب نہیں پیدا کئے گئے ہونگے	جمع حاضر	ماضی احتمالی منفی مجہول
آفریدہ نشدہ باشم	میں نہیں پیدا کیا گیا ہونگا	واحد متکلم	ماضی احتمالی منفی مجہول
آفریدہ نشدہ باشیم	ہم سب نہیں پیدا کئے گئے ہونگے	جمع متکلم	ماضی احتمالی منفی مجہول

بحث فعل ماضی استمراری مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می آسود	وہ آرام کرتا تھا	واحد غائب	ماضی استمراری مثبت معروف
می آسودند	وہ سب آرام کرتے تھے	جمع غائب	ماضی استمراری مثبت معروف
می آسودی	تو آرام کرتا تھا	واحد حاضر	ماضی استمراری مثبت معروف
می آسودید	تم سب آرام کرتے تھے	جمع حاضر	ماضی استمراری مثبت معروف
می آسودم	میں آرام کرتا تھا	واحد متکلم	ماضی استمراری مثبت معروف
می آسودیم	ہم سب آرام کرتے تھے	جمع متکلم	ماضی استمراری مثبت معروف

بحث فعل ماضی استمراری منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نمی آسود	وہ نہیں آرام کرتا تھا	واحد غائب	ماضی استمراری منفی معروف
نمی آسودند	وہ سب نہیں آرام کرتے تھے	جمع غائب	ماضی استمراری منفی معروف
نمی آسودی	تو نہیں آرام کرتا تھا	واحد حاضر	ماضی استمراری منفی معروف
نمی آسودید	تم سب نہیں ارام کرتے تھے	جمع حاضر	ماضی استمراری منفی معروف
نمی آسودم	میں نہیں آرام کرتا تھا	واحد متکلم	ماضی استمراری منفی معروف
نمی آسودیم	ہم سب نہیں آرام کرتے تھے	جمع متکلم	ماضی استمراری منفی معروف

بحث فعل ماضی استمراری مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آسودہ می شد	وہ آرام کیا جاتا تھا	واحد غائب	ماضی استمراری مثبت مجہول
آسودہ می شدند	وہ سب آرام کیے جاتے تھے	جمع غائب	ماضی استمراری مثبت مجہول
آسودہ می شدی	تو آرام کیا جاتا تھا	واحد حاضر	ماضی استمراری مثبت مجہول
آسودہ می شدید	تم سب آرام کیے جاتے تھے	جمع حاضر	ماضی استمراری مثبت مجہول
آسودہ می شدم	میں آرام کیا جاتا تھا	واحد متکلم	ماضی استمراری مثبت مجہول
آسودہ می شدیم	ہم سب آرام کیے جاتے تھے	جمع متکلم	ماضی استمراری مثبت مجہول

بحث فعل ماضی استمراری منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
آسودہ نمی شد	وہ نہیں آرام کیا جاتا تھا	واحد غائب	ماضی استمراری منفی مجہول
آسودہ نمی شدند	وہ سب نہیں آرام کیے جاتے تھے	جمع غائب	ماضی استمراری منفی مجہول
آسودہ نمی شدی	تو نہیں آرام کیا جاتا تھا	واحد حاضر	ماضی استمراری منفی مجہول
آسودہ نمی شدید	تم سب نہیں آرام کیے جاتے تھے	جمع حاضر	ماضی استمراری منفی مجہول
آسودہ نمی شدم	میں نہیں آرام کیا جاتا تھا	واحد متکلم	ماضی استمراری منفی مجہول
آسودہ نمی شدیم	ہم سب نہیں آرام کیے جاتے تھے	جمع متکلم	ماضی استمراری منفی مجہول

بحث فعل ماضی تمنائی مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
افراختے	کاش کہ وہ اٹھاتا	واحد غائب	ماضی تمنائی مثبت معروف
افراختندے	کاش کہ وہ سب اٹھاتے	جمع غائب	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می افراختی	کاش کہ تو اٹھاتا	واحد حاضر	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می افراختید	کاش کہ تم سب اٹھاتے	جمع حاضر	ماضی تمنائی مثبت معروف
افراختمے	کاش کہ میں اٹھاتا	واحد متکلم	ماضی تمنائی مثبت معروف
کاش می افراختیم	کاش کہ ہم سب اٹھاتے	جمع متکلم	ماضی تمنائی مثبت معروف

بحث فعل ماضی تمنائی منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نیفراختے	کاش کہ وہ نہ اٹھاتا	واحد غائب	ماضی تمنائی منفی معروف
نیفراختندے	کاش کہ وہ سب نہ اٹھاتے	جمع غائب	ماضی تمنائی منفی معروف
کاش نمی افراختی	کاش کہ تو نہ اٹھاتا	واحد حاضر	ماضی تمنائی منفی معروف
کاش نمی افراختید	کاش کہ تم سب نہ اٹھاتے	جمع حاضر	ماضی تمنائی منفی معروف
نیفراختمے	کاش کہ میں نہ اٹھاتا	واحد متکلم	ماضی تمنائی منفی معروف
کاش نمی افراختیم	کاش کہ ہم سب نہ اٹھاتے	جمع متکلم	ماضی تمنائی منفی معروف

بحث فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
افراختہ شدے	کاش کہ وہ اٹھایا جاتا	واحد غائب	ماضی تمنائی مثبت مجہول
افراختہ شدندے	کاش کہ وہ سب اٹھائے جاتے	جمع غائب	ماضی تمنائی مثبت مجہول
کاش افراختہ می شدی	کاش کہ تو اٹھایا جاتا	واحد حاضر	ماضی تمنائی مثبت مجہول
کاش افراختہ می شدید	کاش کہ تم سب اٹھائے جاتے	جمع حاضر	ماضی تمنائی مثبت مجہول
افراختہ شدے	کاش کہ میں اٹھایا جاتا	واحد متکلم	ماضی تمنائی مثبت مجہول
کاش افراختہ می شدیم	کاش کہ ہم سب اٹھائے جاتے	جمع متکلم	ماضی تمنائی مثبت مجہول

بحث فعل ماضی تمنائی منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
افراختہ نشدے	کاش کہ وہ نہ اٹھایا جاتا	واحد غائب	ماضی تمنائی منفی مجہول
افراختہ نشدندے	کاش کہ وہ سب نہ اٹھائے جاتے	جمع غائب	ماضی تمنائی منفی مجہول
کاش افراختہ نمی شدی	کاش کہ تو نہ اٹھایا جاتا	واحد حاضر	ماضی تمنائی منفی مجہول
کاش افراختہ نمی شدید	کاش کہ تم سب نہ اٹھائے جاتے	جمع حاضر	ماضی تمنائی منفی مجہول
افراختہ نشدے	کاش کہ میں نہ اٹھایا جاتا	واحد متکلم	ماضی تمنائی منفی مجہول
کاش افراختہ نمی شدیم	کاش کہ ہم سب نہ اٹھائے جاتے	جمع متکلم	ماضی تمنائی منفی مجہول

بحث فعل مستقبل مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
خواہدانپاشت	وہ بھریگا	واحد غائب	مستقبل مثبت معروف
خواہندانپاشت	وہ سب بھرینگے	جمع غائب	مستقبل مثبت معروف
خواہی انپاشت	تو بھریگا	واحد حاضر	مستقبل مثبت معروف
خواہیدانپاشت	تم سب بھروگے	جمع حاضر	مستقبل مثبت معروف
خواہم انپاشت	میں بھرونگا	واحد متکلم	مستقبل مثبت معروف
خواہیم انپاشت	ہم سب بھرینگے	جمع متکلم	مستقبل مثبت معروف

بحث فعل مستقبل منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نخواہدانپاشت	وہ نہیں بھریگا	واحد غائب	مستقبل منفی معروف
نخواہندانپاشت	وہ سب نہیں بھرینگے	جمع غائب	مستقبل منفی معروف
نخواہی انپاشت	تو نہیں بھریگا	واحد حاضر	مستقبل منفی معروف
نخواہیدانپاشت	تم سب نہیں بھروگے	جمع حاضر	مستقبل منفی معروف
نخواہم انپاشت	میں نہیں بھرونگا	واحد متکلم	مستقبل منفی معروف
نخواہیم انپاشت	ہم سب نہیں بھرینگے	جمع متکلم	مستقبل منفی معروف

بحث فعل مستقبل مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
انپاشتہ خواہد شد	وہ بھرا جائے گا	واحد غائب	مستقبل مثبت مجہول
انپاشتہ خواہند شد	وہ سب بھرے جائیں گے	جمع غائب	مستقبل مثبت مجہول
انپاشتہ خواہی شد	تو بھرا جائے گا	واحد حاضر	مستقبل مثبت مجہول
انپاشتہ خواہید شد	تم سب بھرے جاؤ گے	جمع حاضر	مستقبل مثبت مجہول
انپاشتہ خواہم شد	میں بھرا جاؤں گا	واحد متکلم	مستقبل مثبت مجہول
انپاشتہ خواہیم شد	ہم سب بھرے جائیں گے	جمع متکلم	مستقبل مثبت مجہول

بحث فعل مستقبل منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
انپاشتہ نخواہد شد	وہ نہیں بھرا جائیگا	واحد غائب	مستقبل منفی مجہول
انپاشتہ نخواہند شد	وہ سب نہیں بھرے جائینگے	جمع غائب	مستقبل منفی مجہول
انپاشتہ نخواہی شد	تو نہیں بھرا جائیگا	واحد حاضر	مستقبل منفی مجہول
انپاشتہ نخواہید شد	تم سب نہیں بھرے جاؤ گے	جمع حاضر	مستقبل منفی مجہول
انپاشتہ نخواہم شد	میں نہیں بھرا جاؤ نگا	واحد متکلم	مستقبل منفی مجہول
انپاشتہ نخواہیم شد	ہم سب نہیں بھرے جائینگے	جمع متکلم	مستقبل منفی مجہول

بحث فعل مضارع مطلق مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بخشد	وہ بخشتا ہے یا بخشے گا	واحد غائب	مضارع مطلق مثبت معروف
بخشند	وہ سب بخشتے ہیں یا بخشیں گے	جمع غائب	مضارع مطلق مثبت معروف
بخشی	تو بخشتا ہے یا بخشے گا	واحد حاضر	مضارع مطلق مثبت معروف
بخشید	تم سب بخشتے ہو یا بخشو گے	جمع حاضر	مضارع مطلق مثبت معروف
بخشم	میں بخشتا ہوں یا بخشوں گا	واحد متکلم	مضارع مطلق مثبت معروف
بخشیم	ہم سب بخشتے ہیں یا بخشیں گے	جمع متکلم	مضارع مطلق مثبت معروف

بحث فعل مضارع مطلق منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
نبخشد	وہ نہیں بخشتا ہے یا بخشے گا	واحد غائب	مضارع مطلق منفی معروف
نبخشند	وہ سب نہیں بخشتے ہیں یا بخشینگے	جمع غائب	مضارع مطلق منفی معروف
نبخشی	تو نہیں بخشتا ہے یا بخشے گا	واحد حاضر	مضارع مطلق منفی معروف
نبخشید	تم سب نہیں بخشتے ہو یا بخشو گے	جمع حاضر	مضارع مطلق منفی معروف
نبخشم	میں نہیں بخشتا ہوں یا بخشونگا	واحد متکلم	مضارع مطلق منفی معروف
نبخشیم	ہم سب نہیں بخشتے ہیں یا بخشیں گے	جمع متکلم	مضارع مطلق منفی معروف

بحث فعل مضارع مطلق مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بخشیدہ شود	وہ بخشا جاتا ہے یا بخشا جائے گا	واحد غائب	مضارع مطلق مثبت مجہول
بخشیدہ شوند	وہ سب بخشے جاتے ہیں یا بخشے جائیں گے	جمع غائب	مضارع مطلق مثبت مجہول
بخشیدہ شوی	تو بخشا جاتا ہے یا بخشا جائے گا	واحد حاضر	مضارع مطلق مثبت مجہول
بخشیدہ شوید	تم سب بخشے جاتے ہو یا بخشے جاؤ گے	جمع حاضر	مضارع مطلق مثبت مجہول
بخشیدہ شوم	میں بخشا جاتا ہوں یا بخشا جاؤں گا	واحد متکلم	مضارع مطلق مثبت مجہول
بخشیدہ شویم	ہم سب بخشے جاتے ہیں یا بخشے جائیں گے	جمع متکلم	مضارع مطلق مثبت مجہول

بحث فعل مضارع مطلق منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بخشیدہ نشود	وہ نہیں بخشا جاتا ہے یا بخشا جائے گا	واحد غائب	مضارع مطلق منفی مجہول
بخشیدہ نشوند	وہ سب نہیں بخشے جاتے ہیں یا بخشے جائیں گے	جمع غائب	مضارع مطلق منفی مجہول
بخشیدہ نشوی	تو نہیں بخشا جاتا ہے یا بخشا جائے گا	واحد حاضر	مضارع مطلق منفی مجہول
بخشیدہ نشوید	تم سب نہیں بخشے جاتے ہو یا بخشے جاؤ گے	جمع حاضر	مضارع مطلق منفی مجہول
بخشیدہ نشوم	میں نہیں بخشا جاتا ہوں یا بخشا جاؤں گا	واحد متکلم	مضارع مطلق منفی مجہول
بخشیدہ نشویم	ہم سب نہیں بخشے جاتے ہیں یا بخشے جائیں گے	جمع متکلم	مضارع مطلق منفی مجہول

بحث فعل مضارع دوامی مثبت معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می بستہ باشد	وہ باندھتا رہتا ہے یا باندھتا رہے گا	واحد غائب	مضارع دوامی مثبت معروف
می بستہ باشند	وہ سب باندھتے رہتے ہیں یا باندھتے رہیں گے	جمع غائب	مضارع دوامی مثبت معروف
می بستہ باشی	تو باندھتا رہتا ہے یا باندھتا رہے گا	واحد حاضر	مضارع دوامی مثبت معروف
می بستہ باشید	تم سب باندھتے رہتے ہو یا باندھتے رہو گے	جمع حاضر	مضارع دوامی مثبت معروف
می بستہ باشم	میں باندھتا رہتا ہوں یا باندھتا رہوں گا	واحد متکلم	مضارع دوامی مثبت معروف
می بستہ باشیم	ہم سب باندھتے رہتے ہیں یا باندھتے رہیں گے	جمع متکلم	مضارع دوامی مثبت معروف

بحث فعل مضارع دوامی منفی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
می نَبَستہ باشد	وہ نہیں باندھتا رہتا ہے یا نہیں باندھتا رہے گا	واحد غائب	مضارع دوامی منفی معروف
می نبستہ باشند	وہ سب نہیں باندھتے رہتے ہیں یا نہیں باندھتے رہیں گے	جمع غائب	مضارع دوامی منفی معروف
می نبستہ باشی	تو نہیں باندھتا رہتا ہے یا نہیں باندھتا رہے گا	واحد حاضر	مضارع دوامی منفی معروف
می نبستہ باشید	تم سب نہیں باندھتے رہتے ہو یا نہیں باندھتے رہو گے	جمع حاضر	مضارع دوامی منفی معروف
می نبستہ باشم	میں نہیں باندھتا رہتا ہوں یا نہیں باندھتا رہوں گا	واحد متکلم	مضارع دوامی منفی معروف
می نبستہ باشیم	ہم سب نہیں باندھتے رہتے ہیں یا نہیں باندھتے رہیں گے	جمع متکلم	مضارع دوامی منفی معروف

بحث فعل مضارع دوامی مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بستہ می شدہ باشد	وہ باندھا جاتا رہتا ہے یا باندھا جاتا رہے گا	واحد غائب	مضارع دوامی مثبت مجہول
بستہ می شدہ باشند	وہ سب باندھے جاتے رہتے ہیں یا باندھے جاتے رہیں گے	جمع غائب	مضارع دوامی مثبت مجہول
بستہ می شدہ باشی	تو باندھا جاتا رہتا ہے یا باندھا جاتا رہے گا	واحد حاضر	مضارع دوامی مثبت مجہول
بستہ می شدہ باشید	تم سب باندھے جاتے رہتے ہو یا باندھے جاتے رہو گے	جمع حاضر	مضارع دوامی مثبت مجہول
بستہ می شدہ باشم	میں باندھا جاتا رہتا ہوں یا باندھا جاتا رہوں گا	واحد متکلم	مضارع دوامی مثبت مجہول
بستہ می شدہ باشیم	ہم سب باندھے جاتے رہتے ہیں یا باندھے جاتے رہیں گے	جمع متکلم	مضارع دوامی مثبت مجہول

بحث فعل مضارع دوامی منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
بستہ می نشدہ باشد	وہ نہیں باندھا جاتا رہتا ہے یا باندھا جاتا رہے گا	واحد غائب	مضارع دوامی منفی مجہول
بستہ می نشدہ باشند	وہ سب نہیں باندھے جاتے رہتے ہیں یا باندھے جاتے رہیں گے	جمع غائب	مضارع دوامی منفی مجہول
بستہ می نشدہ باشی	تو نہیں باندھا جاتا رہتا ہے یا باندھا جاتا رہے گا	واحد حاضر	مضارع دوامی منفی مجہول
بستہ می نشدہ باشید	تم سب نہیں باندھے جاتے رہتے ہو یا باندھے جاتے رہو گے	جمع حاضر	مضارع دوامی منفی مجہول
بستہ می نشدہ باشم	میں نہیں باندھا جاتا رہتا ہوں یا باندھا جاتا رہوں گا	واحد متکلم	مضارع دوامی منفی مجہول
بستہ می نشدہ باشیم	ہم سب نہیں باندھے جاتے رہتے ہیں یا باندھے جاتے رہیں گے	جمع متکلم	مضارع دوامی منفی مجہول

بحث فعل حال مثبت معروف

بحث	صیغے	ترجمہ	گردان
فعل حال مثبت معروف	واحد غائب	وہ چھیلتا ہے	می تراشد
فعل حال مثبت معروف	جمع غائب	وہ سب چھیلتے ہیں	می تراشند
فعل حال مثبت معروف	واحد حاضر	تو چھیلتا ہے	می تراشی
فعل حال مثبت معروف	جمع حاضر	تم سب چھیلتے ہو	می تراشید
فعل حال مثبت معروف	واحد متکلم	میں چھیلتا ہوں	می تراشم
فعل حال مثبت معروف	جمع متکلم	ہم سب چھیلتے ہیں	می تراشیم

بحث فعل حال منفی معروف

بحث	صیغے	ترجمہ	گردان
فعل حال منفی معروف	واحد غائب	وہ نہیں چھیلتا ہے	نمی تراشد
فعل حال منفی معروف	جمع غائب	وہ سب نہیں چھیلتے ہیں	نمی تراشند
فعل حال منفی معروف	واحد حاضر	تو نہیں چھیلتا ہے	نمی تراشی
فعل حال منفی معروف	جمع حاضر	تم سب نہیں چھیلتے ہو	نمی تراشید
فعل حال منفی معروف	واحد متکلم	میں نہیں چھیلتا ہوں	نمی تراشم
فعل حال منفی معروف	جمع متکلم	ہم سب نہیں چھیلتے ہیں	نمی تراشیم

بحث فعل حال مثبت مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
تراشیدہ می شود	وہ چھیلا جاتا ہے	واحد غائب	فعل حال مثبت مجہول
تراشیدہ می شوند	وہ سب چھیلے جاتے ہیں	جمع غائب	فعل حال مثبت مجہول
تراشیدہ می شوی	تو چھیلا جاتا ہے	واحد حاضر	فعل حال مثبت مجہول
تراشیدہ می شوید	تم سب چھیلے جاتے ہو	جمع حاضر	فعل حال مثبت مجہول
تراشیدہ می شوم	میں چھیلا جاتا ہوں	واحد متکلم	فعل حال مثبت مجہول
تراشیدہ می شویم	ہم سب چھیلے جاتے ہیں	جمع متکلم	فعل حال مثبت مجہول

بحث فعل حال منفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
تراشیدہ نمی شود	وہ نہیں چھیلا جاتا ہے	واحد غائب	فعل حال منفی مجہول
تراشیدہ نمی شوند	وہ سب نہیں چھیلے جاتے ہیں	جمع غائب	فعل حال منفی مجہول
تراشیدہ نمی شوی	تو نہیں چھیلا جاتا ہے	واحد حاضر	فعل حال منفی مجہول
تراشیدہ نمی شوید	تم سب نہیں چھیلے جاتے ہو	جمع حاضر	فعل حال منفی مجہول
تراشیدہ نمی شوم	میں نہیں چھیلا جاتا ہوں	واحد متکلم	فعل حال منفی مجہول
تراشیدہ نمی شویم	ہم سب نہیں چھیلے جاتے ہیں	جمع متکلم	فعل حال منفی مجہول

بحث فعل امر مطلق معروف

بحث	صیغے	ترجمہ	گردان
امر مطلق معروف	واحد غائب	چاہیے کہ وہ بُنے	باید کہ ببافد
امر مطلق معروف	جمع غائب	چاہیے کہ وہ سب بُنیں	باید کہ ببافند
امر مطلق معروف	واحد حاضر	تو بُن	بباف
امر مطلق معروف	جمع حاضر	تم سب بُنو	ببافید
امر مطلق معروف	واحد متکلم	چاہیے کہ میں بُنوں	باید کہ ببافم
امر مطلق معروف	جمع متکلم	چاہیے کہ ہم سب بُنیں	باید کہ ببافیم

بحث فعل امر مطلق مجہول

بحث	صیغے	ترجمہ	گردان
امر مطلق مجہول	واحد غائب	چاہیے کہ وہ بُنا جائے	باید کہ بافیدہ شود
امر مطلق مجہول	جمع غائب	چاہیے کہ وہ سب بُنے جائیں	باید کہ بافیدہ شوند
امر مطلق مجہول	واحد حاضر	تو بُنا جا	بافیدہ شو
امر مطلق مجہول	جمع حاضر	تم سب بُنے جاؤ	بافیدہ شوید
امر مطلق مجہول	واحد متکلم	چاہیے کہ میں بُنا جاؤں	باید کہ بافیدہ شوم
امر مطلق مجہول	جمع متکلم	چاہیے کہ ہم سب بُنے جائیں	باید کہ بافیدہ شویم

بحث فعل امر دوامی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ می بُریدہ باشد	چاہیے کہ وہ کاٹتا رہے	واحد غائب	امر دوامی معروف
باید کہ می بریدہ باشند	چاہیے کہ وہ سب کاٹتے رہیں	جمع غائب	امر دوامی معروف
می بریدہ باش	تو کاٹتا رہ	واحد حاضر	امر دوامی معروف
می بریدہ باشید	تم سب کاٹتے رہو	جمع حاضر	امر دوامی معروف
باید کہ می بریدہ باشم	چاہیے کہ میں کاٹتا رہوں	واحد متکلم	امر دوامی معروف
باید کہ می بریدہ باشیم	چاہیے کہ ہم سب کاٹتے رہیں	جمع متکلم	امر دوامی معروف

بحث فعل امر دوامی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ بریدہ می شدہ باشد	چاہیے کہ وہ کاٹا جاتا رہے	واحد غائب	امر دوامی مجہول
باید کہ بریدہ می شدہ باشند	چاہیے کہ وہ سب کاٹے جاتے رہیں	جمع غائب	امر دوامی مجہول
بریدہ می شدہ باش	تو کاٹا جاتا رہ	واحد حاضر	امر دوامی مجہول
بریدہ می شدہ باشید	تم سب کاٹے جاتے رہو	جمع حاضر	امر دوامی مجہول
باید کہ بریدہ می شدہ باشم	چاہیے کہ میں کاٹا جاتا رہوں	واحد متکلم	امر دوامی مجہول
باید کہ بریدہ می شدہ باشیم	چاہیے کہ ہم سب کاٹے جاتے رہیں	جمع متکلم	امر دوامی مجہول

بحث فعل نہی مطلق معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ نَبَر دارَد	چاہیے کہ وہ نہ اٹھائے	واحد غائب	نہی مطلق معروف
باید کہ نبر دارند	چاہیے کہ وہ سب نہ اٹھائیں	جمع غائب	نہی مطلق معروف
مَبَر دار	تو مت اٹھا	واحد حاضر	نہی مطلق معروف
مبر دارید	تم سب مت اٹھاؤ	جمع حاضر	نہی مطلق معروف
باید کہ نبر دارم	چاہیے کہ میں نہ اٹھاؤں	واحد متکلم	نہی مطلق معروف
باید کہ نبر داریم	چاہیے کہ ہم سب نہ اٹھائیں	جمع متکلم	نہی مطلق معروف

بحث فعل نہی مطلق مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ برداشتہ نشود	چاہیے کہ وہ نہ اٹھایا جائے	واحد غائب	نہی مطلق مجہول
باید کہ برداشتہ نشوند	چاہیے کہ وہ سب نہ اٹھائے جائیں	جمع غائب	نہی مطلق مجہول
برداشتہ مشو	تو مت اٹھایا جا	واحد حاضر	نہی مطلق مجہول
برداشتہ مشوید	تم سب مت اٹھائے جاؤ	جمع حاضر	نہی مطلق مجہول
باید کہ برداشتہ نشوم	چاہیے کہ میں نہ اٹھایا جاؤں	واحد متکلم	نہی مطلق مجہول
باید کہ برداشتہ نشویم	چاہیے کہ ہم سب نہ اٹھائے جائیں	جمع متکلم	نہی مطلق مجہول

بحث فعل نہی دوامی معروف

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ می نبر داشتہ باشد	چاہیے کہ وہ نہ اٹھاتا رہے	واحد غائب	نہی دوامی معروف
باید کہ می نبر داشتہ باشند	چاہیے کہ وہ سب نہ اٹھاتے رہیں	جمع غائب	نہی دوامی معروف
می بر داشتہ مباش	تو مت اٹھاتا رہ	واحد حاضر	نہی دوامی معروف
می بر داشتہ مباشید	تم سب مت اٹھاتے رہو	جمع حاضر	نہی دوامی معروف
باید کہ می نبر داشتہ باشم	چاہیے کہ میں نہ اٹھاتا رہوں	واحد متکلم	نہی دوامی معروف
باید کہ می نبر داشتہ باشیم	چاہیے کہ ہم سب نہ اٹھاتے رہیں	جمع متکلم	نہی دوامی معروف

بحث فعل نہی دوامی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغے	بحث
باید کہ بر داشتہ می نشدہ باشد	چاہیے کہ وہ نہ اٹھایا جاتا رہے	واحد غائب	نہی دوامی مجہول
باید کہ بر داشتہ می نشدہ باشند	چاہیے کہ وہ سب نہ اٹھائے جاتے رہیں	جمع غائب	نہی دوامی مجہول
بر داشتہ می شدہ مباش	تو مت اٹھایا جاتا رہ	واحد حاضر	نہی دوامی مجہول
بر داشتہ می شدہ مباشید	تم سب مت اٹھائے جاتے رہو	جمع حاضر	نہی دوامی مجہول
باید کہ بر داشتہ می نشدہ باشم	چاہیے کہ میں نہ اٹھایا جاتا رہوں	واحد متکلم	نہی دوامی مجہول
باید کہ بر داشتہ می نشدہ باشیم	چاہیے کہ ہم سب نہ اٹھائے جاتے رہیں	جمع متکلم	نہی دوامی مجہول

باب دوم اسم

﴿۲﴾ اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ بتانے میں کسی کلمہ کے ملنے کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے: زید، اسپ، سرخ، وغیرہ۔

معنیٰ کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم ذات (۲) اسم صفت۔

(۱) اسم ذات: وہ اسم ہے جس سے کسی کلمہ کی ذات سمجھی جائے۔ جیسے زید، دیو بند۔ درخت، وغیرہ۔

(۲) اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی چیز کے معنیٰ وصفی پر دلالت کرے۔ جیسے: نیک، بد، وغیرہ۔

قاعدہ: اسم ذات پر ''حروفِ معنوی'' بڑھانے سے اسم صفت بن جاتا ہے۔ جیسے: غم سے غمناک، غمگین۔

قاعدہ: اسم صفت پر ''یائے مصدری'' بڑھانے سے اسم ذات بن جاتا ہے۔ جیسے: نیک سے نیکی۔ بد سے بدی۔

تمثیلات اسم ذات و اسم صفت

کتاب۔ احمد۔ دریا۔ دہلی۔ انسان۔ نیک۔ بد۔ خوب۔ زِشت۔ زیبا۔ اندوہ گیں۔ غمناک۔ شاہوار۔ نیکی۔ بدی۔ سختی۔ نرمی۔ غمناکی۔

مطلق اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم مشتق (۲) اسم مصدر (۳) اسم جامد۔

فصل اوّل اسم مشتق

(ا) اسم مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور اس سے کچھ نہ بنے، یہ اسم صفت ہی ہوتا ہے۔ اس کی آٹھ قسمیں ہیں: (ا) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) اسم تفضیل (۶) صفت مشبہ (۷) اسم حالیہ (۸) حاصل مصدر۔

(ا) اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا فعل کا اس سے تعلق ہو۔ جیسے: خواننده، رہنما، وغیرہ۔

اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں: (ا) اسم فاعل قِیاسی (۲) اسم فاعل سَماعی۔

(ا) اسم فاعل قیاسی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہے۔ جیسے: خواننده۔

اسم فاعل قیاسی بنانے کا قاعدہ: امر حاضر پر لفظ ''ندہ'' بڑھانے سے اسم فاعل قیاسی بنتا ہے۔ جیسے: خواں سے خوانِند ہ، آموز سے آموزندہ۔

(۲) اسم فاعل سَماعی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ نہ ہو؛ بلکہ اہل زبان سے سننے کی وجہ سے اس کو اسم فاعل مان لیا گیا ہو۔ جیسے: جہاں آفریں۔

اسم فاعل سَماعی (ترکیبی) بنانے کے قاعدے

(ا)	دو اسموں سے بنتا ہے۔ جیسے: دِہ خدا (گاؤں والا)، جہاں پناہ (دنیا کو پناہ دینے والا)۔
(۲)	اسم وحرف سے بنتا ہے۔ جیسے: اندوہ گیں (غمگین) غم ناک (غمگین)۔

(۳)	اسم و فعل سے بنتا ہے۔ جیسے: رہنما (راستہ دکھانے والا) جہاں سوز (دنیا کو جلانے والا)۔
(۴)	فعل و حرف سے بنتا ہے۔ جیسے: دانا، خریدار وغیرہ۔ اِن قاعدوں کے علاوہ جس میں بھی فاعلیت کے معنی پائے جائیں وہ بھی اسم فاعل ہوگا، جیسے گدا، افزوں، پرہیز گار، وغیرہ۔

تمثیلات اسم فاعل قِیاسی وسَماعی

دانندہ۔ چارہ ساز۔ خوانندہ۔ کنندہ۔ شنوا۔ آہنگر۔ روندہ۔ نیکوکار۔ باخدا۔ ناہنجار۔ خودبیں۔ فیلباں۔ شرم سار۔ دادگر۔ دولت مند۔ زیبا۔ دزدندہ۔

(۲) اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسے: خواندہ۔

اسم مفعول کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم مفعول قِیاسی (۲) اسم مفعول سَماعی۔

(۱) اسم مفعول قیاسی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہے۔ جیسے: آموختہ۔

اسم مفعول قیاسی بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کردینے سے اسم مفعول قیاسی بن جاتا ہے۔ جیسے: آموخت سے آموختہ۔

(۲) اسم مفعول سماعی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ نہ ہو؛ بلکہ اہل زبان سے سننے کی وجہ سے اس کو اسم مفعول مان لیا گیا ہو۔ جیسے دست پُخت (ہاتھ کا پکایا ہوا)۔

﴿اسم مفعول سَماعی (ترکیبی) بنانے کے قاعدے﴾

(۱) اسم و امر سے بنتا ہے۔ جیسے: پامال (پاؤں سے روندا ہوا)۔

(۲) اسم و نہی سے بنتا ہے۔جیسے: کس مَپُرس (بے چارہ)۔

(۳) اسم و ماضی سے بنتا ہے ۔جیسے: دست پخت وغیرہ ، اوراس کے علاوہ جس میں بھی مفعولیت کے معنی پائے جائیں وہ بھی اسم مفعول ہو گا۔جیسے : گوہر نثار،شہر بدر، وغیرہ۔

اسم فاعل واسم مفعول کی جمع بنانے کا قاعدہ: اسم فاعل اوراسم مفعول کی ''ہا'' کوگاف سے بدل کرآخر میں ''الف نون'' بڑھانے سے اسم فاعل اوراسم مفعول کی جمع بن جاتی ہے۔جیسے: کنندہ سے کنندگاں (کرنے والے)،کردہ سے کردگاں (کیے ہوئے)۔

تمثیلات اسم مفعول قیاسی وسماعی

خوردہ۔ دانستہ۔ خفتہ۔ آمدہ۔ نظر بند۔ قلم کار۔ دلپذیر۔ دل گیر۔ شاہنواز۔ زراندوز۔ پیشکش۔ دستگرداں۔ زہرآمیز۔ دل پسند۔ کس مخَر۔ خواب آلود۔ سیلاب برد۔ خاربست۔ غبارآلود۔ دریابُرد۔ گرفتہ خاطر۔ جِلاوطن۔ نازپروردہ۔

(۳) اسم ظرف: فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو کہتے ہیں۔

اس کی دوقسمیں ہیں: (۱) ظرف مکان (۲) ظرف زمان۔

(۱) ظرف مکان: فعل کے واقع ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں۔جیسے: عید گاہ۔

﴿ظرف مکان بنانے کے قاعدے﴾

(۱) مصدرواسم کے آخر میں ''گاہ'' بڑھاتے ہیں، جیسے: خوردن گاہ، سجدہ گاہ۔

(۲) اسم کے آخر میں ''کدہ''-''داں''-''خانہ''-''سَرائے''-''سار''-''بار''-''زار''-''سِتاں''-''لاخ''-''آباد''-''کَند'' بڑھاتے ہیں۔

(۳) اسم سے پہلے ''جائے'' لاتے ہیں۔ جیسے: جائے ولادت، (ولادت کی جگہ)۔

(۴) اورامر سے پہلے اسم لاتے ہیں۔ جیسے: آب ریز، (پانی گرنے کی جگہ)۔

(۲) ظرف زمان: فعل کے واقع ہونے کے وقت کو کہتے ہیں۔ جیسے سحر گاہ، صبح کا وقت۔

﴿ظرف زمان بنانے کے قاعدے﴾

(۱) اسمائے وقتیہ ''صبح'' - ''سحر'' - ''بامداد'' - ''چاشت'' - ''پیشیں'' - ''شام'' کے آخر میں ''گاہ'' - ''گہ'' - ''گاہاں'' - ''الف نون'' بڑھادیتے ہیں۔

(۲) ''ہنگام'' کو اسمائے وقتیہ کے شروع میں لگاتے ہیں۔

فائدہ: جملہ میں ''چوں'' بھی ظرف زمان کا معنی دیتا ہے۔ جیسے: چوں طاعت کنی لِبْسِ شاہی مپوش (جب تو عبادت کرے تو شاہی لباس مت پہن)۔

تمثیلات ظرف زمان ومکان

خفتن گاہ۔ عید گاہ۔ مے کدہ۔ عطرداں۔ کارخانہ۔ حرم سرائے۔ کوہ سار۔ نمک سار۔ دریابار۔ لالہ زار۔ گلستاں۔ سنگلاخ۔ خراب آباد۔ انارکند۔ جائے نماز۔ زرخیز۔ آب ریز۔ دیوبند۔ صبح گاہ۔ سحرگاہ۔ بامداداں۔ ہنگام چاشت۔ پیشیں گاہاں۔ شام گاہاں۔

(۴) اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے لیے اوزار ہو۔ جیسے قلم تراش، قلم چھیلنے کا آلہ۔

﴿اسم آلہ بنانے کے قاعدے﴾

(۱) امر کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: سُنبہ، سوراخ کرنے کا آلہ۔

(۲) امر سے پہلے کوئی اسم لاتے ہیں۔ جیسے: جاروب، جھاڑو۔

تمثیلات اسم آلہ

سُنبہ۔ اُستُرہ۔ تابہ۔ جاروب۔ کَفگیر۔ بادْ زَن۔ سر پوش۔ دست مال۔ گُلو بند۔ پاپوش۔ تہ بند۔ موسیٰ۔ موتراش۔ رومال۔ قَط زَن۔ سَر بند۔ فتیلہ سوز۔ کوبہ۔

(۵) اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو اپنے موصوف کے وصف میں دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی پیدا کرے۔ جیسے: خوانندہ تر، زیادہ پڑھنے والا دوسرے کے مقابلہ میں۔

﴿اسم تفضیل بنانے کے قاعدے﴾

(۱) اسم فاعل اور اسم صفت پر ''تر'' ''ترین'' اور ''ین'' زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: گوئندہ تر، بہتر، بہترین، بہیں۔[۱]

(۲) اسم صفت پر ''بسیار'' ـ ''خیلے'' ـ ''زائد'' ـ ''از حد'' بھی لگاتے ہیں۔ جیسے: بسیار تیز، خیلے بلند، زائد الوصف (بہت خوبی والا) از حد خوب (حد سے زیادہ اچھا)۔

اسم تفضیل کی تین قسمیں ہیں: (۱) تفضیل نفسی (۲) تفضیل جزئی (۳) تفضیل کُلّی۔

(۱) تفضیل نفسی: جس میں موصوف کی فی نفسہ فضیلت ہو۔ جیسے ایں اسپ چابک تر است، یہ گھوڑا بہت چالاک ہے۔

(۲) تفضیل جزئی: جس میں موصوف کی فضیلت دوسرے پر ہو۔ جیسے عفان از حسان داناتر است، عفان حسان سے زیادہ عقل مند ہے۔

(۳) تفضیل کلی: جس میں موصوف کی فضیلت تمام پر ہو۔ جیسے رستم دلاور ترین ایرانیاں بود، رستم ایرانیوں میں سب سے زیادہ بہادر تھا۔

---

[۱] اسم تفضیل کی جمع بنانے کے لیے لفظ تر پر ''الف نون'' بڑھاتے ہیں، جیسے پرندہ تر سے پرندہ تَراں۔

تمثیلات اسم تفضیل

پرندہ تر۔ بزرگ تر۔ دانندہ ترین۔ خورندہ تر۔ بیناترین۔ بہیں۔ کہیں۔ بسیار تیز۔ خیلے کُند۔ خیلے گرم۔ زائد الوصف۔ از حد خوب۔ بدتر۔ کم ترین۔ خوش تر۔ شیریں ترین۔ ایں کارد بسیار تیز است۔ حمید از سعید عالم تر است۔ بہترین خلق مردِ سخی است۔

(۶) صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدر بطورِ ثبوت (یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں۔ جیسے دانا (جاننے والا)۔[۲۲]

(۷) اسم حالیہ: وہ اسم مشتق ہے جو فاعل، مفعول یا دونوں کی حالت بتائے۔ جیسے حسان خراماں می رفت، عفان را گریاں دیدم، حسان وعفان غضبناک شدہ یک دیگرے را می زدند۔

اسم حالیہ بنانے کا قاعدہ: امر پر ''الف نون'' بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے گو سے گویاں، جو سے جویاں۔

فائدہ: جس فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں حسان، عفان۔

فائدہ: اکثر اسم حالیہ انفرادی حالت میں اسم فاعل ہوتا ہے۔ جیسے دواں، دوڑنے والا۔ جب وہ جملہ میں فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرتا ہے تو اسم حالیہ کہلاتا ہے۔ جیسے زید دواں می آید، زید دوڑتا ہوا آتا ہے، حسان عفان را کشاں کشاں می آرد، حسان عفان کو کھینچتے ہوئے لاتا ہے۔

---

[۲۲] **فائدہ:** اسم فاعل ترکیبی اور صفت مشبہ میں لفظاً کوئی فرق نہیں مگر معناً فرق یہ ہے کہ فاعل کا فعل ایک وقت ختم ہو جائے گا اور صفت مشبہ کی صفت ہمیشہ قائم رہے گی، جیسے: 'خوانا' (اسم فاعل) کی خواندگی ایک وقت ختم ہو جاتی ہے اور 'دانا' (صفت مشبہ) کی دانائی ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

تمثیلات اسم حالیہ

گِریاں۔رَواں۔دَواں۔خَراماں۔خنداں۔اُفتاں۔خیزاں۔نگراں۔نمایاں۔ نعرہ زناں۔خوگشاں۔نالہ کناں۔پائے کوباں۔فریاد خواہاں۔سخن گویاں۔

(۸) حاصل مصدر: وہ اسم مشتق ہے جس سے مصدر کی کیفیت سمجھی جائے۔ جیسے خوراک، دانش وغیرہ۔

﴿حاصل مصدر کے قاعدے﴾

(۱) صرف امر سے بنتا ہے۔جیسے:سوز (جلن)۔

(۲) امر کے آخر میں، ہ، ش، اَک، بڑھانے سے بنتا ہے۔جیسے: خندہ، بینش، پوشاک۔

(۳) صرف ماضی مطلق سے بنتا ہے۔جیسے: شناخت (پہچان)۔

(۴) ماضی سے پہلے کوئی لفظ بڑھا کر بنتا ہے۔جیسے: پیش رفت (درخواست)۔

(۵) ماضی کے بعد، اَر، بڑھا کر بنتا ہے۔جیسے: دیدار (زیارت)۔

(۶) ایک ہی مصدر کے ماضی و امر سے بنتا ہے۔جیسے: گفتگو (بات چیت)۔

(۷) کبھی مختلف دو ماضیوں سے بنتا ہے۔جیسے: خرید و فروخت (لین دین)۔

(۸) کبھی مختلف مصدروں کی ماضی و امر سے بنتا ہے۔جیسے: زد و کوب (مار پیٹ)۔

(۹) کبھی دو امروں سے بنتا ہے۔جیسے: گیر و دار (دھر پکڑ)۔

(۱۰) کبھی امر و نہی سے بنتا ہے۔ جیسے: خواہ مخواہ (چار و نا چار)۔
(۱۱) کبھی امر کی تکرار مع الف متصلہ کے۔ جیسے: کشا کش (کھینچا تانی)۔ نوشا نوش (پے در پے پینا)
(۱۲) کبھی اسم و ماضی سے بنتا ہے۔ جیسے: دست بُرد (لوٹ مار)۔
(۱۳) کبھی اسم صفت اور عربی مصادر کے آخر میں یائے مصدری لگا کر بنتا ہے۔ جیسے مردی (مردانگی) صفائی۔
(۱۴) کبھی تائے مصدری بڑھا کر بنتا ہے۔ جیسے بادشاہت (بادشاہی)۔

تمثیلات حاصل مصدر

جوش۔ سوز۔ گریہ۔ دانش۔ سوزش۔ بینش۔ خوراک۔ پیچاک۔ گفت۔ سوخت۔ واگذاشت خریدار۔ رفتار۔ جستجو۔ بندو بست۔ آمد و رفت۔ خورد و نوش۔ خُفت و خیز۔ کاشت کار۔ گیر و دار۔ کش مکش۔ پیچا پیچ۔ دَوا دَو۔ کارکرد۔ رُستمی۔ خَلاصی۔

فصل دوم اسم مصدر

﴿۲﴾ مصدر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس سے اسم و فعل نکلیں، یہ اسم ذات ہی ہوتا ہے۔ جیسے خواندن، برآمدن، تافتن، چلیدن۔

علامت مصدر: اس کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' اور اردو میں ''نا'' ہوتا ہے۔ [۲۳]

---

[۲۳] **فائدہ:** صرف، دن یا تن، ہونے سے مصدر نہیں ہوسکتا، جب تک اس سے اسماء و افعال نہ نکلتے ہوں۔ جیسے گردن، برتن، وغیرہ۔

وضع کے اعتبار سے مصدر کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مصدرِ مفرد (۲) مصدرِ مرکب (۳) مصدرِ وَضعی (۴) مصدرِ جَعلی۔

(۱) مصدر مفرد: وہ مصدر ہے جو تنہا ہو۔ جیسے رفتن، جانا، وغیرہ۔

(۲) مصدر مرکب: وہ اسم ہے جو کسی مصدرِ مفرد پر کوئی ''اسم'' یا ''حرف'' بڑھا کر بنالیں۔ جیسے طلب کردن، طلب کرنا، برکُندن، اُکھاڑنا۔

(۳) مصدر وضعی: جس کو اہل زبان نے وضع کیا ہو۔ جیسے خفتن، سونا۔

(۴) مصدر جعلی، غیر وضعی: وہ مصدر ہے جو کسی دوسری زبان کے لفظ پر ''یدن'' لگا کر بنا لیں۔ جیسے چلیدن، چلنا۔ جنگیدن، لڑنا۔[۲۴]

تمثیلات مصدر

خوردن۔ دانستن۔ دیدن۔ آموختن۔ فروخوردن۔ درربودن۔ شروع نمودن۔ گرد کردن۔ آغاز کردن۔ کردن۔ آسودن۔ یافتن۔ بردن۔ پرسیدن۔ ترسیدن۔ فہمیدن۔ دویدن۔ چریدن۔ خریدن۔ چلیدن۔

اشتقاق کے اعتبار سے مصدر کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُتَصَرِّف (۲) مُقتَضَب۔

(۱) مصدر متصرف: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال کی گردانیں آئیں۔ جیسے گفتن۔

(۲) مصدر مقتضب: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال (مضارع، امر، نہی، اسم فاعل) کی گردانیں نہ آئیں۔ جیسے آختن، آغشتن۔

---

[۲۴] فائدہ: مصدرِ جعلی کے لیے شرط یہ ہے کہ آخر سے ''یدن'' نکال دیں تو اسی مصدر کے معنیٰ سے مربوط ہو، جیسے: جنگیدن سے جنگ، طلبیدن سے طلب اور اگر ''یدن'' کے حذف کے بعد کلمہ بغیر معنیٰ کے باقی رہ جائیں یا دوسرے معنیٰ جو مصدر سے مربوط نہ ہوں تو وہ مصدرِ اصلی ہے، جعلی نہیں، جیسے: شنیدن، دیدن۔ (دستورِ زبانِ فارسی ص ۷/۹)

فائدہ: جن مصادر کے آخر میں ''یدن'' ہو اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مصدرِ اصلی (۲) مصدرِ فرعی۔

(۱) مصدر اصلی: وہ مصدر ہے جس کی اصل وضع میں ''یدن'' ہو۔ جیسے شنیدن، دیدن وغیرہ۔

(۲) مصدر فرعی: وہ مصدر ہے جس کی اصل وضع میں یدن نہ ہو؛ بلکہ مصدر اصلی کے صیغۂ امر پر ''یدن'' زیادہ کر کے بنالیا ہو۔ جیسے دوختن سے دوزیدن، آمیختن سے آمیزیدن۔

تمثیلات مصدر متصرف، مقتضب، اصلی، فرعی

آمرزیدن۔ آمودن۔ انگیختن۔ خائیدن۔ فرمودن۔ شگفتن۔ گزشتن۔ لیسیدن۔ رشتن۔ خاستن۔ آہیختن۔ آگندن۔ آشُفتن۔ نہفتن۔ آغَشتن۔ شنیدن۔ سزیدن۔ باریدن۔

امتحان

۞......اسم کی تعریف اور باعتبار معنیٰ اس کے اقسام مثال کے ساتھ بیان کرو۔

۞......اسم مشتق کی تعریف اور اس کی تمام قسمیں تفصیل کے ساتھ بیان کرو۔

۞......اشتقاق کے اعتبار سے مصدر کے اقسام بتاؤ اور اس کی چند مثالیں دو۔

۞......اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق بتلاؤ۔

۞......حاصل مصدر کے تمام قاعدوں کی مثالیں بیان کرو۔

۞...... مصدرِ جعلی، مصدرِ فرعی اور مصدرِ مقتضب کی تعریف بیان کر کے چند مثالیں مصدرِ مرکب کی دو۔

۞......مندرجۂ ذیل اسماء کی تعیین کرو:

زننده۔ جاں آفریں۔ شکرآمیز۔ اُفتاں۔ آہ کُناں۔ آبریز۔ کمر بند۔ دیدار۔ آئندہ۔ مددگار۔ خورد بُرد۔ دلگفتار۔ نواختہ۔ گلدان۔ شمع داں۔ بزرگ تر۔ بامداداں۔ ہنگامِ شام۔ خیلے بلند۔ فہمیدن۔ سَختن۔ گویا۔

فصل سوم اسم جامد

﴿۳﴾ اسم جامد: وہ اسم ہے جو نہ کسی سے نکلا ہو اور نہ کوئی چیز اس سے نکلے، اگر چہ بذاتِ خود وہ مفرد ہو۔ جیسے: درخت، یا مرکب، جیسے: شمشیر، کہ یہ مرکب ہے ''شم'' بمعنی ناخن اور ''شیر'' سے، یہ اسم ذات اور صفت دونوں ہوتا ہے۔

عموم خصوص کے اعتبار سے اسم جامد کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

(۱) معرفہ: وہ اسم جامد ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت کرے۔ جیسے زید، عمر۔

اس کی سات قسمیں ہیں: (۱) عَلَم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول (۵) اسم معہود (۶) کسی نکرہ کا ان پانچوں کی طرف مضاف ہونا۔[۲۵] (۷) منادیٰ۔

تمثیلات معرفہ ونکرہ

گُل۔ سرو۔ آسمان۔ زمین۔ سنگ۔ خِشت۔ احمد۔ خالد۔ کتاب۔ قلم۔ کاغذ۔ گلشن۔ دبستاں۔ مُرَکّب۔

(۱) عَلَم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص یا کسی چیز کا نام ہو۔ جیسے احمد، ہندوستان، دیوبند۔

اس کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) کُنیت (۲) خِطاب (۳) لقب (۴) تخلّص (۵) عُرف۔

---

[۲۵] فائدہ: جو نکرہ معرفہ کی مذکورہ پانچوں اقسام کی طرف مضاف ہو وہ بھی معرفہ ہے۔

(۱) کنیت: وہ نام ہے جو ماں باپ یا بیٹے بیٹی کے نام یا کسی خاص وصف کے ساتھ فالِ نیک کے لیے 'اِبن' 'بِنت' 'اَب' 'اُم' لگا کر رکھ لیتے ہیں۔ جیسے اِبن عباس، بِنت الرشید، ابو بکر، اُمِ سلمہ، ابوالفتح، بنت الکمال، وغیرہ۔

(۲) خطاب: وہ نام جو بادشاہ یا قوم کی طرف سے کسی کو دیا جائے۔ جیسے، شیخ الہند (مولانا محمود حسن گنگوہیؒ)۔ حکیم الامت (مولانا اشرف علی تھانویؒ)۔

(۳) لقب: وصفی و تعظیمی نام کو کہتے ہیں۔ جیسے عالم گیر لقب ہے شہنشاہ محمد محی الدینؒ کا، اَعْرَ ج لقب ہے مُحَدِّ ث عبدالرحمٰن بن ہُرمُز کا۔

(۴) تخلص: وہ مختصر سا نام جس کو شاعر اپنا نام بنا کر اشعار میں لاتے ہیں۔ جیسے سعدؔی تخلص ہے (شیخ شرف الدین شیرازیؒ) کا۔ جامؔی (شیخ عبد الرحمٰن جامیؒ) کا۔ ثاقؔب (حضرت قاری صدیق صاحب باندویؒ) کا۔

(۵) عرف: وہ نام ہے جو اصلی سے زائد مشہور ہو۔ جیسے مولانا جلال الدین رومیؒ کا عرف ''مولانا رومؒ''۔ اور مولانا ابوالکلام آزادؒ کا عرف ''مولانا آزادؒ'' ہے۔

تمثیلات

امامِ اعظم۔ ابوحنیفہ۔ نعمان بن ثابت۔ نورالدین۔ عبدالرحمٰن۔ ابن سیرین۔ بنت عمر۔ ام کلثوم۔ ابومسکین۔ ابن رُشد۔ اُم سعادت۔ بنت القمر۔ خاقانئ ہند۔ ذوقؔ۔ دبیر المُلکؔ۔ اسداللہ خاں۔ غالبؔ۔ شاہ ولی اللہ۔ شجاع الدولہ۔ تاج الشریعہ۔

(۲) ضمیر: وہ اسم ہے جو جملہ میں کسی اسم کے بدلہ میں آئے، اس اسم کو اس کا مرجع کہتے ہیں۔ جیسے خواند۔ اُوخواند۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر متصل (۲) ضمیر منفصل۔

(۱) ضمیر متصل: جو کلمہ سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے گفتم میں ''م''۔ [۲۶]

(۲) ضمیر منفصل: جو کلمہ سے علیحدہ ہو۔ جیسے او گفت میں ''او''۔ [۲۷]

ضمیر متصل و منفصل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور۔

(۱) مرفوع یا فاعلی: وہ ضمیر ہے جو فاعل یا مبتدا ہو۔ جیسے گفتم۔ او موجود است۔

(۲) منصوب یا مفعولی: وہ ضمیر ہے جو مفعول ہو۔ جیسے زدندش، انہوں نے اسکو مارا۔

(۳) مجرور یا اضافی: وہ ضمیر ہے جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو۔ جیسے غلامَم، میرا غلام۔ بتو، تجھ سے۔ [۲۸]

قاعدہ: جب مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل ہو تو مضاف پر فتحہ پڑھنا واجب ہوگا۔ جیسے: غلامَش۔

ضمائر متصلہ: کل گیارہ ہیں: ند، ی، ید، م، یم، یہ پانچوں فاعلی ہیں، ہمیشہ فعل سے لگی رہتی ہیں، اور شَ، شاں، تَ، تاں، مَ، ماں، یہ چھ ضمیریں اگر فعل کے بعد آئیں تو مفعولی اور اسم کے بعد آئیں تو اضافی ہوں گی، ان پر حرفِ جر نہیں آتا۔

ضمائر منفصلہ: کل چھ ہیں: او، اوشاں، تو، شما، من، ما، اگر یہ چھ ضمیریں فعل سے پہلے

---

[۲۶] فائدہ: ''م'' ضمیر متصل، فاعلی، مفعولی، اور اضافی تینوں ہوتی ہے۔

[۲۷] فائدہ: ''او'' ضمیر ذوی العقول کے لیے آتی ہے، مگر جب ان پر، در، بر، از، آئے تو غیر ذوی العقول کے لیے بھی آتی ہے۔ جیسے: از او (اس سے)۔ بر او (اس پر)۔ در او (اس میں)۔

[۲۸] فائدہ: حرف جر کے بعد کوئی ضمیر متصل نہیں آتی۔

یا مبتدا ہوں تو مرفوع منفصل اور اگر ان کے بعد ''را'' آئے تو منصوب منفصل اور اگر ان سے پہلے کوئی اسم یا حرف جر آئے تو مجرور منفصل ہوں گی۔

ضمیر منصوب منفصل میں من کا ''نون'' اور تو کا ''واؤ'' گر کر ''مرا'' اور ''ترا'' ہو جائے گا۔

ضمیر مرفوع متصل فاعلی کی دو قسمیں ہیں: (۱) بارِز (۲) مُستتر۔

(۱) ضمیر بارِز: وہ ضمیر فاعل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے گفتند میں ''ند''۔

(۲) ضمیر مستتر: وہ ضمیر فاعل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو؛ بلکہ پوشیدہ ہو۔ جیسے گفت میں ''او''۔

فائدہ: ضمیر مستتر ہر فعل کے صیغہ واحد غائب اور امر و نہی کے صیغہ واحد حاضر میں پوشیدہ رہتی ہے۔ جیسے خواند، اس نے پڑھا۔ بخواں، تو پڑھ۔ مخواں، تو مت پڑھ۔

اِضمار قبل الذکر: ضمیر کو مرجع سے پہلے لانے کو کہتے ہیں، اور یہ نظم میں اکثر ہوتا ہے۔ جیسے وامَش مدہ آنکہ بے نماز است، اس کو قرض مت دے جو کہ بے نمازی ہے۔

فائدہ: جب دو ضمیریں ایک صیغے کی ایک فاعلی اور دوسری اضافی ایک جملہ میں آئیں تو ضمیر اضافی کا ترجمہ ''خود'' یا ''خویشتن'' سے کرنا چاہیے، یا ضمیر ہی کو ''خود'' یا ''خویشتن'' سے بدلنا چاہیے۔ جیسے: تو قلمت را شکستی، تو قلمِ خود را شکستی، تو نے اپنا قلم توڑا۔

فائدہ: رُقعات میں ضمیر غائب کی جگہ ''مومیٰ الیہ''۔ ''مذکور''۔ ''موصوف'' وغیرہ اور ضمیر حاضر کی جگہ ''جناب''۔ ''آں حضور'' وغیرہ اور متکلم کی جگہ ''فِدوی''۔ ''کمترین'' وغیرہ استعمال کرتے ہیں اور اکابر کے لیے تعظیماً جمع کی ضمیر لاتے ہیں۔ جیسے: قاری صاحب می خوانند۔

تمثیلات ضمائر مرفوع، منصوب، مجرور

آمد۔ رفتند۔ خفتی۔ سفتید۔ نہفتم۔ دانستیم۔ گفتمش۔ دادشاں۔ خواندت۔ خورانیدتاں۔ بخشیدیم۔ بُردماں۔ اُورا گفت۔ اُوشاں را گفت۔ ترا گفت۔ شمارا گفت۔ مرا گفت۔ اُو آمد۔ اُوشاں آمدند۔ اُو دانا ہست۔ تو عاقل ہستی۔ بتو دادم۔ بتو گفتم۔ کتابت۔ کتابتاں۔ قلم اُو۔ قلم اُوشاں۔ قلم من۔ قلم ماں۔ ع، خدا ایش زید را دارد سلامت۔ نگویم بجز غیبت مادرم۔ تو کتابت را چہ کردی؟ تو کتابِ خود را چہ کردی؟ با خلیلش نار را گلزار کرد۔ حرامش بود نعمتِ پادشاہ۔

(۳) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی محسوس اسم کی طرف اشارہ کریں۔[۲۹]

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم اشارہ قریب (۲) اسم اشارہ بعید۔

(۱) اشارہ قریب: جس سے قریب کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے: ''ایں کتاب'' میں ''ایں''۔

(۲) اشارہ بعید: جس سے بعید کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے: ''آں قلم'' میں ''آں''۔

مشار الیہ: جس کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے: ''ایں دوات'' و ''آں کاغذ'' میں ''دوات و'' کاغذ'' ہیں۔

قاعدہ: ''ایں'' و ''آں'' اسم کے شروع میں واحد مستعمل ہوتے ہیں، خواہ اسم واحد ہو یا جمع۔ جیسے: ایں طفل، ایں طفلاں۔ آں زن، آں زناں۔

فائدہ: ایں و آں اگر ذوی العقول کے لیے آئیں تو ان کی جمع ''ایناں'' و ''آناں'' اور اگر غیر ذوی العقول کے لیے آئیں تو ''اینہاں'' و ''آنہاں'' آتی ہے، اور کبھی اس فائدے کے خلاف بھی ہوتا ہے۔

---

[۲۹] فائدہ: چنیں، چناں، ہمچنیں، یہ بھی اشارے کا فائدہ دیتے ہیں۔

فائدہ: ایں کے بجائے ''اِم'' بھی آتا ہے مگر صرف روز، شب اور سال میں مستعمل ہے۔ جیسے اِمروز، اِمشب، اِمسال۔ اوران تینوں کے علاوہ غیر مقبول ہے۔ جیسے: اِم کتاب۔

تمثیلات اسمائے اشارہ

آں گربہ۔ ایں سگ۔ امروز۔ اینہاں کیستند۔ اینہاں چیستند۔ آں را بگو۔ آنہا رابیار۔ امسال۔

(۴) اسم موصول: وہ اسم ہے جب تک اس کے بعد ایک جملہ نہ ہو وہ ناتمام رہتا ہے اور اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ جیسے: ''شخصے کہ دی روز آمدہ بود برادرِ حسان است''۔ اس مثال میں ''شخصے کہ'' اسم موصول ہے اور ''دی روز آمدہ بود'' صلہ ہے۔[۳۰]

فارسی کے اسمائے موصولہ یہ ہیں: ہر کہ، ہر آنکہ، آنانکہ، آنچہ، ہر آنچہ۔

قاعدہ: اگر کسی اسم کے آخر میں یائے مجہول لگادو اور اس کے بعد لفظ ''کہ'' لاؤ تو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے: مردے کہ۔ اور جس اسم پر لفظ ''آں'' ہو اور اس کے بعد ''کہ'' ہو تو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے: آں کس کہ مرا کتاب داد آمد۔

تمثیلات اسمائے موصولہ

آنکہ آمد۔ آنانکہ گفتند۔ ہر کہ آید۔ کسے کہ خواند۔ کسانے کہ می روند۔ شخصے کہ نوشتہ بود۔ آں کس کہ می گوید۔ آنچہ آوردی۔ ہر آنچہ خوردی۔ ہر چہ دیدی۔ آں قلم کہ تراشیدی۔ کتابے کہ نوشتی۔

---

[۳۰] فائدہ: اشخاص (ذوی العقول) کے لیے ''کہ'' اور اشیاء (غیر ذوی العقول) کے لیے ''چہ'' آتا ہے۔ جیسے: آنکہ آمد (وہ شخص جو کہ آیا)۔ آنچہ آورد (جو کچھ کہ وہ لایا)، نیز اسم موصول کے ترجمہ میں ''جو'' یا ''جس'' ہوتا ہے۔

(۵) اسم معہود: مانی ہوئی بات کو کہتے ہیں۔

اسم معہود کی دو قسمیں ہیں: (۱) خارجی (۲) ذہنی۔

(۱) معہودِ خارجی: جس کے علم ماننے کا قصہ مشہور ہو۔ جیسے: خلیل سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور ذبیح سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

(۱) معہودِ ذہنی: جس کو متکلم اور مخاطب اپنے ذہن میں علم مان لیں۔ جیسے: گل سے مراد محبوب۔

تمثیلات معہودِ ذہنی وخارجی

عَدُو می سوزَد۔ دوست می خندد۔ خلیل را آتش نہ سوخت۔ کلیم بر طور رفت۔ ذبیح مذبوح نہ شد۔ مسیح زندہ است۔

(۶) اضافت نکرہ بسوئے معرفہ: نکرہ کی اضافت معرفہ کی طرف کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے: اسپ زید، کتابش، وغیرہ۔

تمثیلات اضافت نکرہ بسوئے معرفہ

ناقۂ صالح۔ دواتم۔ کتاب آناں۔ غلامِ کسے کہ آمدہ بود۔ سگ دوست۔ صحیفۂ خلیل۔

(۷) منادی: جس کو پکارا جائے۔ جیسے: ''اے غلام'' میں ''غلام''۔ [۳۱]

تمثیلات منادیٰ

کریما، اے رحیم، اَیا صاحب جود وکرم، فرداصمدا بندہ نوازا رحمے، اے غفور۔

[۳۱] **فائدہ:** حروف ندا کل چار ہیں، اے، یا، ایا، الف، پہلے تین اسم کے شروع میں اور، الف آخر میں آتا ہے۔

امتحان

اسم جامد کی تعریف کیا ہے؟ معرفہ کی تعریف کر کے اس کے اقسام بتاؤ۔ علم، ضمیر، اشارہ، معہود کی تعریف مع اقسام بتاؤ۔ نکرہ مضاف اور منادیٰ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

مندرجہ ذیل اسماء کی تعیین کرو:

درخت، زید، ابو العباس، ابن عمر، ام رومان، ابوالفرح، سلطان العلوم، انوریؔ، دیدم، اورا بگو، اینان چہ کس اند؟ آں کس کہ مرا بکشت، دلبر، ماہ وَش (چاند جیسا) مجنون، کوہ کن، عصائے موسیٰ، پادشاہا جرم مارا درگزار۔ امشب شب قدر بود۔

(۲) اسم نکرہ: وہ اسم جامد ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت نہ کرے۔ جیسے: آدمی۔

اس کی سات قسمیں ہیں: (۱) اسم مُکَبَّر (۲) اسم مُصَغَّر (۳) اسم عدد (۴) اسم صوت (۵) اسم کنایہ (۶) اسم جمع (۷) اسم منسوب۔

(۱) اسم مکبر: وہ اسم ہے جو اپنے مسمّٰی کی بڑائی اور بزرگی کو ظاہر کرے۔ جیسے: شاہ راہ۔

قاعدہ: (۱) اسم کے شروع میں 'شاہ' 'خَر' 'خِر' 'دیو' لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے: شاہ راہ، خَرگاہ، خِرمَن، دیوخار۔ (۲) اسم کے آخر میں "یائے مجہول" لگانے سے بنتا ہے، جیسے: مردے۔ (۳) اسم کے آخر میں "الف" لگانے سے بنتا ہے، جیسے: صاحبا۔

(۲) اسم مصغر: وہ اسم ہے جو اپنے مُسَمّٰی کی چھوٹائی، پیار یا حقارت کو ظاہر کرے۔ جیسے: کتابچہ، چھوٹی کتاب۔

قاعدہ: اسم کے آخر میں "ک"۔ "کہ"۔ "و"۔ "چہ"۔ "شہ"۔ "یچہ"۔ "یزہ"۔ "گک" اور "ہ" لگانے سے بنتا ہے۔

تمثیلات اسم نکرہ، مصغر، مکبر

انسان۔ حیوان۔ سنگ۔ خار۔ چرندہ۔ پرندہ۔ درندہ۔ شاہ راہ۔ خَرگاہ۔ دیو خار۔ خِرمَن (بڑا دل)۔ مردے۔ شاہ باز۔ خَرپُشتہ (بڑا ٹیلہ)۔ دیو مردم۔ شہرگ۔ مَردَک۔ مردکہ۔ پسرو۔ طاقچہ۔ باغیچہ۔ لخشہ۔ دریچہ۔ مشکیزہ۔ بچہ گک۔ پسرہ۔ دیو مار۔ خَرتوت (بڑا شہتوت)

(۳) اسم عدد: وہ اسم ہے جو اپنے مسمّٰی کی گنتی کو ظاہر کرے۔ جیسے: ''چہار کتاب'' میں ''چہار''۔

اسم معدود: وہ اسم ہے جس کی تعداد بیان کی جائے، جیسے: ''چہار کتاب'' میں ''کتاب''۔

قاعدہ: عدد کے بعد معدود ہمیشہ واحد ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: دو زن، سہ رکعت، شش نان، دہ روپیہ، صد بیمار۔

اعداد کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدد مفرد (۲) عدد مرکب۔

(۱) عددِ مفرد: یک۔ دو۔ سہ۔ چہار۔ پنج۔ شش۔ ہفت۔ ہشت۔ نہ (ان کو اکائیاں کہتے ہیں)۔ دہ۔ بست۔ سی۔ چہل۔ پنجاہ۔ شصت۔ ہفتاد۔ ہشتاد۔ نود۔ (ان کو دہائیاں کہتے ہیں) صد۔ ہزار۔ لک۔ کرور۔ اَرَب۔ کھَرَب۔

(۲) عددِ مرکب: یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفتدہ، ہیژدہ، نوزدہ۔

قاعدۂ ترکیب: یہ ہے کہ دَہائی پہلے اور اکائی بعد میں لاکر درمیان میں ''واؤ'' زیادہ کردیں، مثلاً چہل و دو (بیالیس)، کروڑ و لاکھ وغیرہ کے لیے ''واؤ'' لانے کی ضرورت

نہیں، مثلاً پندرہ ''کروڑ بیس لاکھ'' کہنا ہے تو اس طرح کہیں گے: ''پانزدہ کرور بست لک'' وغیرہ۔

عددمفرد و عددمرکب کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) عددِذات (۲) عددِصفت۔

(۱) عددِذات:-وہ عدد ہے جو صرف اشیاء کی تعداد پر دلالت کرے۔جیسے: یک (ایک) دو، یازدہ، دوازدہ، وغیرہ۔

(۲) عددصفت: وہ عدد ہے جو تعداد (گنتی) کے اعتبار سے اشیاء کے مرتبے پر دلالت کرے۔جیسے: یکم (پہلا)، یازدہم، دوازدہم، وغیرہ۔

قاعدہ عددصفت: عددذات پر ''میم'' بڑھانے سے عددِصفت بن جاتا ہے۔

اجزائے عدد: نیم (آدھا) سہ یک (تہائی) چہار یک (چوتھائی) پنج یک (پانچواں حصہ) وغیرہ۔

قاعدہ اجزائے عدد: عددِذات کے آخر میں ''یک'' لگانے سے بنتا ہے۔جیسے: سہ یک۔

قاعدہ: اردو کی طرح فارسی میں بھی ہمیشہ پہلے بڑا عدد بولا جاتا ہے، پھر اس سے کم، پھر اس سے کم۔جیسے: ''پندرہ کروڑ بیس لاکھ چوہتر ہزار نو سو بارہ'' کو اس طرح کہیں گے: ''پانزدہ کرور بست لک ہفتاد و چہار ہزار نہ صد و دوازدہ'' (۱۲،۹،۴،۷،۲۰،۱۵)۔ [۳۲]

---

[۳۲] فائدہ: عدد معدود مل کر جملہ کا جز بنتے ہیں ترکیب میں عدد کو ممیّز اور معدود کو تمیز کہتے ہیں، جیسے دو من گندم۔

تمثیلات اسم عدد

دواز دہم ربیع الاول۔ دہ یک من چہار سیر است۔ نو دونہ۔ بیوردہ ہزار است۔ سہ یک شب۔ ہفتاد و دو فرقہائے امت۔ در نمازِ پنج وقت ہفدہ رکعات فرض است۔ صد انار۔ ہفت اقلیم۔

(۴) اسم صوت: وہ اسم ہے جس سے کسی کی آواز کی نقل اتاری جائے۔ جیسے: کُو، کُو (فاختہ کی)۔ عَو، عَو (کتے کی)۔ قُلْقُل (صراحی کی)۔ قہ، قہ، قاہ (ہنسنے کی)۔ چکا چک (تلوار کی)۔ فَشا فاش، ترنگا ترنگ (تیر کی) آواز کو کہتے ہیں۔

(۵) اسم کنایہ: وہ اسم ہے جو مبہم عدد اور مبہم بات پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ (جس سے اس کا حقیقی مسمّٰی بجز مخاطب کے کوئی اور نہ سمجھ سکے)۔

اسم کنایہ کے لیے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں: چناں، چنیں، چند، چنداں، چندے، وغیرہ۔

(۶) اسم جمع: وہ اسم ہے جو لوگوں یا چیزوں کے مجموعے پر دلالت کرے اور اس کا کوئی واحد نہ آتا ہو۔ جیسے: جماعت، لشکر، فوج، انبوہ، گروہ، انجمن، مجلس، بزم، محفل، خیل، طائفہ، وغیرہ۔

تمثیلات اسم صوت، کنایہ، اسم جمع

چہچہیہ مرغاں۔ ہمچنیں است کہ می گویم۔ مجلس رِنداں۔ زَمزَمۂ عنادِل۔ چنداں کہ بیا وردی۔ اِزدحام خلق۔ ہَمہَمۂ شیراں۔ چنداں گزشت۔ زُمرۂ صاحبدلاں۔ بزمِ حسیناں۔

(۷) اسم منسوب: وہ اسم ہے جو کسی جگہ، جماعت یا مذہب کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔ جیسے: ہندوستانی، اسلامی، حنفی، وغیرہ۔

اسم منسوب بنانے کے قاعدے

(۱) اسم ذات کے آخر میں ''یائے معروف'' بڑھاتے ہیں۔ جیسے: ''دیو بند'' سے ''دیوبندی''۔

(۲) اگر اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو کبھی واو سے اور کبھی گاف سے بدل کر یائے نسبتی لگاتے ہیں۔ اور کبھی ہائے مختفی کو حذف کر کے یائے نسبتی لگاتے ہیں۔ جیسے: ''بیضہ'' سے ''بیضوی''۔ ''قلعہ'' سے ''قلعگی''۔ ''کوفہ'' سے ''کوفی''۔

(۳) اگر اسم کے آخر میں الف ہو تو الف کو گرا کر یائے نسبتی لگاتے ہیں۔ جیسے: ''بخارا'' سے ''بخاری''۔

(۴) جس کے آخر میں الف مقصورہ، ہمزہ یا ي ہو تو واو سے بدل کر یائے نسبتی لگاتے ہیں۔ جیسے: ''مصطفٰی'' سے ''مصطفوی''، ''بیضاء'' سے ''بیضاوی''، ''دہلی'' سے ''دہلوی''۔

(۵) کبھی یائے نسبت سے پہلے الف ونون زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: ''نور'' سے ''نورانی''۔

(۶) کبھی یائے نسبتی سے پہلے کوئی حرف حذف کردیتے ہیں۔ جیسے: ''مدینہ'' سے ''مدنی''۔ ''بدخشاں'' سے ''بدخشی''۔ ''بعلبک'' سے ''بعلی''۔

(۷) کبھی یائے نسبتی سے پہلے کوئی حرف بڑھا دیتے ہیں، جیسے: ''مرو'' سے ''مروزی''، ''رَي'' سے ''رازی''۔

تمثیلات اسم منسوب

مکی۔ بصری۔ بیضوی۔ مرتضوی۔ حقانی۔ بریلوی۔ ختنی۔ یمنی۔ ربانی۔ رِضوی۔ رَضائی۔ حنفی۔ حلوانی۔ نبوی۔ دموی۔

تعَدُّد کے اعتبار سے اسم کے اقسام

واحد، جمع: واحد ایک کو اور جمع دو سے زائد کو کہتے ہیں۔

فائدہ: فارسی میں تثنیہ (دو) نہیں ہوتا، صرف واحد و جمع ہی کا استعمال ہے، البتہ عربی کے بعض لفظوں کا تثنیہ فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: طرفین، والدین۔

﴿جمع بنانے کے قاعدے﴾

قاعدہ: (۱) ذی روح کی جمع ''الف نون'' سے ہوا کرتی ہے۔ جیسے: زن سے زناں۔

قاعدہ: (۲) غیر ذی روح کی جمع لفظ ''ہا'' سے ہوا کرتی ہے۔ جیسے: ''کتاب'' سے ''کتابہا''۔

قاعدہ: (۳) کبھی کبھی جمع بنانے کے لیے ''اَت'' و ''جات'' بھی لگاتے ہیں، جیسے: ''حیوان'' سے ''حیوانات'' - ''نام'' سے ''نامجات''۔

قاعدہ: (۴) اگر اسم ذی روح کے آخر میں ''ہائے مختفی'' ہو تو اس کو گاف سے بدل کر ''الف نون'' لگاتے ہیں۔ جیسے: 'بچہ' سے 'بچگاں'، 'کمینہ' سے 'کمینگاں'۔

قاعدہ: (۵) اگر اسم غیر ذی روح کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کو گرا کر جمع کی ہا لگاتے ہیں۔ جیسے: ''خانہ'' سے ''خانہا''، ''جامہ'' سے ''جامہا''۔

قاعدہ: (۶) اگر کسی اسم کے آخر میں ہائے اظہار ہو تو اس کی جمع کے لیے ہائے اظہار کو برقرار رکھتے ہوئے جمع کی ''ہا'' لگاتے ہیں۔ جیسے: ''چاہ'' سے ''چاہ ہا''، ''کوہ'' سے ''کوہ ہا''۔

قاعدہ: (۷) اگر کسی اسم کے آخر میں الف ہو تو اس کی جمع کے لیے ''یاں'' لگاتے ہیں۔ جیسے: ''دانا'' سے ''دانایاں''۔

قاعدہ: (۸) اگر کسی اسم کے آخر میں واو ساکن ہو تو اس کی جمع کے لیے ''یاں'' بڑھاتے ہیں۔ جیسے: ''پری رُو'' سے ''پری رویاں''، ''آہو'' سے ''آہویاں''۔

تمثیلاتِ جمع

فیلاں، خامہا، بوزینگاں، کلاہ ہا، گوسفنداں، جامہا، دَرہا، کوہ ہا، پری رویاں، فِرشتگاں۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مونث۔

مذکر مونث: فارسی اسماء، افعال، ضمائر اور اسمائے اشارہ وغیرہ میں مذکر و مؤنث کے فرق کا لحاظ نہیں کیا جاتا، یعنی جو مذکر کے لیے لایا جاتا ہے وہی مؤنث کے لیے بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے: پدر آمد، مادر آمد۔ برادرِ بزرگ، خواہرِ بزرگ۔ آں مرد، آں زن۔

جہاں ایسا نہیں ہوتا وہاں ''نر'' - ''مادہ'' لگا کر تمیز کرتے ہیں۔ جیسے: شیر نر، شیر مادہ۔[۳۳]

---

[۳۳] فائدہ: (۱) ترکی کے دو لفظ بھی فارسی میں مستعمل ہیں جن میں علامت تانیث ''میم'' لگی ہوئی ہے، جیسے خانم، بیگم۔ (۲) عربی کی مؤنث فارسی میں بھی مستعمل ہے، جیسے والدہ، خالہ، عمہ۔

تمثیلات مذکر مؤنث

مرد۔ زن۔ پسر۔ دختر۔ مادر۔ پدر۔ خواہر۔ برادر۔ شوہر۔ گاؤنر۔ گاؤمادہ۔ زاغ نر۔زاغ مادہ۔مرغ۔خُروس۔ماکیاں۔اسپ۔مادیاں۔بندہ۔کنیز۔

امتحان

اسم نکرہ کی تعریف کرو۔ اسم مکبر ،اسم مصغر کن کن لفظوں سے بنتے ہیں ؟اسم صوت، اسم کنایہ،اسم جمع کی تعریف کرکے دو دو مثالیں دو۔اسم منسوب بنانے کے کیا کیا قاعدے ہیں؟واحد،تثنیہ،جمع کس کو کہتے ہیں اور جمع بنانے کے کتنے قاعدے ہیں؟ کون کون سے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔مذکر و مؤنث میں کیا فرق ہے؟

مندرجۂ ذیل اسماء کی تخصیص کرو۔

خانہ۔در۔صحن۔خرمگس۔شہتیر۔نائزہ۔شش یک۔صد ہزار۔فشا فاش۔چند۔ گروہ۔مروزی۔بندگاں۔گربۂ نر۔خر۔اَتاں۔خارہا۔پیراں۔گربگاں۔نقشجات۔ زُلفگاں۔

بابِ سوم حروف

حرف: وہ کلمہ ہے جو بغیر کسی اور کلمہ کے ملائے اپنا معنیٰ نہ بتا سکے، جیسے: در، بر، از۔

حروف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ تہجی (۲) حروفِ ابجد (۳) حروفِ معنوی۔

فصل اوّل حروفِ تہجی

حروفِ تہجی: وہ حروف ہیں جو لفظوں کی ترکیب کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یہ کل بتیس ہیں:

عربی کے آٹھ حروف ہیں: ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق۔

فارسی کے چار حروف ہیں: پ، چ، ژ، گ۔

بقیہ بیس دونوں میں مشترک ہیں: الف، ب، ت، ج، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، غ، ف، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی۔

حروفِ تہجی کی تین قسمیں ہیں: (۱) مسروی (۲) ملفوظی (۳) مکتوبی۔

(۱) مسروی: وہ حروف ہیں جن کا تلفظ دو حرفوں سے ہو، جیسے: با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ہا، یا۔

(۲) ملفوظی: وہ حروف ہیں جن کا تلفظ تین حرفوں سے ہو اور حرفِ اوّل و آخر ایک جیسا نہ ہو، جیسے: الف، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔

(۳) مکتوبی: وہ حروف ہیں جن کا تلفظ تین حروفوں سے ہو اور حرفِ اوّل و آخر ایک ہی جیسے ہوں، جیسے: میم، نون، واو۔

فصل دوم حروفِ ابجد

حروفِ ابجد: وہ حروف ہیں جن کے اعداد مقرر ہیں اور ان کا مجموعہ آٹھ کلموں پر منحصر ہے:
(۱) اَبُجَدُ (۲) ہَوَّزُ (۳) حُطِّی (۴) کَلِمَنْ (۵) سَعْفَصْ (۶) قَرْشَتْ (۷) ثَخَّذُ (۸) ضَظَّغُ

فائدہ: مندرجۂ بالا حروفِ مخصوصہ فارسی میں نہیں آتے، وہ اپنے ہم جنس کے ہم عدد ہیں، نقشہ درجِ ذیل ہے:

جَدْوَلِ اعدادِ حروفِ اَبُجَدُ

شمار	حروف	اعداد	شمار	حروف	اعداد
۱	الف	۱	۱۵	ض	۸۰۰
۲	ب، پ	۲	۱۶	ط	۹
۳	ج، چ	۳	۱۷	ظ	۹۰۰
۴	ت، ٹ	۴۰۰	۱۸	ع	۷۰
۵	ث	۵۰۰	۱۹	غ	۱۰۰۰
۶	ح	۸	۲۰	ف	۸۰
۷	خ	۶۰۰	۲۱	ق	۱۰۰
۸	د، ڈ	۴	۲۲	ک، گ	۲۰
۹	ذ	۷۰۰	۲۳	ل	۳۰

۱۰	ر، ڑ	۲۰۰	۲۴	م	۴۰
۱۱	ز، ژ	۷	۲۵	ن	۵۰
۱۲	س	۶۰	۲۶	و	۶
۱۳	ش	۳۰۰	۲۷	ہ	۵
۱۴	ص	۹۰	۲۸	ی	۱۰

فصل سوم: حروفِ معنوی

حروفِ معنوی: وہ حروف ہیں جو فعل یا اسم سے مل کر کسی خاص معنیٰ کا فائدہ دیں۔

حروفِ معنوی کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ مفردہ (۲) حروفِ مرکبہ۔

حروفِ مفردہ کا بیان

(الف)[۳۴]

الف کی دو قسمیں ہیں: (۱) الف ممدودہ (۲) الف مقصورہ۔

(۱) الف ممدودہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے: آمدن۔

(۲) الف مقصورہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے: انداختن۔

الف اٹھارہ (۱۸) معانی کے لیے آتا ہے:

(۱) زائد، جیسے: اے شرع آب خوردن خطا است، کیا شریعت کے حکم کے خلاف پانی

[۳۴] فائدہ: (۱) الف دو ساکنوں کے درمیان زائد کیا جاتا ہے، جیسے: ساختہ اَم۔

فائدہ: (۲) الف ضمیر و اسم اشارہ کا حذف بھی ہوتا ہے، جیسے: ازو، ازیں۔

پینا غلطی نہیں ہے؟

اسم کے شروع میں، جیسے: اسکندر شاہِ جہاں است، سکندر دنیا کا بادشاہ ہے۔

اسم کے درمیان، جیسے: بدخوئے نگوں سار بخت، بری عادت والے کا نصیبہ اُلٹا۔

اسم کے آخر میں، جیسے: سلطانیا کجا می روی؟ اے سلطان کہاں جاتا ہے؟

فعل کے آخر میں، جیسے: بگفتا کہ من دختر حاتم، اس نے کہا کہ میں حاتم کی بیٹی ہوں۔

مصدر پر، جیسے: افشردنِ انگور، انگور کا نچوڑنا۔

(۲) اتصال، جیسے: سراسر غلط است، بالکل غلط ہے۔

(۳) عطف، جیسے: سراپا، سر اور پاؤں۔

(۴) دعاء، جیسے: جہاں آفریں برتو رحمت کناد، دنیا پیدا کرنے والا تجھ پر رحمت نازل کرے۔

(۵) کثرت، جیسے: خوشا، بہت خوش۔ بدا، بہت برا۔

(۶) قسم، جیسے: حقا کہ ترا خواہم زد، خدا کی قسم میں تجھ کو ماروں گا۔

(۷) مصدر، جیسے: فرخائے عالم، دنیا کی چوڑائی۔

(۸) تکلم، جیسے: معاذا توئی، اللہ کی پناہ تو ہے۔

(۹) ندا، جیسے: کریما! کرم کن، اے کریم! کرم کر۔

(۱۰) ندبہ، جیسے: دِریغا اے فلک با من چہ کردی، افسوس اے آسمان تو نے میرے ساتھ کیا کیا۔

(۱۱) فاعل، جیسے: دانا، جاننے والا۔ گویا، کہنے والا۔

(۱۲) مفعول، جیسے: پذیرا، قبول کیا ہوا۔ شُوا، دھویا ہوا۔

(۱۳) لیاقت، جیسے: خطِ مرغوب وخوانا، پسندیدہ اور پڑھنے کے لائق خط۔

(۱۴) تعظیم، جیسے: طالبا، بڑا مانگنے والا۔

(۱۵) نسبت، جیسے: چہ زیبا است، کیا ہی اچھا ہے۔

(۱۶) تنوین، جیسے: دائما ترا می گویم، میں ہمیشہ تجھے کہتا ہوں۔

(۱۷) طرف، جیسے: سرا زید، زید کی طرف۔

(۱۸) است، جیسے: زودا، جلدی ہے۔ دیرا، دیر ہے۔

الف کی تبدیلی

(۱) الف کی تبدیلی ''واو'' سے ہوتی ہے، جیسے: ہماں، ہموں، بمعنی وہی۔

(۲) الف کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوتی ہے، جیسے: ارچند، ہرچند، بمعنیٰ ہرطرح۔

(۳) الف کی تبدیلی ''ی'' سے ہوتی ہے، جیسے: اَرمغاں، یرمغاں، بمعنیٰ تحفہ۔

(۴) الف کی تبدیلی ''د'' سے ہوتی ہے، جیسے: بایں، بدیں، بمعنیٰ اس سے۔

(۵) الف کی تبدیلی ''گ'' سے ہوتی ہے، جیسے: اُستاخ، گستاخ، بمعنیٰ بے ادب۔

(ب)[۳۵]

''ب'' پچیس معانی کے لیے آتا ہے:

(۱) زائد: اسم پر، جیسے: بخانہ بیا، تو گھر آ۔

فعل پر، جیسے: بگو روئے اخلاص بر خاک نہ، اس سے کہو کہ اخلاص کا چہرہ زمین پر رکھ۔

حرف پر، جیسے: بغیر تو، تیرے سوا۔

---

[۳۵] فائدہ: ''ب'' کا خاصہ ہے کہ جب اسم اشارہ اور ضمیر پر آتی ہے تو ان کے 'الف' کو 'دال' سے بدل دیتی ہے، جیسے: ''بآں'' سے ''بداں''، ''بایں'' سے ''بدیں''، ''باو'' سے ''بدو'' اور کبھی ضرورتِ شعری کی وجہ سے آخر کلمہ میں حذف کر دیتے ہیں، جیسے: ''ساقی بگو کہ مے کدہ رُفت ورو (روب) کنند۔

(۲) **در**، جیسے: رفت عفان بمسجد، عفان مسجد میں گیا۔

(۳) **بر**، جیسے: جانم بلب رسید، میری جان ہونٹ پر پہنچی۔

(۴) **مع**، جیسے: بہ پسر خود برو، اپنے لڑکے کے ساتھ جا۔

(۵) **برائے**، جیسے: بطوافِ کعبہ رفتم، میں کعبہ کے طواف کے واسطے گیا۔

(۶) **از**، جیسے: بتو گرفتم، میں نے تجھ سے لیا۔

(۷) **را**، جیسے: بَما داد، اس نے ہم کو دیا، بمرادِ خود یافتی، تو نے اپنی مراد کو پایا۔

(۸) **سبب**، جیسے: بجرم گرفتار شدی، جرم کے سبب تو گرفتار ہوا۔

(۹) **مدد**، جیسے: بقلم نوشتم، میں نے قلم کی مدد سے لکھا۔

(۱۰) **موافق**، جیسے: بخُلقِ جہاں آفریں کار کن، دنیا پیدا کرنے والے کے اخلاق کے موافق کام کر۔

(۱۱) **نزدیک**، جیسے: بہ پدر برو، والد کے قریب جا۔

(۱۲) **وسیلہ**، جیسے: بآلِ محمد دلم برفروز، محمد ﷺ کی آل کے وسیلہ سے میرے دل کو منوّر فرما۔

(۱۳) **ابتداء**، جیسے: بنامِ جہاں دار، دنیا کے نگہبان کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(۱۴) **عوض**، جیسے: بزری خَرم، میں سونے کے عوض خریدتا ہوں۔

(۱۵) **الصاق**، جیسے: ساعت بساعت عشق تو افزوں شود، ہر گھڑی تیرا عشق بڑھتا ہے۔

(۱۶) **مثل**، جیسے: بگُل ہستی، تو پھول کے مانند ہے۔

(۱۷) **لائق**، جیسے: دل بہ دلبر نیست، دل دلبر کے لائق نہیں ہے۔

(۱۸) **زیر**، جیسے: بتیغ آمدی، تو تلوار کے نیچے آ گیا۔

(۱۹) اِضافت، جیسے: دیوار بگل، مٹی کی دیوار۔

(۲۰) رُخ (بل)، جیسے: بگردن فتد سرکشِ تند خو، بدمزاج سرکش گردن کے بل گرتا ہے۔

(۲۱) طرف، جیسے: ایں راہ کہ می رَوی بتُرکستان است، یہ راستہ کہ جس پر تو چل رہا ہے ترکستان کی طرف جاتا ہے۔

(۲۲) مقدار، جیسے: بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روادارد، پانچ اَنڈوں کی مقدار بھی سلطان ظلم کو جائز رکھے۔

(۲۳) مقابلہ، جیسے: بآبدارئ لعلت کجا عقیق شود، تیرے چمک دار موتی کے مقابلہ میں سرخ پتھر کہاں ہوسکتا ہے؟

(۲۴) باوجود، جیسے: بعصیاں درِ رزق برکس نہ بست، گناہوں کے باوجود کسی پر رزق کا دروازہ بند نہیں کیا۔

(۲۵) قسم، جیسے: بخدا، خدا کی قسم۔

''ب'' کی تبدیلی

(۱) ''ب'' کی تبدیلی ''و'' سے ہوتی ہے، جیسے: سیب، سیو، بمعنی سیب۔

(۲) ''ب'' کی تبدیلی ''ف'' سے ہوتی ہے، جیسے: تَب، تَف، بمعنیٰ بخار۔

(۳) ''ب'' کی تبدیلی ''م'' سے ہوتی ہے، جیسے: غُژب، غُژم، بمعنیٰ انگور کا پکا ہوا دانہ۔

(۴) ''ب'' کی تبدیلی ''پ'' سے ہوتی ہے، جیسے: تب، تپ، بمعنی بخار۔

(پ)

فائدہ: یہ فارسی کا خاص حرف ہے۔

''پ'' کی تبدیلی

(۱) ''پ'' کی تبدیلی ''ف'' سے ہوتی ہے، جیسے: سپید، سفید، بمعنیٰ اُجلا۔
(۲) ''پ'' کی تبدیلی ''ب'' سے ہوتی ہے، جیسے: تپ، تب، بمعنیٰ بخار۔
(۳) ''پ'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوتی ہے، جیسے: پِلاؤ، چِلاؤ، چاول کا ایک کھانا۔
(۴) ''پ'' کی تبدیلی ''ل'' سے ہوتی ہے، جیسے: سراندیپ، سراندیل، ولایت کا نام۔
(۵) ''پ'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوتی ہے، جیسے: کوپ، کوہ، بمعنیٰ پہاڑ۔
(۶) ''پ'' کی تبدیلی ''و'' سے ہوتی ہے، جیسے: چارپا، چاروا، بمعنیٰ چوپایہ۔

(ت)

(۱) ضمیرِ اضافی، جیسے: غلامت آمد، تیرا غلام آیا۔
(۲) ضمیرِ مفعولی، جیسے: گفتمت، میں نے تجھ کو کہا۔
(۳) بمعنیٰ خود، جیسے: از بارگہت مرانم اے شاہ، اے بادشاہ اپنی بارگاہ سے مجھ کو مت نکال۔
(۴) زائد، جیسے: فرامُشت مکن، مجھ کو مت بھول۔

''ت'' کی تبدیلی

(۱) ''ت'' کی تبدیلی ''ث'' سے ہوتی ہے، جیسے: کتیرا، کثیرا، بمعنیٰ گوند۔
(۲) ''ت'' کی تبدیلی ''د'' سے ہوتی ہے، جیسے: توت، تود، بمعنیٰ شہتوت۔
(۳) ''ت'' کی تبدیلی ''ط'' سے ہوتی ہے، جیسے: تبَرزَد، طبرزد، بمعنیٰ مصری۔
(۴) ''ت'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوتی ہے، جیسے: تارات، تاراج، بمعنیٰ لوٹ۔
(۵) ''ت'' کی تبدیلی ''ش'' سے ہوتی ہے، جیسے: بخت، بخش، بمعنیٰ نصیبہ۔

''ج'' کی تبدیلی

(۱) ''ج'' کی تبدیلی ''ت'' سے ہوتی ہے، جیسے: تاراج، تارات، بمعنیٰ لوٹ۔

(۲) ''ج'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوتی ہے، جیسے: باج، باز، بمعنیٰ محصول۔

(۳) ''ج'' کی تبدیلی ''ژ'' سے ہوتی ہے، جیسے: کج، کژ، بمعنیٰ ٹیڑھا۔

(۴) ''ج'' کی تبدیلی ''گ'' سے ہوتی ہے، جیسے: جیلان، گیلان، جگہ کا نام۔

(۵) ''ج'' کی تبدیلی ''ش'' سے ہوتی ہے، جیسے: کاج، کاش، حرفِ تمنا۔

(۶) ''ج'' کی تبدیلی ''چ'' سے ہوتی ہے، جیسے: جفتہ، چفتہ، بمعنیٰ ٹیڑھا۔

(۷) ''ج'' کی تبدیلی ''ک'' سے ہوتی ہے، جیسے: زاج، زاک، بمعنیٰ فٹکری۔

(چ)

فائدہ: یہ فارسی کا خاص حرف ہے، اس کے ساتھ ہائے مختفی کسرہ کے اظہار کے لیے لازمی رہتی ہے۔

(۱) **تصغیر**، جیسے: طاقچۂ مسجد، مسجد کا چھوٹا طاق۔

(۲) **تعظیم**، جیسے: چہ صاحب کمال است، بڑا صاحب کمال ہے۔

(۳) **تحقیر**، جیسے: ایں چہ کار است؟ یہ کیا کام ہے؟

(۴) **بسیار**، جیسے: چہ شبہا نشسم دریں سیر گم، میں بہت سی راتیں اس سیر میں گم بیٹھا رہا۔

(۵) **علت**، جیسے: ایں طعام نہ خوردم، چہ بے مزہ بود، یہ کھانا میں نے نہیں کھایا، اس لیے کہ بے مزہ تھا۔

(۶) **استفہام**، جیسے: چہ گفتی؟ تو نے کیا کہا؟۔ چہ خوردی؟ تو نے کیا کھایا؟

(۷) حسرت، جیسے: چہ خوش بودے، افسوس کہ وہ خوش ہوتا۔

(۸) مُساوات (برابر)، جیسے: چہ سنگ و چہ زر، پتھر اور سونا دونوں برابر ہیں۔

(۹) چیز، جیسے: ہر چہ از دوست می رسد نیکواست، جو چیز دوست کی طرف سے پہنچے اچھی ہے۔

''چ'' کی تبدیلی

(۱) ''چ'' کی تبدیلی ''ژ'' سے ہوتی ہے، جیسے: کاچ، کاژ، بمعنیٰ شیشہ۔

(۲) ''چ'' کی تبدیلی ''ش'' سے ہوتی ہے، جیسے: لخچہ، لخشہ، بمعنی چنگاری۔

(۳) ''چ'' کی تبدیلی ''ک'' سے ہوتی ہے، جیسے: زاچ، زاک، بمعنیٰ زچہ۔

(۴) ''چ'' کی تبدیلی ''س'' سے ہوتی ہے، جیسے: خُروچ، خُروس، بمعنیٰ مُرغا۔

''ح'' کی تبدیلی

(۱) ''ح'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوتی ہے، جیسے: حیز، ہیز، بمعنیٰ نامرد۔

(۲) ''ح'' کی تبدیلی ''خ'' سے ہوتی ہے، جیسے: حَسک، خَسک، بمعنیٰ کوکھرو۔

''خ'' کی تبدیلی

(۱) ''خ'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوتی ہے، جیسے: کیخ، کیغ، بمعنیٰ میل کچیل۔

(۲) ''خ'' کی تبدیلی ''ک'' سے ہوتی ہے، جیسے: خمند، کمند، بمعنیٰ پھندا۔

(۳) ''خ'' کی تبدیلی ''ق'' سے ہوتی ہے، جیسے: جوخ، جوق، بمعنیٰ گروہ۔

(۴) ''خ'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوتی ہے، جیسے: خُجیر، ہجیر، پہلوان کا نام۔

(۵) ''خ'' کی تبدیلی ''گ'' سے ہوتی ہے، جیسے: خراش، گراش، بمعنیٰ کھروچ۔

''د'' کی تبدیلی

(۱) ''د'' کی تبدیلی ''ت'' سے ہوتی ہے، جیسے: ''دُرّاج، تراج، بمعنیٰ تیتر۔

(۲) ''د'' کی تبدیلی ''ذ'' سے ہوتی ہے، جیسے: نَبید، نَبیذ، بمعنیٰ کھجور کی شراب۔

(۳) ''د'' کی تبدیلی ''ن'' سے ہوتی ہے، جیسے: گُزیدہ، گُزینہ، بمعنیٰ پسندیدہ۔

(۴) ''د'' کی تبدیلی ''ي'' سے ہوتی ہے، جیسے: مادندد، مایندد، بمعنیٰ سوتیلی ماں۔

''ذ'' کی تبدیلی

(۱) ''ذ'' کی تبدیلی ''د'' سے ہوتی ہے، جیسے: کاغذ، کاغد، بمعنیٰ کاغذ۔

(۲) ''ذ'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوتی ہے، جیسے: خَذَف، خَزَف، بمعنیٰ ٹھیکری۔

''ر'' کی تبدیلی

(۱) ''ر'' کی تبدیلی ''ل'' سے ہوتی ہے، جیسے: نیلوفر، نیلوفل، بمعنیٰ کنول کا پھول۔

(۲) ''ر'' کی تبدیلی ''ن'' سے ہوتی ہے، جیسے: لَت انبار، لَت انبان، بمعنیٰ بہت کمانے والا۔

''ز'' کی تبدیلی

(۱) ''ز'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: باز، باج، بمعنیٰ شکاری پرندہ۔

(۲) ''ز'' کی تبدیلی ''چ'' سے ہوئی، جیسے: پِزِشک، پِچِشک، بمعنیٰ حکیم طبیب۔

(۳) ''ز'' کی تبدیلی ''س'' سے ہوئی، جیسے: اَیاز، اَیاس، نام غلامِ محمود غزنوی۔

(۴) ''ز'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوئی، جیسے: گُریز، گُریغ، بمعنیٰ بھاگڑ۔

(۵) ''ز'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوئی، جیسے: دَرواز، دَرواہ، بمعنیٰ اوندھا۔

(۶) ''ز'' کی تبدیلی ''ي'' سے ہوئی، جیسے: آواز، آوای، بمعنیٰ آواز۔

''ژ'' کی تبدیلی

(۱) ''ژ'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: کژ، کج بمعنی ٹیڑھا۔

(۲) ''ژ'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوئی، جیسے: ژاغر، زاغر بمعنی پوٹا۔

''س'' کی تبدیلی

(۱) ''س'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: ریواس، ریواج بمعنی کھٹا میٹھا میوہ۔

(۲) ''س'' کی تبدیلی ''ش'' سے ہوئی، جیسے: فرستہ، فرشتہ بمعنی نورانی مخلوق۔

(۳) ''س'' کی تبدیلی ''ص'' سے ہوئی، جیسے: شست، شصت، ساٹھ۔

(ش)

(۱) ضمیرِ اضافی، جیسے: نیر زد بخیل آں کہ نامش بری، بخیل اس لائق نہیں کہ تو اس کا نام لے۔

(۲) ضمیرِ مفعولی، جیسے: چوں بیگانگانش بر اندز پیش، پرایوں کی طرح اس کو اپنے سامنے سے بھگاتا ہے۔

(۳) خود، جیسے: اُوسرش گرفت، اس نے اپنا سر پکڑا۔

(۴) حاصل مصدر، جیسے: ستائش مکن، تو تعریف مت کر۔

''ش'' کی تبدیلی

(۱) ''ش'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: کاش، کاج بمعنی حرفِ تمنا۔

(۲) ''ش'' کی تبدیلی ''چ'' سے ہوئی، جیسے: پاشاں، پاچاں بمعنی چھڑ کنے والا۔

(۳) ''ش'' کی تبدیلی ''س'' سے ہوئی، جیسے: مُشک، مسک، بمعنیٰ خوشبو۔

(۴) ''ش'' کی تبدیلی ''ژ'' سے ہوئی، جیسے: دِش، دَژ، بمعنیٰ قلعہ۔

(۵) ''ش'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوئی، جیسے: شَلوک، زَلوک، بمعنیٰ جونک۔

(۶) ''ش'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوئی، جیسے: پاشنگ، پاہنگ، بمعنیٰ ککڑی۔

''ص'' کی تبدیلی

(۱) ''ص'' کی تبدیلی ''س'' سے ہوئی، جیسے: صِماخ، سِماخ، بمعنیٰ کان کا سوراخ۔

فائدہ: ''ض، ط، ظ، ع'' یہ حروف خاص عربی کے ہیں، فارسی میں نہیں آتے۔

''غ'' کی تبدیلی

(۱) ''غ'' کی تبدیلی ''ق'' سے ہوئی ہے، جیسے: چُناغ، چُناق، بمعنیٰ زین، پالان۔

(۲) ''غ'' کی تبدیلی ''گ'' سے ہوئی ہے، جیسے: غَوُچی، گَوُچی، بمعنیٰ چھوٹا گھڑا۔

(۳) ''غ'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی ہے، جیسے: مِغلاغ، مِغلاج، بمعنیٰ چوگان کی گیند۔

(۴) ''غ'' کی تبدیلی ''خ'' سے ہوئی ہے، جیسے: کیغ، کیخ، بمعنیٰ میل کچیل۔

(۵) ''غ'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوئی ہے، جیسے: گریغ، گریز، بمعنیٰ بھاگڑ۔

(۶) ''غ'' کی تبدیلی ''وَ'' سے ہوئی ہے، جیسے: کاغند، کاوَند، بمعنیٰ سرخ کیڑا جو باڑی کو خراب کرتا ہے۔

''ف'' کی تبدیلی

(۱) ''ف'' کی تبدیلی ''پ'' سے ہوئی، جیسے: گستاسف، گستاسپ، بمعنیٰ اسفندیار کے باپ کا نام۔

(۲) ''ف'' کی تبدیلی ''وَ'' سے ہوئی، جیسے: فام، وام، بمعنیٰ رنگت۔

(۳) ''ف'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوئی، جیسے: تُف، تہ، بمعنیٰ تھوک۔

(۴) ''ف'' کی تبدیلی ''س'' سے ہوئی، جیسے: چُفت، چُست، چالاک۔

''ق'' کی تبدیلی

(۱) ''ق'' کی تبدیلی ''ک'' سے ہوئی، جیسے: تریاق، تریاک، بمعنیٰ زہر کی دوا۔

(۲) ''ق'' کی تبدیلی ''گ'' سے ہوئی، جیسے: خانقاہ، خانگاہ، بمعنیٰ اللہ والوں کی عبادت گاہ۔

(۳) ''ق'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوئی، جیسے: قالین، غالین، بمعنیٰ غالیچہ۔

(۴) ''ق'' کی تبدیلی ''خ'' سے ہوئی، جیسے: جوق، جوخ، بمعنیٰ گروہ۔

(ک)

(۱) **اگر**، جیسے: چہ کم شود کہ مہمان خورد، کیا کم ہو جائے گا اگر مہمان کھالے گا۔

(۲) **بیانیہ**، جیسے: شنیدم کہ عفان آمدہ است، میں نے سنا ہے کہ عفان آیا ہے۔

(۳) **ہرکس**، جیسے: کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند، ہر شخص ڈرتا ہے کہ اس کے ملک میں تکلیف آئے۔

(۴) **علت**، جیسے: دُزدی مکن کہ جرم است، چوری مت کر، اس لیے کہ جرم ہے۔

(۵) **مثل**، جیسے: جہل نیست کہ علم، جہالت نہیں ہے علم کے مانند۔

(۶) **از**، جیسے: صلح بہتر کہ جنگ، صلح بہتر ہے جنگ سے۔

(۷) **بلکہ**، جیسے: نگویم کہ خارست کہ برگِ گل است، میں نہیں کہتا ہوں کہ کانٹا ہے، بلکہ پھول کی پتی ہے۔

(۸) **جوابِ قسم**، جیسے: بخدا کہ زید است، خدا کی قسم کہ زید ہے۔

(۹) **استفہام**، جیسے: ترا کہ گفت؟ تجھے کس نے کہا؟

(۱۰) عطف، جیسے: قلم کہ کاغذ بیار، قلم اور کاغذ لا۔

(۱۱) دعا، جیسے: بگویم کہ خدایا رحمت کن، میں کہتا ہوں کہ اے اللہ رحم کر۔

(۱۲) مفاجاتیہ، موصولہ، جیسے: گرد دخراب کہ علم نیاموخت، خراب ہوگیا وہ شخص جس نے علم نہیں سیکھا۔

(۱۳) تردید، جیسے: تیغ است کہ خنجر، تلوار ہے یا خنجر۔

(۱۴) تصغیر، جیسے: طفلک می نالد، چھوٹا بچہ روتا ہے۔

(۱۵) تا کہ، جیسے: غذاہا خوردم کہ صحت یابم، میں نے غذائیں کھائیں، تا کہ صحت پاؤں۔

(۱۶) زائد، جیسے: بخواہم جز کہ آئی، میں چاہتا ہوں تیرے علاوہ آئے۔

''ک'' کی تبدیلی

(۱) ''ک'' کی تبدیلی ''خ'' سے ہوئی، جیسے: شاماک، شامخ بمعنیٰ سانواں (ایک غلہ)

(۲) ''ک'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوئی، جیسے: پرکالہ، پرغالہ بمعنیٰ کپڑا۔

(۳) ''ک'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوئی، جیسے: پروانک، پروانہ بمعنیٰ پتنگا۔

(۴) ''ک'' کی تبدیلی ''ز'' سے ہوئی، جیسے: مکیدن، مزیدن بمعنیٰ چوسنا۔

(۵) ''ک'' کی تبدیلی ''گ'' سے ہوئی، جیسے: کیہاں، گیہاں بمعنیٰ دنیا۔

''گ'' کی تبدیلی

(۱) ''گ'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: گلنار، جلنار بمعنیٰ سرخ پھلواری۔

(۲) ''گ'' کی تبدیلی ''د'' سے ہوئی، جیسے: آوَنگ، آوَند بمعنیٰ برتن۔

(۳) ''گ'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوئی، جیسے: گربال، غربال بمعنیٰ چھلنی۔

(۴) "گ" کی تبدیلی "ق" سے ہوئی، جیسے: سرگیں، سرقیں، بمعنیٰ گوبر۔

"ل" کی تبدیلی

(۱) "ل" کی تبدیلی "ر" سے ہوئی، جیسے: چنال، چنار، بمعنیٰ سرخ پھول کا بڑا درخت۔

(۲) "ل" کی تبدیلی "پ" سے ہوئی، جیسے: سراندیل، سراندیپ، ولایت کا نام۔

(۳) "ل" کی تبدیلی "ہ" سے ہوئی، جیسے: چال، چاہ، بمعنیٰ کنواں۔

(۴) "ل" کی تبدیلی "ي" سے ہوئی، جیسے: نال، ناي، بمعنیٰ بخشش۔

(م)

(۱) **ضمیر فاعلی**، جیسے: یکے دیدم از عرصۂ رودبار، میں نے رودبار کے جنگل میں ایک شخص کو دیکھا۔

(۲) **ضمیر مفعولی**، جیسے: چرا دادندم؟ انہوں نے مجھے کیوں دیا؟

(۳) **ضمیر اِضافی**، جیسے: کاش دلم بدستم بودے، کاش میرا دل میرے ہاتھ میں ہوتا۔

(۴) **ہستم**، جیسے: فقیرم بجرم گناہم مگیر، میں فقیر ہوں، مجھے گناہ کے جرم میں مت پکڑ۔

(۵) **خود**، جیسے: نگویم بجز غیبت مادرم، میں اپنی ماں کی غیبت کے سوا نہیں کہوں گا۔

(۶) **نہی**، جیسے: بدمکن، برائی مت کر۔

(۷) **تعین عدد**، جیسے: یکم: (پہلا)، دوم: (دوسرا)، سوم: (تیسرا)۔

(۸) **تانیث**، جیسے: رُقیہ بیگم، عابدہ خانم۔

''م'' کی تبدیلی

(۱) ''م'' کی تبدیلی ''خ'' سے ہوئی ہے، جیسے: برم، برخ، بمعنیٰ ٹکڑا۔

(۲) ''م'' کی تبدیلی ''غ'' سے ہوئی ہے، جیسے: پیمانہ، پیغانہ، بمعنیٰ ناپ۔

(۳) ''م'' کی تبدیلی ''ن'' سے ہوئی ہے، جیسے: گجیم، گجین، بمعنیٰ گھوڑے کی پاکھر۔

(۴) ''م'' کی تبدیلی ''پ'' سے ہوئی ہے، جیسے: سماروک، سپاروک، بمعنیٰ کبوتر۔

(ن)[۳۶]

(۱) نفی، جیسے: ندیدم کسے سرگراں از شراب، میں نے کسی کو شراب سے بدمست نہیں دیکھا۔

(۲) نہی، جیسے: احمد را باید چنیں نکند، احمد کو چاہیے کہ ایسا نہ کرے۔

(۳) استفہام، جیسے: نشنیدی کہ استاذ چہ گفت؟ کیا تو نے نہیں سنا کہ استاذ نے کیا کہا؟

(۴) نسبت، جیسے: در انجمن برو، مجلس میں جا۔

(۵) مصدر، جیسے: خوردن برائے زیستن است، کھانا جینے کے لیے ہے۔

(۶) زائد، جیسے: زیبا نیست، مناسب نہیں ہے۔

''ن'' کی تبدیلی

(۱) ''ن'' کی تبدیلی ''ل'' سے ہوئی ہے، جیسے: نیلوفر، لیلوفر، بمعنیٰ کنول کا پھول۔

(۲) ''ن'' کی تبدیلی ''ذ'' سے ہوئی ہے، جیسے: گزینہ، گزیدہ، بمعنیٰ پسندیدہ۔

---

[۳۶] فائدہ: جب دونوں نونِ نفی کسی کلمہ میں جمع ہوتے ہیں تو اثبات کا معنیٰ دیتے ہیں، جیسے:

''نیامد برش دردناک غمے کہ ننہاد بر خاطرش مرہمے

کوئی غم کا مارا اس کے پاس نہیں آیا کہ اس کے دل پر مرہم نہ رکھا ہو۔

(۳) ''ن'' کی تبدیلی ''م'' سے ہوئی ہے، جیسے: بان، بام، بمعنیٰ چھت۔
(۴) ''ن'' کی تبدیلی ''ہ'' سے ہوئی ہے، جیسے: مرزن، مرزہ، بمعنیٰ چوہا۔

(و)

واو کی چار قسمیں ہیں: (۱) معروف (۲) مجہول (۳) لین (۴) معدولہ۔

(۱) واوِ معروف: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے، جیسے: نور، حور۔

(۲) واوِ مجہول: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے، جیسے: مور، گور، جور۔

(۳) واوِ لین: وہ واو ہے جس سے پہلے زبر ہو اور جلدی پڑھا جائے، جیسے: شَوْق، ذَوْق۔

(۴) واوِ معدولہ: وہ واو ہے جو لکھنے میں آئے، لیکن پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے: خود، خواجہ۔

واو چند معانی کے لیے آتا ہے:

(۱) عطف، جیسے: حسان وعفان می خوانند، حسان وعفان پڑھتے ہیں۔

(۲) بیانِ ضمہ، جیسے: تو اصل وُجود آمدی از نُخُست، آپ ﷺ موجودات کی اصل ہیں۔

(۳) حالیہ، جیسے: تو مخلوق و آدم ہَنوز آب و گل، آپ ﷺ پیدا ہو چکے تھے، در آں حالے کہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی (گارے) کے درمیان تھے۔

(۴) تصغیر، جیسے: برمن نظر نمی کنی اے پسرو، اے چھوٹے بیٹے، میری طرف نہیں دیکھتا۔

(۵) ملازمت، جیسے: ''پیری وصد عیب'' چنیں گفتہ اند، ''بڑھاپا اور سو عیب'' عقلمندوں نے ایسا کہا ہے۔

(۶) تفسیر، جیسے: عشق ست و ہزار بدگمانی، عشق ہے یعنی ہزار بدگمانی۔

(۷) بعید، جیسے: من و انکارِ شراب ایں چہ حکایت ست، میں اور شراب کا انکار، یہ کیا بات ہوئی؟

(۸) نسبت، جیسے: ایں مردِ ہندو است، یہ شخص ہندو ہے۔

(۹) زائد، جیسے: تن ومند، طاقت ور۔ برومند، پھلدار۔

''وٗ'' کی تبدیلی

(۱) ''وٗ'' کی تبدیلی ''الف'' سے ہوئی، جیسے: فروغ، فراغ، بمعنیٰ روشنی۔

(۲) ''وٗ'' کی تبدیلی ''ب'' سے ہوئی، جیسے: نوشت، نبشت، بمعنیٰ اس نے لکھا۔

(۳) ''وٗ'' کی تبدیلی ''پ'' سے ہوئی، جیسے: وام، پام، بمعنیٰ قرض۔

(۴) ''وٗ'' کی تبدیلی ''ف'' سے ہوئی، جیسے: یاوہ، یافہ، بیہودہ۔

(۵) ''وٗ'' کی تبدیلی ''ء'' سے ہوئی، جیسے: طاووس، طاؤس بمعنیٰ مور۔

(۶) ''وٗ'' کی تبدیلی ''ی'' سے ہوئی، جیسے: ہنوز، ہنیز، بمعنیٰ اب تک۔

(ہ)

''ہٗ'' کی دو قسمیں ہیں: (۱) ملفوظی (۲) مختفی

(۱) ہائے ملفوظ، ہائے اظہار: جس کی آواز ظاہر ہو، جیسے: بادشاہ، کوہ۔

(۲) ہائے مختفی: جس کی آواز ظاہر نہ ہو، جیسے: خامہ، جامہ۔

ہائے مختفی کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہائے مختفی اصلی (۲) ہائے مختفی وصلی

(۱) ہائے مختفی اصلی: جو کسی کلمہ کے آخر کا جز ہو، جیسے: بچہ، سایہ۔

(۲) ہائے مختفی وصلی: جو کسی فائدے کے لیے آخر میں بڑھائی جائے، جیسے: پسرہ، افروختہ۔

ہائے مختفی وصلی چند معانی کے لیے آتی ہے:

(۱) نسبت، جیسے: ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد، جس نے فولادی بازو والے کے ساتھ پنجہ لڑایا۔

(۲) لیاقت، جیسے: شاہانہ، بادشاہت کے لائق۔

(۳) مفعولیت، جیسے: ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ، تجھ کو دیکھا اور یوسف کو سنا۔

(۴) تصغیر، جیسے: دخترہ، چھوٹی بیٹی، پسرہ، چھوٹا بیٹا۔

(۵) تشبیہ، جیسے: دندانہ، کنگھی (دانت کے مانند)۔

(۶) زائدہ، جیسے: بلند اخترت عالم افروختہ، تیرا بلند نصیبہ دنیا میں روشن رہے۔

''ہ'' کی تبدیلی

(۱) ''ہ'' کی تبدیلی ''الف'' سے ہوئی، جیسے: ہیچ، ایچ بمعنیٰ کوئی، کچھ۔

(۲) ''ہ کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: ناگاہ، ناگاج بمعنیٰ اچانک۔

(۳) ''ہ کی تبدیلی ''خ'' سے ہوئی، جیسے: ہَجِیْر، خَجِیْر بمعنیٰ پسندیدہ۔

(۴) ''ہ کی تبدیلی ''م'' سے ہوئی، جیسے: باسرہ، باسرم، کھیت کے لیے تیار زمین۔

(۵) ''ہ کی تبدیلی ''ی'' سے ہوئی، جیسے: شاہگاں، شایگاں، بادشاہ کے لائق۔

(۶) ''ہ کی تبدیلی ''د'' سے ہوئی، جیسے: شنبہ، شنبد، سنیچر۔

(ی)

''ی'' کی تین قسمیں ہیں: (۱) معروف (۲) مجہول (۳) لین

(۱) یائے معروف: جس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے، جیسے: مردی۔

(۲) یائے مجہول: جس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے، جیسے: مردے۔

(۳) یائے لین: جسے پہلے زبر ہو، جیسے: بَیْضہ۔

(یائے معروف)

(۱) **مصدری**، جیسے: دلداری کن، دلداری کر۔
(۲) **خطابی**، جیسے: ہنوز طفلی، ابھی تو بچہ ہے۔
(۳) **برائے نسبت**، جیسے: مرحبا سیدی، مکی، مدنی، عربی۔
(۴) **متکلم**، جیسے: استاذی، میرے استاذ۔
(۵) **لیاقت**، جیسے: خوردنی، کھانے کے لائق۔
(۶) **زائد**، جیسے: فضولی۔

یائے معروف کی تبدیلی

(۱) ''ي'' کی تبدیلی ''الف'' سے ہوئی، جیسے: ییلاق، ایلاق، بمعنی گرمیوں میں رہنے کا ٹھنڈا مکان۔

(۲) ''ي'' کی تبدیلی ''ج'' سے ہوئی، جیسے: یوسف، جوسف، بمعنی نام۔

(یائے مجہول)

(۱) **وحدت**، جیسے: بلبلے بر گل نشستہ است، ایک بلبل پھول پر بیٹھا ہے۔
(۲) **تنکیر**، جیسے: بادشاہے پسر بمکتب داد، کسی بادشاہ نے اپنے لڑکے کو مکتب کے حوالے کیا۔
(۳) **توصیفی**، جیسے: قدیمے نکوکار نیکی پسند، وہ ایسا قدیم نیک کام کرنے والا نیکی کو پسند کرنے والا ہے۔
(۴) **تعظیم**، جیسے: کرم دست گیری بجائے رسم، اگر کرم میری مدد کرے تو میں کسی مرتبہ کو پہنچوں۔

(۵) **استمراری**، جیسے: اگرنخواستے ندادندے، اگر وہ نہ مانگتا تو لوگ نہ دیتے۔

(۶) **اِمالہ**، جیسے: خداوند دیوانِ روزِ حسیب، قیامت کے دن کی کچہری کا مالک ہے۔

(۷) **امر**، جیسے: فردا، صمدا، رحمے، اے اکیلے، اے بے نیاز، رحم فرما۔

(۸) **زائدہ**، جیسے: یکے راپسر گم شداز بازار، ایک شخص کا لڑکا بازار سے گم ہوگیا۔

حروفِ مرکبہ کا بیان

(از)[۳۷]

(۱) **ابتدائیہ**، جیسے: زمشرق بمغرب رواں کرد، مشرق سے مغرب تک جاری کر دیا۔

(۲) **تبعیضیہ**، جیسے: قطرۂ از دریائے دجلہ، دریائے دجلہ کے کچھ قطرے۔

(۳) **اضافت**، جیسے: خِشت از سیم، چاندی کی ایک اینٹ۔

(۴) **تعلیلیہ**، جیسے: زمین از تب لرزہ آمد ستوہ، زمین کپکپی کی وجہ سے عاجز آ گئی۔

(۵) **استعانت**، جیسے: از خنجر سگ راز دم، خنجر کی مدد سے میں نے کتے کو مارا۔

(۶) **بر**، جیسے: زید از نفس خود بخیلی می کند، زید اپنے نفس پر بخیلی کرتا ہے۔

(۷) **ظرفیت** (بمعنی در) روئے زمین زچہل روز گردد تمام، روئے زمین چالیس دن میں گھومتی ہے۔

(۸) **تفضیلیہ**، جیسے: قلمِ من از قلمِ تو خوب تر است، میرا قلم تیرے قلم سے بہت اچھا ہے۔

(۹) **زائدہ**، جیسے: نہ از بہر آں میں ستانم خراج، میں اس واسطے ٹیکس نہیں لیتا ہوں۔

---

[۳۷] فائدہ: ''از'' ابتدائیہ کا حذف بھی جائز ہے، جیسے: صبح تا شام۔

(با)

(۱) معیت، جیسے: فرستاد با او بسے مال و گنج، اس کے ساتھ بہت سا مال اور خزانہ بھیجا۔

(۲) ظرفیت، جیسے: با دِلش نمی گیرد، اپنے دل میں نہیں لیتا ہے۔

(۳) معاوضہ، جیسے: کتاب با درم کہ می فروشد؟ درہم کے عوض کتاب کون بیچتا ہے؟

(۴) مقابلہ، جیسے: با روئے تو آفتاب ہیچ است، تیرے چہرے کے مقابلہ میں آفتاب ہیچ ہے۔

(۵) باوجود، جیسے: با آں کہ طعام گرم بود خوردم، باوجود اس کے کہ کھانا گرم تھا میں نے کھایا۔

(تا)

(۱) ابتداء، جیسے: تا یادِ تو آمد بدلم ہیچ نماندہ، جب سے تیری یاد آئی میرے دل میں کوئی نہ رہا۔

(۲) انتہاء، جیسے: کہ لعنت بر و تا قیامت بماند، کہ اس پر قیامت تک لعنت ہوتی رہے۔

(۳) شرطیہ، جیسے: تا بَندہ نشوی تابِندہ نشوی، جب تک تو بندہ نہیں بنے گا روشن نہیں ہوگا۔

(۴) تعلیلیہ، جیسے: کسے را یاد نمی کنم تا مرا کسے یاد نمی کند، میں کسی کو یاد نہیں کرتا اس لیے مجھے کوئی یاد نہیں کرتا۔

(۵) بیانیہ، جیسے: دریں فکر ہستم تا چہ کنم، میں اسی فکر میں ہوں کہ کیا کروں؟

(۶) تنبیہ، جیسے: الا تا نداری زکشتنش باک، خبر دار! اس کے مارنے سے ہرگز خوف نہ کرے۔

(۷) ہرگز، جیسے: ز صاحب غرض تا سخن نشنوی، صاحب غرض کی بات تو ہرگز مت سُن۔

(۸) عدد، جیسے: چند تا برادر داری؟ تیرے کتنے بھائی ہیں؟

(۹) ہماں دم، جیسے: تا ترا زدم، جس وقت میں نے تجھ کو مارا۔

(را)

(۱) علامت مفعول، جیسے: دوستاں را کجا کنی محروم؟ تو دوستوں کو کہاں محروم کرتا ہے؟

(۲) علامت اضافت، جیسے: عفان را کتاب خوب ہست، عفان کی کتاب اچھی ہے۔

(۳) برائے، جیسے: خدارا ایک نظر کن سوئے ما، خدا کے واسطے ہماری طرف ایک نظر کیجیے۔

(۴) از، جیسے: قضا را من وحسان بہ دہلی رفتیم، اتفاق سے میں اور حسان دہلی گئے۔

(۵) در، جیسے: شب را در بوستاں رفتی، تو رات میں باغ میں گیا۔

(۶) زائد، جیسے: یکے از دوستانِ مخلص را، مخلص دوستوں میں سے ایک۔

(در)

(۱) ظرفیت، جیسے: در مدرسہ ترا دیدم، میں نے تجھ کو مدرسہ میں دیکھا۔

(۲) طرف، جیسے: در قمر می بینم، میں چاند کی طرف دیکھتا ہوں۔

(۳) مفعولیت، جیسے: در جمالت یافتم حُسنِ کمال، میں نے تیرے جمال میں کمال کا حسن پایا۔

(۴) قرب، جیسے: در روئے بزرگاں چگونہ ام؟ میں بزرگوں کے نزدیک کیسا ہوں؟

(۵) پیش، جیسے: در روئے تو شرم سارم، تیرے سامنے میں بہت شرمندہ ہوں۔

(۶) کثرت، جیسے: چمن در چمن گشتم، میں چمن در چمن گھوما۔

(۷) زائد، جیسے: فقیرے بر در در آویخت، ایک فقیر دروازے پر لٹک گیا۔

(فرا)

(۱) در، جیسے: یکے کاسۂ سر فرا گور بود، ایک کھوپڑی قبر میں تھی۔

(۲) برتر، جیسے: بگفتا فراتر مجالم نماند، اس نے کہا کہ اس سے آگے بڑھنے کی مجھ میں مجال نہیں ہے۔

(۳) زائد، جیسے: ہر کس از گوشہ فرا رفتند، ہر شخص گوشہ سے بھاگا۔

(باز)

(۱) واپس، جیسے: گر صد بار توبہ شکستی باز آ، اگر سو بار توبہ ٹوٹی تو واپس آ۔

(۲) پھر، جیسے: باز بگو، پھر کہہ۔

(۳) رُکنا، جیسے: دل از بادہ باز نمی ماند، دل شراب سے نہیں رُکتا ہے۔

(۴) کشادہ، جیسے: گلستاں را باز کردند، باغ کو کشادہ کر دیا۔

(۵) علیحدہ، جیسے: نمی دانیم از بد اندیش باز، تو مجھ کو دشمن سے علیحدہ نہیں سمجھتا۔

(۶) زائد، جیسے: حکایت بگوشِ ملک باز رفت، بادشاہ کے کان میں حکایت پہنچی۔

حروف کی تعریفات

(۱) حروفِ جارّہ: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل کے معنیٰ کو اسم تک پہنچاتے ہیں اور جس اسم پر آتے ہیں اسے مجرور کہتے ہیں۔

حروفِ جارّہ یہ ہیں: ب، با، تا، از، بر، در، اندر، را بمعنیٰ برائے، بہر، پئے۔

(۲) حروفِ عاطفہ: جو دو کلموں یا دو جملوں کو ایک حکم میں شامل کر دیں، یعنی اپنے ماقبل کو

مابعد سے جوڑنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، حرفِ عطف سے پہلے والے کو معطوف علیہ اور بعد والے کو معطوف کہتے ہیں۔

حروفِ عاطفہ یہ ہیں: الف، واو، ہ، پس، سپس، دگر، دیگر، ہم، نیز، کاف بمعنیٰ واو، ار چہ، اگر چہ، با وجود، ہر چند۔[۳۸]

(۳) حروفِ تردید: وہ حروف ہیں جن کے آنے سے معطوف علیہ اور معطوف میں ایک غیر معین مراد ہو۔ حروفِ تردید یہ ہیں: یا، خواہ، اگر، کاف بمعنیٰ یا۔

تمثیلاتِ حروفِ جارّہ، عاطفہ، تردید

(۱) صاحبدلے از خانقاہ بمدرسہ آمد۔ بر اسپ سوار شدم۔ برائے تحصیل علم تا ایں جا آمدم۔ در مسجد قرآن است۔ بہر تماشا دیدن رفتم۔ (۲) شبا روز، آمدہ رفت، ہمچوں من دیگرے نیست۔ حسان ہم عفان رفت۔ ساجد آمد پس ماجد۔ سپس حامد زید آمد نیز خالد۔ ہم حسان آمد، ہم عفان۔ سلیم آمد دیگر کلیم۔ من قرآن و حدیث می خوانم۔ (۳) احمد می خواند یا حامد۔ برائے بازیدن خواہ فرید باشد یا رئیس۔ نشینم کہ رَوَم۔

(۴) حروفِ اضراب: وہ حروف ہیں جن کی وجہ سے ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ ہوں اور کبھی اس حکم میں ترقی کی جاتی ہے۔

حروفِ اضراب یہ ہیں: بل، بلکہ، کاف بمعنیٰ بلکہ۔

فائدہ:- اضراب دو غیر جنسوں میں اور ترقی دو ہم جنسوں میں ہوتی ہے۔

---

[۳۸] فائدہ: "واو" چیزوں کے اجتماع کے لیے، "پس، سپس، دگر اور دیگر" اکثر ترتیب کے لیے، "نیز، ہم" شمول کے لیے آتے ہیں اور "ہم" کے لیے تکرار ضروری ہے، مثالیں: حسان و عفان آمدند۔ احمد آمد پس محمود۔ ساجد نیز ماجد۔ ہم سلیم آمد ہم کلیم۔

(۵) حروفِ شرط: وہ حروف ہیں جن کی وجہ سے دوسری بات پہلی بات کے ہونے پر موقوف ہو، پہلی بات کو شرط اور دوسری کو جزا کہتے ہیں، جیسے: اگر زید خواہد آمد من خواہم آمد۔[۳۹]

حروفِ شرط یہ ہیں: گر، اگر، مگر، ہر گہ، ہر گاہ، چوں، چو، ور، اَر۔[۴۰]

(۶) حروفِ علت: وہ حروف ہیں جن سے کسی چیز کا سبب بیان کیا جائے، پہلے جملے کو معلول اور جو سبب بیان کیا جائے اسے علت کہتے ہیں۔

حروفِ علت یہ ہیں: چہ، کہ، چرا کہ، زیرا کہ، زیراچہ، لہٰذا، بنا بریں، ازیں سبب، بعلت ایں کہ، بسبب آں کہ۔

تمثیلاتِ حروفِ اضراب، شرطیہ، علت

(۴) سقط گفتند بلکہ دشنام دادند۔ کہ اربابِ معنیٰ بکاغذ برند۔ (۵) اگر خواندی عالم شدی۔ اگر تو خوانی من ہم می خوانم۔ ہر گاہ می آمدم استقبالم می کرد۔ چوں او را دیدم خود را فراموش کردم۔ (۶) امروز مدرسہ نہ رفتم زیرا کہ بیمار بودم۔ حسان در بازار رفت بسبب ایں کہ در خانہ اسباب نہ بود۔ سبق یاد می کنم زیرا کہ شوق دادم۔

---

[۳۹] فائدہ: شرط کے لیے زمانۂ استقبال ضروری ہے، لہٰذا شرط و جزا سے کوئی ماضی کا صیغہ ہو تو وہ بھی مستقبل کے معنیٰ میں ہوگا، جیسے:

گر بہ سخن کار میسر شدے　　　کارِ نظامی بہ فلک برسیدے

[۴۰] فائدہ: ''اَر'' اگر کا اور ''وَر'' وگر کا مخفف ہے، ''گر، اگر، مگر، ہر گہ، ہر گاہ'' یہ پانچوں مشکوک معاملہ پر آتے ہیں، اور ''چوں و چو'' امورِ یقین پر، جیسے: ''اگر خفتی مردی، نماند کسے چوں سکندر نماند''۔

(۷) حروفِ استثناء: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ جماعت سے ایک یا کچھ کو علیحدہ کیا جائے۔

حروفِ استثناء یہ ہیں: مگر، غیر، بغیر، سوائے، ما سوائے، بِدون، ورائے، ماورائے، اِلَّا، جز، بجز۔[۱]

(۸) حروفِ استدراک: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کلامِ سابق کا شبہ دور کیا جائے، ان حروف کے ماقبل کو مستدرک منہ اور مابعد کو مستدرک کہتے ہیں۔

حروفِ استدراک یہ ہیں: اِلَّا، امّا، لاکن، لیکن، ولیکن، لیک، ولیک، وَلے۔

(تمثیلاتِ حروفِ استثناء، استدراک)

(۷) ہمہ فارسی می خوانند مگر الیاس۔ در دیوبند بجز احمد کسے را ندیدم۔ سوائے عفان کسے ملاقات نہ کرد۔ بادشاہ مرا خلعت داد مگر جاگیر نہ داد۔ (۸) زید از سفر حجاز باز آمد لیکن اسبابش ہنوز نہ رسید۔ ہمہ سبق خود یاد می کنند لاکن تو ہمچناں نشستۂ۔ گرچہ جملہ جہاں دیدی لیکن مکہ نہ رفتی۔

(۹) حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جن سے کسی کو پکارا جائے۔

حروفِ ندا یہ ہیں: اے، یا، ایا، الف۔

فائدہ: اے، یا، اَیا اسم کے شروع میں اور الف اسم کے آخر میں آتا ہے۔[۲]

(۱۰) حروفِ ندبہ: وہ حروف ہیں جو اظہارِ حسرت، افسوس و غم ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں۔

حروفِ ندبہ یہ ہیں: وا، وائے، ہائے ہائے، وائے وائے، الف۔

---

[۱] فائدہ: ''اِلَّا'' اور ''جز'' یہ مضاف نہیں ہوتے، کیوں کہ یہ حروف ہیں، بقیہ مضاف ہوتے ہیں۔
[۲] فائدہ: کبھی ایسی چیزوں کی بھی منادی کرتے ہیں جو قابل ندا نہیں، جیسے: اے دل، نفس، نسیم، صبا، وغیرہ۔

فائدہ: اوّل چار شروع میں اور الف آخر میں آتا ہے، جیسے: وامصیبتا۔

(۱۱) حروفِ استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کا سوال کیا جائے۔

حروفِ استفہام یہ ہیں: آیا، چہ، چیست، کدام، کدامین، کہ، کیست، کجا، کو، کے، چوں، چگونہ، چرا، چند۔[۴۳]

تمثیلاتِ حروفِ ندا، نُدبہ، استفہام

(۹) کریما بہ بخشائے برحالِ ما۔ اے گل خوب کجائی۔ یا اللہ۔ ایا صاحب جود و کرم۔
(۱۰) وائے برمن و براعمالِ من۔ دریغا۔ واحسرتا۔ ہائے ایں چہ مصیبت است۔
(۱۱) آیا محمود ایاز را دوست می داشت؟ آں چیست؟ کدام ترا گفت؟ ندانم کدامیں سخن گویمت؟ از کجا می آئی؟ چرا آمدۂ؟ چندروز گزشت کہ بیمار بودی؟ تو چگونہ نشستۂ۔ گرم تا کہ بماند ایں بازار؟ پیل کوتا بازوئے گرداں بیند۔

(۱۲) حروفِ اتصاف: وہ حروف ہیں جو کسی وصف سے متصف کردیں۔

حروفِ اتصاف یہ ہیں: ناک، گیں، آگیں۔

(۱۳) حروفِ فاعلیت: وہ حروف ہیں جو اسم فاعل بنادیں۔

حروفِ فاعلیت یہ ہیں: گر، گار، ان، ار۔

(۱۴) حروفِ صاحبی خداوندی: وہ حروف ہیں جن کے معنیٰ صاحب کے ہوں۔

حروفِ صاحبی یہ ہیں: مند، ور۔[۴۴]

---

[۴۳] فائدہ: ''چند'' دوقسم کا ہوتا ہے: (۱) استفہامیہ، جیسے: ترا مشاہدہ چند است؟ (۲) خبریہ (بمعنیٰ کثرت) جیسے: ناچار بخلاف مربی قدمے چند برفتے۔
[۴۴] فائدہ: کبھی ''وَر'' کے واو کو ساکن اور ماقبل کو متحرک کردیتے ہیں، جیسے: مزدور، رنجور۔

(۱۵) حروفِ شرکت: وہ حروف ہیں جو شرکت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

حرفِ شرکت یہ ہے: ہم۔[۴۵]

(۱۶) حروفِ محافظت: وہ حروف ہیں جن سے محافظت کے معنیٰ پائے جائیں۔

حرفِ محافظت یہ ہے: باں۔

فائدہ: محافظت کے لیے ترکی کا ''چی'' بھی مستعمل ہے، جیسے: خزانچی، مشعلچی۔

(۱۷) حروفِ تنبیہ: وہ حروف ہیں جن سے مخاطب کو خبر دار کیا جائے۔

حروفِ تنبیہ یہ ہیں: اَلا، ہلّا، ہاں، ہیں، ہے، ہو۔

تمثیلاتِ حروفِ اتصاف، فاعلیت، صاحبی، شرکت، محافظت، تنبیہ

(۱۲) از دی شب غمگینیم۔ احمد بسیار شرمناک است۔ (۱۳) ستم گر۔ زرگر۔ ستم گار۔ باراں۔ پرستار۔ (۱۴) سخن وَر۔ دادوَر۔ دردمند۔ مستمند۔ (۱۵) ہمراز۔ ہمرکاب۔ خیل تاش۔ (۱۶) فیل باں۔ باغباں۔ مشعلچی۔ (۱۷) اَلا اے خردمند فرخندہ خو۔ ہاں چناں مکن۔ ہیں ایں چیست۔ ہلّا چرا می کنی؟

(۱۸) حروفِ لیاقت: وہ حروف ہیں جن سے کسی کا لائق ہونا سمجھا جائے۔

حروفِ لیاقت یہ ہیں: وار، گاں، آنہ، یائے معروف بر مصدر۔

(۱۹) حروفِ تحسین: وہ حروف ہیں جن سے کسی کو داد دے کر ہمت بڑھائی جائے۔

حروفِ تحسین یہ ہیں: زَہ، زہے، شاباش، مرحبا، حَبّذا، واہ واہ، خہ، خہے، وَہ وَہ، بَہ بَہ، بَخ بَخ، آفریں، اَحسَنتَ۔

---

[۴۵] فائدہ: شرکت کے لیے ترکی کا ''تاش'' بھی مستعمل ہے، جیسے: خیل تاش۔

(۲۰) حروفِ تمنا: وہ حروف ہیں جن سے کسی محبوب شئ کی آرزو کی جائے۔

حروفِ تمنا یہ ہیں: کاش، کاج، کاش کہ۔

(۲۱) حروفِ ایجاب: وہ حروف ہیں جن سے اقرار کیا جائے۔

حروفِ ایجاب یہ ہیں: آرے، بلے، لبیک، نعم۔

(۲۲) حروفِ نفی: وہ حروف ہیں جن سے کسی چیز کے ثبوت کا انکار کیا جائے۔

حروفِ نفی یہ ہیں: بے، نے، نہ، نا، کم، عدم، حاشا۔

تمثیلات حروفِ تحسین، تمنا، ایجاب، نفی

(۱۸) شاہوار۔ گوشوار۔ شاہ گاں۔ شایگاں۔ رایگاں۔ شاہانہ۔ دادنی۔ کشتنی۔ (۱۹) زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد۔ شاباش خوب یاد کردی۔ مرحبا چہ بروقت آمدی۔ آفریں آفریں زندہ باش۔ (۲۰) کاج ترا ابدیدمے۔ کاش کہ عیب من ظاہر نہ کردے۔ (۲۱) بلے خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند۔ آرے آرے می گویم کہ با خلق مارا کار نیست۔ لبیک حاضرم۔ حسان ہستی؟ بلے منم۔ انبہ می خواہی؟ آرے بے شرکت زید۔ (۲۲) احمد جاہل است، نے نے عالم است۔ نیکاں در جہاں بسیار کم اند۔ از تو امید وفا حاشا وکلاّ۔

(۲۳) حروفِ ظرفیت: وہ حروف ہیں جن کی وجہ سے جگہ کے معنیٰ پیدا ہوں۔

حروفِ ظرفیت یہ ہیں: زار، سار، لاخ، ستاں، داں، بار، کدہ، گاہ، وَند۔

فائدہ: یہ سب اسم کے آخر میں آتے ہیں اور پہلے تین کثرت کا بھی فائدہ دیتے ہیں۔

(۲۴) حروفِ نسبت: وہ حروف ہیں جن سے کسی شئ کی طرف نسبت کریں۔

حروفِ نسبت یہ ہیں: ین، ینہ، ہ، یائے معروف، ن، ان، آنہ، ش، اک، وَیہ، وال، گاں۔

(۲۵) حروفِ تحقیق: وہ حروف ہیں جو کسی چیز کے یقینی ہونے پر دلالت کریں، یعنی جن کے معنیٰ "یقیناً" اور "بالکل" کے بیان کیے جائیں۔

حروفِ تحقیق یہ ہیں: مانا، ہمانا، ہرآئینہ، البتہ، زینہار۔[۴۶]

تمثیلاتِ حروفِ ظرفیت، نسبت، تحقیق

(۲۳) سنگ لاخ۔ گلزار۔ شاخ سار۔ گلستاں۔ آبداں۔ مے کدہ۔ زنگ بار۔ آوند۔ بارگاہ۔ (۲۴) سیمیں۔ دیرینہ۔ دستہ۔ پنجہ۔ زینہار۔ پارسی۔ ایران۔ توران۔ سالانہ۔ کاشانہ۔ گلشن۔ مَغاکُ۔ سیبویہ۔ پہلوان۔ دلبراں۔ دوگاں۔ (۲۵) ہرآئینہ ترا خواہم زد۔ مانا کہ غمت نیست غم ماہم نیست۔ ہمانا کہ در پارس انشائے من۔ زینہار بدی مکن۔

(۲۶) حروفِ شک وظن: وہ حروف ہیں جن سے شک وظن کا اظہار کیا جائے۔

حروفِ شک یہ ہیں: شاید، باید، باشد، بود، مگر، نیابد۔

(۲۷) کلماتِ تعجب: وہ حروف ہیں جن سے تعجب کا اظہار کیا جائے۔

کلماتِ تعجب یہ ہیں: اللہ اکبر، سبحان اللہ، عجب، چہ، چہا، اللہ اللہ۔

(۲۸) کلماتِ تشبیہ: وہ حروف ہیں جن سے ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دیں۔

کلماتِ تشبیہ یہ ہیں: چو، ہمچوں، چناں، چنیں، ہمچناں، ہمچنیں، چنو، چنانچہ، مثل، مانند، دار، آسا، ساں، ماں، مانہ، آنہ، وند، آوند، وش، گویا، گویا کہ۔

---

[۴۶] فائدہ: "مانا" کے بعد کاف بیانیہ ضرور لاتے ہیں، جیسے: مانا کہ غمت نیست، غمِ ماہم نیست۔

تمثیلاتِ حروفِ شک وظن، تعجب، تشبیہ

(۲۶) شاید آمدہ است۔ باشد کہ باز بینم۔ (۲۷) اللہ اکبر ابن آدم است۔ سبحان اللہ چہ قدرت است۔ سیمرغ عجب پرندہ است۔ اللہ اللہ چہ سخن است۔ (۲۸) رُخش چوں گلاب است۔ بویش ہمچوں عطر دارد۔ مہماں۔ آسماں۔ دلیرانہ۔ خداوند۔ ماہ وَش۔ گیسو چوں سنبل پیچاں است۔ ہمچنیں زیرکاں گفتہ اند چنانکہ من گفتم۔ گویا کہ آدمی نیستی۔ خواجہ دار۔ شیر آسا۔

(۲۹) کلماتِ مدح: وہ حروف ہیں جن سے کسی کی تعریف کی جائے۔

کلماتِ مدح یہ ہیں: خوب، خوش، نیک، نیکو، زیبا، شائستہ، دل پسند، شیریں، دل خواہ۔

(۳۰) کلماتِ ذم: وہ حروف ہیں جن سے کسی کی برائی کی جائے۔

کلماتِ ذم یہ ہیں: بد، زشت، ناخوش، ناخوب، نازیبا، ناشائستہ، ناراست۔

(۳۱) کلماتِ رنگ: وہ حروف ہیں جن سے رنگ کے معنیٰ ظاہر کیے جائیں۔

کلماتِ رنگ یہ ہیں: فام، وام، پام، گوں، گونہ۔

(۳۲) کلماتِ تاکید: وہ حروف ہیں جن سے کلام میں تاکید پیدا کی جائے۔

کلماتِ تاکید یہ ہیں: خوب، خوش، نیک، بسیار، ہمہ، تمام، کل، ہمگیں، ہمگِناں، زینہار، ہرگز، البتہ، ہرآئینہ، بسے، بسا، سائر، جملہ، بس۔

فائدہ: کلمہ کی تکرار بھی تاکید کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: لطف کن لطف۔

(۳۳) حروفِ زیادت: وہ حروف ہیں جو فقط زینت کلام کے لیے آتے ہیں، یعنی جن کو

باقی رکھنے یا حذف کرنے سے اصل معنیٰ میں کوئی خلل نہ ہو۔

حروفِ زیادت یہ ہیں: الف، ب، وا، فرو، فرا، بر، آر، ین، سر، گاہ، گاں، مر، در، مگر، ہم، ہمیدوں، باز، خود، بروں، بس، ہمی، یکے، یک، از، را، است، دروں، اندروں، دگر۔

تمثیلاتِ کلماتِ مدح، ذم، رنگ، تاکید، زیادت

(۲۹) خوب آدمی است۔ الیاس بسیار نیک است۔ سحبان بن وائل شیریں زبان است۔ تقریر دل پسند شنیدم۔ نیکودار۔ زیبا رو۔ (۳۰) حرکت ناشائستہ مکن۔ نازیبا حروف مزن۔ ازروئے زشت پناہ خدا۔ او ناخوش گفتار است۔ غلامش بسیار زشت رو است۔ (۳۱) آں گلفام است وایں لالہ گوں۔ گل گونہ۔ نیلی فام۔ (۳۲) عفان بسیار نیک سیرت است۔ ہمگناں را راضی کردم سوائے حسوداں را۔ کُل جہاں دیدم البتہ مردم چوں می شوند۔ ہر آئینہ قابل تکریم است۔ الیاس مرد است مرد۔ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید۔ ہمہ طفلاں خوب اند۔ (۳۳) یکے را بخاک اندر آرد ز تخت۔ دگر مرکب عقل را پویہ نیست۔ منت مر خدائے پاک را۔ چوں باز آمدی ماجرا در نوشت۔ کہ اینست سر جادۂ راستاں۔ یکے را بسر برنہد تاجِ تخت۔

امتحان

از، تا، در، کتنے معنوں میں مستعمل ہیں؟ مع امثلہ بیان کرو۔ حروفِ جارّہ، عاطفہ، تردید کی تعریف کرو۔ حروفِ استفہام، ندبہ اور اتصاف کیا کیا ہیں؟ کلماتِ تشبیہ، تاکید،

مدح وذم کیوں لائے جاتے ہیں؟

مندرجۂ ذیل حروف کے نام مع تعریف وامثلہ بیان کرو۔

ساں، گونہ، البتہ، بسے، کاج، لاخ، کدہ، زینہار، بخ بخ، آرے، فرا، ماں، وند، ہلاَّ، ماورائے، بل، اِلَّا، ارچہ، خواہ، پس، ہیں، ہم، کو، زشت، شاید، ہرآئینہ، ہمگناں، باں، عدم، آیا، ولے، بنابریں، کُدامیں، بے، حاشا، ہَمیدوں۔

''ازاں ماربرپائے راعی زند'' میں ''ازاں'' کونسا ہے؟

''بجز سنگ دل کے کند معدہ تنگ'' میں ''بجز'' اور ''کے'' کونسے حروف ہیں؟

مشکل مثالوں کا ترجمہ

شمار	مثال	ترجمہ	عنوان	صفحہ
۱	شرف آموزی سخن	بات سیکھنے کا شرف	مضارع مطلق کا قاعدہ	۳۱
۲	زسفر نا خوشیم	ہم سفر سے خوش نہیں ہیں	مصدر سے امر کے قواعد	۳۹
۳	ہمیں کام ونازوطرب داشتند	یہی مقصد، ناز اور خوشی وہ لوگ رکھتے تھے	تمثیلات اختلاف استعمال افعال	۴۷
۴	خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشِکست	کمزور مسکین کے پنجہ کو توڑنا غلطی ہے	,,	۴۷
۵	اگر زید را کُشی ہمہ مصائب را ختم نمودی	اگر تو زید کو مار ڈالے گا تو تمام مصیبتوں کو ختم دیکھے گا	,,	۴۷
۶	شما بخورید ہمیں کہ پدرم بیایَد بشما شریک شدم	تم کھاؤ یہاں تک کہ میرے والد آجائے پھر میں تمہارے ساتھ شریک ہوں گا	,,	۴۸
۷	اے بزدل کجا می رَوی باش کہ رسیدم	اے بزدل کہاں جاتا ہے ٹھہر کہ میں بھی پہنچوں گا	,,	۴۸

۸	شنیدم کہ مَردے براہِ حجاز+ بہر خُطوہ کردے دورکعت نماز	میں نے سنا ہے کہ حجاز کے راستے پر ایک مرد+ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا تھا	تمثیلات اختلاف استعمال افعال	۴۸
۹	مَرا اے کاش کہ مادر نمی زاد+ وگرمی زاد پس شیرم نمی داد	اے کاش کہ مجھ کو میری ماں نہ جَنتی +اور اگر جنتی تو دودھ نہ پلاتی	،،	۴۸
۱۰	ہر کہ در خور دِیَش ادب نہ کنند+ در بزرگی فلاح ازو برخواست	جس کو تو بچپن میں ادب نہ سکھائے گا+ بڑے ہو کر اس میں بھلائی نہ ہوگی	،،	۴۸
۱۱	اگر رَفتی بُردی، اگر خفتی مُردی	اگر چلے گا تو جان بچالے گا، اگر سوئے گا تو مر جائیگا	،،	۴۷
۱۲	شما بَروید بعد یک ساعت من ہم بَرَوَم	تم جاؤ ایک گھنٹہ کے بعد میں بھی پہنچوں گا	،،	۴۸
۱۳	گنہ بیند و پردہ پوشد بحِلم	گناہ دیکھتا ہے اور بردباری کی وجہ سے پردہ پوشی کرتا ہے	،،	۴۸

۱۴	دشمن نتواں حقیر و بے چارہ شمرد	دشمن کو حقیر اور بے چارہ نہیں سمجھنا چاہیے	تمثیلات فائدہ	۴۹
۱۵	دشمن کہ بتیر می تُواں دوخت	دشمن کو تیر کے ذریعہ قابو میں کر سکتے ہیں	تمثیلات فائدہ	۴۹
۱۶	چوں پُر شد نتواں بستن جوی	جب ندی بھر جائیگی تو پاٹ (بند) نہیں کر سکتے	،،	۴۹
۱۷	امروز بکُش چوں می تواں کُشت	آج ہی بُجھا دے (آگ) اگر تو بجھا سکتا ہے	،،	۴۹
۱۸	تو اند بخوشتن رفتن	اپنے کے ساتھ جانا چاہیے	،،	۴۹
۱۹	گر جفائے کند بباید بُرد	اگر کوئی ظلم کرے تو معاف کر دینا چاہیے	،،	۴۹
۲۰	سرِ گرگ باید ہم اول بُرید	بھیڑیے کا سر پہلے ہی کاٹ دینا چاہیے	،،	۴۹
۲۱	مرا در وے سخن گفتن نشاید	مجھ کو اس میں بات نہیں کہنی چاہیے	،،	۴۹
۲۲	کاں سخن برملا نشاید گفت	وہ بات (راز کی) کھلم کھلا نہیں کہنی چاہیے	،،	۴۹

۲۳	کہ نتو انداز خود مگس براند	کہ اپنے اوپر سے مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا۔	،،	۴۹
۲۴	سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل	چشمہ کے سوراخ کو ایک سَلائی سے بند کیا جاسکتا ہے	،،	۴۹
۲۵	رعیت نشاید بہ بیداد کُشت	رَعایا کو ظلم کی وجہ سے نہیں مارڈالنا چاہیے	تمثیلات فائدہ	۴۹
۲۶	باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن	میں پھر کہتا ہوں کہ کوئی سیر ہونا نہیں چاہتا	،،	۴۹
۲۷	بخواہم بکُنجِ عبادت نشست	میں چاہتا ہوں کہ عبادت کے گوشے میں بیٹھوں	،،	۴۹
۲۸	چوں رَخت از مَمْلکَت بر بَست خواہی	جب تو حکومت سے سامانِ سفر باندھنا چاہے	،،	۴۹
۲۹	یادِ یارِ مہربان آید ہمی	مہربان دوست کی یاد آتی ہے	،،	۴۹
۳۰	ہمی یادم آید زعَہدِ صِغر	مجھے بچپن کا زمانہ یاد آتا ہے	،،	۴۹

۳۱	دِہ خدا	گاؤں والا	اسم فاعل سماعی کے قاعدے	۸۰
۳۲	جہاں پناہ	دنیا کو پناہ دینے والا	،،	۸۰
۳۳	جہاں سوز	دنیا کو جلانے والا	،،	۸۱
۳۴	گدا	مانگنے والا (فقیر)	،،	۸۱
۳۵	افزوں	بڑھنے والا	،،	۸۱
۳۶	پرہیزگار	بچنے والا	،،	۸۱
۳۷	چارہ ساز	کام بنانے والا	تمثیلات اسم فاعل	۸۱
۳۸	شُنوا	سننے والا	،،	۸۱
۳۹	باخدا	اللہ والا	،،	۸۱
۴۰	زیبا	زیب دینے والا	،،	۸۱
۴۱	گوہر نثار	موتی لُٹایا ہوا	اسم مفعول سماعی کے قاعدے	۸۲
۴۲	شہر بدر	شہر سے نکالا ہوا	،،	۸۲
۴۳	قلم کار	قلم سے نقش کیا ہوا	تمثیلات اسم مفعول سماعی	۸۲
۴۴	نظر بند	نظر سے قید کیا ہوا	،،	۸۲

۴۵	شاہ نواز	بادشاہ کا نوازا ہوا	،،	۸۲
۴۶	سیلاب بُرد	سیلاب لے گیا ہوا	،،	۸۲
۴۷	پیش کش	آگے کھینچا ہوا	،،	۸۲
۴۸	دست گرداں	ہاتھ پھرایا ہوا	،،	۸۲
۴۹	ناز پرورده	ناز سے پالا ہوا	،،	۸۲
۵۰	جلا وطن	وطن سے نکالا ہوا	،،	۸۲
۵۱	زر اندوز	سونا جمع کیا ہوا	،،	۸۲
۵۲	خواب آلود	نیند میں بھرا ہوا	،،	۸۲
۵۳	گرفتہ خاطر	رنجیدہ دل	،،	۸۲
۵۴	غبار آلود	غبار سے بھرا ہوا	،،	۸۲
۵۵	دریا بُرد	ڈبویا ہوا	،،	۸۲
۵۶	کس مَخَر	کچھ نہ خریدا ہوا	،،	۸۲
۵۷	دل گیر	دل پکڑا ہوا (غمگین)	،،	۸۲
۵۸	خار بست	کانٹے سے بندھا ہوا	،،	۸۲
۵۹	چوں طاعت کُنی لِبُسِ شاہی مپوش	جب تو عبادت کرے تو شاہی لباس مت پہن	تمثیلات فائدہ	۸۳
۶۰	حرم سرائے	عورتوں کے رہنے کی جگہ	تمثیلات ظرف زمان و مکان	۸۳

٦١	کوہ سار	پہاڑی جگہ	,,	۸۳
٦٢	نمک سار	نمک پیدا ہونے کی جگہ	,,	۸۳
٦٣	دریابار	دریائی جگہ	,,	۸۳
٦۴	لالہ زار	باغ	,,	۸۳
٦۵	سنگ لاخ	پتھریلی جگہ	,,	۸۳
٦٦	خراب آباد	ویران جگہ	,,	۸۳
٦٧	انارگند	انار اگنے کی جگہ	,,	۸۳
٦۸	زرخیز	سونا نکلنے کی جگہ	,,	۸۳
٦٩	آب ریز	پانی گرنے کی جگہ	,,	۸۳
٧١	بامداداں	صبح کا وقت	,,	۸۳
٧٢	پیشیں گاہاں	دوپہر کا وقت	,,	۸۳
٧٣	سُنبہ	سوراخ کرنے کا آلہ	تمثیلات اسم آلہ	۸۴
٧۴	تابہ	روٹی سیکنے کا آلہ (توا)	,,	۸۴
٧۵	جاروب	جگہ صاف کرنے کا آلہ	,,	۸۴
٧٦	کف گیر	گرم چیز پکڑنے کا آلہ	,,	۸۴
٧٧	بادزن	ہوا مارنے کا آلہ (پنکھا)	,,	۸۴
٧۸	سرپوش	سر ڈھانپنے کا آلہ	,,	۸۴
٧٩	گُلوبند	گلے میں باندھنے کا آلہ	,,	۸۴

۸۰	پاپوش	پاؤں پونچھنے کا آلہ	،،	۸۴
۸۱	تہ بند	ازار باندھنے کا آلہ	،،	۸۴
۸۲	قطزن	قلم نوک کرنے کا آلہ (چاقو)	،،	۸۴
۸۳	فتیلہ سوز	بتی جلانے کا آلہ	،،	۸۴
۸۴	کوبہ	کوٹنے کا آلہ	،،	۸۴
۸۵	بہیں	بہت اچھا	مثال اسم تفضیل	۸۵
۸۶	کِہیں	بہت چھوٹا	تمثیلات اسم تفضیل	۸۵
۸۷	خیلے کُند	بہت بوتھی (جو تیز نہ ہو)	،،	۸۵
۸۸	خیزاں	اٹھتا ہوا	تمثیلات اسم حالیہ	۸۶
۸۹	نگراں	دیکھتا ہوا	،،	۸۶
۹۰	نمایاں	دکھلاتا ہوا	،،	۸۶
۹۱	نعرہ زناں	نعرہ مارتا ہوا	،،	۸۶
۹۲	خوکشاں	عادت کھینچتا ہوا	،،	۸۶
۹۳	نالہ کُناں	روتا ہوا	،،	۸۶
۹۴	پائے کوباں	پاؤں کوٹتا ہوا	،،	۸۶
۹۵	جوش	جوش/اُبال	تمثیلات حاصل مصدر	۸۷
۹۶	سوز	جلن	،،	۸۷
۹۷	گِریہ	رونا	،،	۸۷

۹۸	دانش	عقل مندی	،،	۸۷
۹۹	سوزِش	جلن	،،	۸۷
۱۰۰	بینِش	بینائی	،،	۸۷
۱۰۱	پیچاک	پیچ وخم	،،	۸۷
۱۰۲	سوخت	جلن	تمثیلات حاصل مصدر	۸۷
۱۰۳	واگُذاشت	چھٹکارا، چھوٹ	،،	۸۷
۱۰۴	خریدار	گاہک	،،	۸۷
۱۰۵	رفتار	چال	،،	۸۷
۱۰۶	جستجو	تلاش	،،	۸۷
۱۰۷	بندوبست	انتظام	،،	۸۷
۱۰۸	آمدورفت	میل ملاپ	،،	۸۷
۱۰۹	خوردونوش	کھانا پینا	،،	۸۷
۱۱۰	کِشت کار	کِسان	،،	۸۷
۱۱۱	کَش مکش	کھینچا تانی	،،	۸۷
۱۱۲	پیچاپیچ	بہت پیچیدہ	،،	۸۷
۱۱۳	کارکرد	تجربہ کار	،،	۸۷
۱۱۴	خَلاصی	چھُٹکارا	،،	۸۷
۱۱۵	خفت وخیز	نیند بیداری	،،	۸۷

۱۱۶	دست رَس	قبضہ	,,	۸۷
۱۱۷	شکر آمیز	شکر ملایا ہوا	امتحان	۹۰
۱۱۸	خورد بُرد	کھایا اور لے گیا، خِیانت کرنا	,,	۹۰
۱۱۹	دل گفتار	دل سے کہا ہوا	امتحان	۹۰
۱۲۰	گُلداں	پھول رکھنے کی جگہ	,,	۹۰
۱۲۱	دَبستاں	ادب سیکھنے کی جگہ	تمثیلات معرفہ نکرہ	۹۰
۱۲۲	مَرکَب	سیاہی	,,	۹۰
۱۲۳	خاقانی	ایرانی شاعر کا تخلص	,,	۹۱
۱۲۴	ذوق	محمد ابراہیم دہلوی کا تخلص	,,	۹۱
۱۲۵	دبیر المُلک	عہد مغلیہ کا ایک خطاب	,,	۹۱
۱۲۶	شاہ ولی اللہ	شیخ احمد بن عبد الرحیم کا خطاب	,,	۹۱
۱۲۷	تاج الشریعہ	شیخ محمود (صاحب وقایہ) کا خطاب	,,	۹۱
۱۲۸	ابن سیرین	(امام المعبرین) علامہ محمد بن سیرین	,,	۹۱
۱۲۹	خدایش زید رادارد سلامت	خدا اس کو یعنی زید کو سلامت رکھے	تمثیلات مرفوع، منصوب، مجرور	۹۴

۱۳۰	نگویم بجز غیبتِ مادرم	میں نہیں کہوں گا سوائے اپنی ماں کی غیبت کے	,,	۹۴
۱۳۱	تو کتابت راچہ کردی	تونے اپنی کتاب کا کیا کیا	,,	۹۴
۱۳۲	با خلیلش نار را گلزار کرد	اس (اللہ) نے اپنے خلیل پر آگ کو باغ بنادیا	,,	۹۴
۱۳۳	حرامش بود نعمت پادشاہ	بادشاہ کی نعمت اس شخص پر حرام ہے	تمثیلات مرفوع، منصوب، مجرور	۹۴
۱۳۴	عدومی سوزد	دشمن جلتا ہے	تمثیلات معہود ذہنی وخارجی	۹۶
۱۳۵	ذبیح مذبوح نہ شد	ذبیح مذبوح نہیں ہوئے	,,	۹۶
۱۳۶	ایا صاحب جود وکرم	اے سخاوت اور کرم کرنے والے	تمثیلات ندا، منادی	۹۶
۱۳۷	فردا، صمدا، بندہ نوازا، رحمے	اے اکیلے، بے نیاز، بندے کو نوازنے والے، رحم کر	,,	۹۶
۱۳۸	دلبَر	دل لے جانے والا	امتحان	۹۷
۱۳۹	ماہوَش	چاند کے مانند	,,	۹۷
۱۴۰	کوہ کَن	پہاڑ کھودنے والا	,,	۹۷
۱۴۱	پادشاہا جرمِ ما رادر گذار	اے بادشاہ ہمارے گناہ کو معاف فرما	,,	۹۷

۱۴۲	شاہ راہ	بڑا راستہ	تمثیلات نکرہ، مصغر، مکبر	۹۸
۱۴۳	خَرگاہ	بڑی جگہ	''	۹۸
۱۴۴	دیوخار	بڑا کانٹا	''	۹۸
۱۴۵	مَردے	بڑا مرد	''	۹۸
۱۴۶	شاہ باز	بڑا باز	''	۹۸
۱۴۷	دیومردم	بڑے لوگ	''	۹۸
۱۴۸	شہرگ	بڑی رَگ	''	۹۸
۱۴۹	مَردَک	چھوٹا مرد	''	۹۸
۱۵۰	مردَکہ	چھوٹا مرد	''	۹۸
۱۵۱	پِسرو	چھوٹا لڑکا	''	۹۸
۱۵۲	مشکیزہ	چھوٹا مشک	''	۹۸
۱۵۳	بچہ گَک	چھوٹا بچہ	''	۹۸
۱۵۴	پِسرہ	چھوٹا لڑکا	''	۹۸
۱۵۵	دیومار	بڑا سانپ	''	۹۸
۱۵۶	دِہ یک من چہار سیر است	من کا دسواں حصہ چہار سیر ہے	تمثیلات اسم عدد	۱۰۰
۱۵۷	بیوَردہ ہزار است	بیور دس ہزار ہے	''	۱۰۰

۱۵۸	سہ یک شب	رات کا تیسرا حصہ	،،	۱۰۰
۱۵۹	اَنبوہ	بھیڑ۔ہجوم	تمثیلات اسم جمع	۱۰۰
۱۶۰	خیل	گِروہ۔ٹکڑی	،،	۱۰۰
۱۶۱	طائفہ	آدمیوں کی ٹولی	،،	۱۰۰
۱۶۲	زمزمۂ عنادل	بلبلوں کا گیت	صوت، کنایہ، جمع	۱۰۰
۱۶۳	مُرتضوی	حضرت علی مرتضیٰؓ سے نسبت رکھنے والا	تمثیلات اسم منسوب	۱۰۲
۱۶۴	رِضوی	امام علی رَضا سے نسبت رکھنے والا	،،	۱۰۲
۱۶۵	دَمُوی	خون کی طرف نسبت	،،	۱۰۲
۱۶۶	خُتنی	مُلکِ خُتن کی طرف نسبت	،،	۱۰۲
۱۶۷	خُروس	مُرغا	تمثیلات تذکیر، تانیث	۱۰۴
۱۶۸	مادیاں	گھوڑی	،،	۱۰۴
۱۶۹	ماکیاں	مرغی	،،	۱۰۴
۱۷۰	اَتاں	گدھی	،،	۱۰۴
۱۷۱	نائزہ	ٹوٹی۔نلکی	،،	۱۰۴
۱۷۲	صاحب دلے از خانقاہ بمدرسہ آمد	ایک اللہ والا خانقاہ سے مدرسہ میں آیا	تمثیلاتِ جارّہ، عاطفہ، تردید	۱۳۰

۱۷۳	برائے تحصیل علم تا اینجا آمدم	علم حاصل کرنے کے لیے میں یہاں آیا	،،	۱۳۰
۱۷۴	شبا روز	رات اور دن	،،	۱۳۰
۱۷۵	آمدہ رفت	آیا اور گیا، آ کر گیا	،،	۱۳۰
۱۷۶	سِپَس حامد زید آمد نیز خالد	حامد کے بعد زید آیا اور خالد بھی	،،	۱۳۰
۱۷۷	ہم حسان آمد ہم عفان	حسان بھی آیا عفان بھی	،،	۱۳۰
۱۷۸	سَقِط گفتند بلکہ دشنام دادند	انہوں نے برا بھلا کہا بلکہ گالی دی	تمثیلاتِ اضراب، شرطیہ	۱۳۱
۱۷۹	کہ اربابِ معنیٰ بکاغذ بَرَند	بلکہ اہل باطل کاغذ پر لے جاتے ہیں	،،	۱۳۱
۱۸۰	ہر گاہ می آمدم استقبالم می کرد	جس وقت میں آتا تھا میرا استقبال کرتا تھا	،،	۱۳۱
۱۸۱	حسان در بازار رفت بسبب ایں کہ در خانہ اسباب نہ بود	حسان بازار گیا اس لیے کہ گھر میں سامان نہیں تھا	،،	۱۳۱
۱۸۲	پادشاہ مرا خلعت داد مگر جاگیر نداد	بادشاہ نے مجھے جوڑا دیا مگر جاگیر نہ دی	تمثیلاتِ استثنا، استدراک	۱۳۲
۱۸۳	ہمہ سبق خود یاد می کنند لاکن تو ہمچناں نشستۂ	سب اپنا سبق یاد کرتے ہیں لیکن تو اسی طرح بیٹھا ہے	،،	۱۳۲

۱۸۴	گرچہ جملہ جہاں دیدی لیک ہانسوٹ نگشتی	اگرچہ تونے پوری دنیا دیکھی لیکن ہانسوٹ نہیں گھوما	”	۱۳۲
۱۸۵	زید از سفرِ حجاز باز آمد لیکن اسبابش ہنوز نرسید	زید مکہ کے سفر سے واپس آگیا لیکن اس کا سامان ابھی تک نہیں پہنچا	”	۱۳۲
۱۸۶	اے گلے خوبی کجائی	اے خوبصورت پھول تو کہاں ہے	تمثیلاتِ ندا، ندبہ	۱۳۳
۱۸۷	وائے بر من و بر اعمالِ من	افسوس مجھ پر اور میرے اعمال پر	”	۱۳۳
۱۸۸	وامصیبتا	ہائے مصیبت	”	۱۳۳
۱۸۹	واحسرتا	ہائے افسوس	”	۱۳۳
۱۹۰	کدام ترا گفت؟	کس نے تجھے کہا؟	”	۱۳۳
۱۹۱	ندانم کدامی سخن گویمت	میں نہیں جانتا آپ کی کن الفاظ میں تعریف کروں	”	۱۳۳
۱۹۲	چند روز گشت کہ بیمار ہستی	کتنے دن گزر گئے کہ تو بیمار ہے	”	۱۳۳
۱۹۳	گرم تا کے ماند ایں بازار	یہ بازار کب تک گرم رہے گا؟	”	۱۳۳
۱۹۴	پیل کو تا کتِف و بازوئے گُرداں بیند	ہاتھی کہاں ہے تا کہ بہادروں کے مونڈھے اور بازو دیکھے	”	۱۳۳
۱۹۵	از دی شب غمگینم	کل رات سے میں غم زدہ ہوں	تمثیلاتِ اتصاف	۱۳۴
۱۹۶	ستم گر	ظالم	”	۱۳۴

۱۹۷	زرگر	سُنار	،،	۱۳۴
۱۹۸	باراں	برسنے والا	،،	۱۳۴
۱۹۹	دادوَر	انصاف کرنے والا	،،	۱۳۴
۲۰۰	مَشعل چی	مَشعل رکھنے کا آلہ	،،	۱۳۴
۲۰۱	خیل تاش	ایک لشکر کے غلاموں کی جماعت	،،	۱۳۴
۲۰۲	اَلا اے خردمند فرخندہ خو	خبردار! اے مبارک عادت والے	،،	۱۳۴
۲۰۳	گوشوار	سننے کے لائق	تمثیلاتِ تحسین	۱۳۵
۲۰۴	شاہ گاں	بادشاہت کے لائق	،،	۱۳۵
۲۰۵	کشتنی	مارڈالنے کے لائق	،،	۱۳۵
۲۰۶	آرے آرے می گویم کہ باخلق مارا کارے نیست	ہاں ہاں میں کہتا ہوں کہ مخلوق کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں	،،	۱۳۵
۲۰۷	آرے بے شرکت غیر	ہاں دوسرے کی شرکت کے بغیر	،،	۱۳۵
۲۰۸	از تو اُمید وفا حاشا وکلّا	تجھ سے وفاداری کی امید ہرگز نہیں	تمثیلاتِ تحسین تمنا، ایجاب، نفی	۱۳۵
۲۰۹	آوَند (آب وند)	پانی کا برتن	تمثیلات ظرفیت	۱۳۶
۲۱۰	دوگاں	دو	،،	۱۳۶

۲۱۱	مَغاک	گڑھا	”	۱۳۶
۲۱۲	ماناکہ غمت نیست غم ما ہم نیست	ہم نے مانا کہ تجھے اپنا غم نہیں، کیا ہمارا ابھی غم نہیں ہے	”	۱۳۶
۲۱۳	ہماناکہ در پارس انشائے من	یقیناً ملک فارس میں میری انشا پردازی	”	۱۳۶
۲۱۴	زینہار بدی مکن	ہرگز برائی مت کر	”	۱۳۶
۲۱۵	باشد کہ باز بینم	ہوسکتا ہے کہ میں پھر دیکھوں	تمثیلاتِ شک وظن	۱۳۷
۲۱۶	گیسو چوں سُنبُل پیچاں است	گیسو سنبل کی طرح پیچ دار ہے	”	۱۳۷
۲۱۷	ہمچنیں زیرکاں گفتہ اند چناں کہ من گفتم	عقلمندوں نے اسی طرح کہا ہے جیسا کہ میں نے کہا	”	۱۳۷
۲۱۸	شیرآسا	شیر کے مانند	”	۱۳۷
۲۱۹	مہماں	چاند کے مانند	”	۱۳۷
۲۲۰	آسماں	چکی کے مانند	”	۱۳۷
۲۲۱	دلیرانہ	بہادروں کی طرح	”	۱۳۷
۲۲۲	ماہ وَش	چاند کے مانند	”	۱۳۷
۲۲۳	نیکوکردار	نیک کام کرنے والا	تمثیلاتِ مدح وذم	۱۳۸

۲۲۴	زیبارو	اچھے چہرے والا	”	۱۳۸
۲۲۵	آں گلفام است	وہ پھول جیسے رنگ والا ہے	”	۱۳۸
۲۲۶	نازیبا حرف مزن	نامناسب بات مت کہہ	”	۱۳۸
۲۲۷	ہمگِناں را راضی کردم سوائے حسوداں را	میں نے تمام کو راضی کر دیا سوائے حاسدین کے	”	۱۳۸
۲۲۸	کُل جہاں دیدم البتہ مردم چنیں می شوند	پوری دنیا دیکھی البتہ لوگ ایسے ہوتے ہیں	”	۱۳۸
۲۲۹	ہر آئینہ قابل تکریم است	ہر حال میں قابل تکریم ہے	”	۱۳۸
۲۳۰	ہرگز بمنزل نخواہد رسید	ہرگز منزلِ مقصود کو نہیں پہنچے گا	”	۱۳۸
۲۳۱	مِنّت مر خدائے پاک را	احسان خدائے پاک ہی کا ہے	”	۱۳۸
۲۳۲	چوں باز آمدی ماجرا درنوشت	جب تو واپس آئے گا گذشتہ کو معاف کر دے گا	”	۱۳۸
۲۳۳	کہ ایں ست سر جادۂ راستاں	کہ یہی سچے لوگوں کا راستہ ہے	”	۱۳۸
۲۳۴	یکے را بسر بر نہد تاجِ بخت	ایک کے سر پر نیک بختی کا تاج رکھتا ہے	”	۱۳۸

۲۳۵	یکے را بخاک اندر آرد زتخت	ایک کو تخت سے مٹی میں لے آتا ہے	،،	۱۳۸
۲۳۶	دگر مرکب عقل را پو یہ نیست	پھر عقل کی سواری کو دوڑنے کی طاقت نہیں ہے		۱۳۸
۲۳۷	ازاں مار بر پائے راعی زند	سانپ اسی وجہ سے چرواہے کے پاؤں پر کاٹتا ہے	امتحان	۱۳۹
۲۳۸	بجز سنگ دل کے کند معدہ تنگ	سنگ دل کے علاوہ کون معدے کو بھر سکتا ہے؟	،،	۱۳۹